

اگر جینوا میں معاہدہ ہو جائے تو میں افغانستان کے اندر جہتے



حزب اسلام کے امیر جناب حکمت یار عزیز ملکی سے دور رس سے خطاب کر رہے ہیں۔

مارش کے ابتدائی ایام میں حزب اسلامی کے امیر جناب حکمت یار نے اسلام آباد شہر میں واقع بالیڈین ہوٹل میں غیر ملکی سفیروں صیغیوں، اویسوں، دانشوروں اور علماء کرام کے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ اجتماع میں پاکستانی دانشوروں، اویسوں اور صیغیوں کے علاوہ غیر ملکی سفیروں نے بھی شرکت کی۔ جن میں ایران، ہنگو، لیتھویسی، عرب، مصر، کویت، امرکش، اردی، مقدوہ، اماست، قطر، انڈونیشیا، فرانسا، جاپان، انگلستان، کاناڈا، ترکی، مغربی جرمنی، ہالینڈ، شمالی یون۔ اسپانیا، فلپین، برازیل اور عراق کے سفرا قابل ذکر ہیں۔

حزب اسلامی کے امیر جناب حکمت یار نے اس سے خطاب کرتے ہوئے کہا: میں سب سے پہلے اپنے دوستوں کو خوش آمدید کہتا ہوں اور میں ان سے ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنی گونا گوں معروضیات کے باوجود میری دعوت کو قبول کر کے یہاں قدم رچھ ہوئے ہیں اور مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ مسئلہ افغانستان کے جاری حالات پر اپنا موقف اُن کے سامنے پیش کروں۔

روس کے تازہ اعلان سے قضیہ افغانستان کا ایک نیا مرحلہ شروع ہو گیا ہے۔ گورباچوف کا اعلان سننے ہی مجھے یہ احساس ہو گیا کہ یہ شکست خوردہ کی طرف سے ایک ایسا اعلان ہے جس میں معذوری اور مسکری جھلکتی ہے اور وہ اپنی شکست کو تسلیم کرنے پر شرماتا ہے اور تیزی سے کوشش کرتا ہے کہ اپنی شکست کو کامیابی میں بدل لے۔

گورباچوف کا نیا اعلان دراصل پراٹل ہے

مگر اتنا فرق ہے کہ اگر اس نے اپنے دیرینہ موقف کو ایک نئے بوج اور نئے الفاظ میں پیش کیا ہے۔

روس پہلے یہ کہتا کہ اگر مجاہدین کی مصالحت قبول کر لیں۔ جنگ سے دستبردار ہو جائیں۔ خارجی مداخلت بند ہو تو روسی افواج فوری اور مکمل طور پر بہت کم عرصہ میں افغانستان سے نکل جائے گی۔ لیکن اس بار گورباچوف نے وہی پرانے موقف کو پرانے شرائط کے ساتھ اس انداز میں بیان کیا کہ اگر مارچ کے پندرہ تاریخ تک جنہو میں معاہدہ ہو جائے تو روس فوجوں کا اٹکل پندرہ مئی سے آغاز اور دس مہینوں میں مکمل ہو جائے گا۔

جنہو میں معاہدہ ہونے سے روس کا مقصد یہ ہے کہ

الف - معاہدہ نجیب حکومت سے محفوظ کیا جائے تاکہ اس طریقہ سے کابل حکومت کو قانونی حکومت تسلیم کیا جائے۔

ب - معاہدے کے روس سے پاکستان کے اندر مجاہدین کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔ دفنوں کو بند اور سرحدیں بھی بند کی جائیں۔

ج - افغانستان کے اندر نزدیک مداخلت اور جہاد کو متوقف کیا جائے۔

د - مجاہدین کا واپس جانا شروع ہو جائے۔

روس یہ گمان کرتا ہے کہ اگر دس مہینے تک یہ سلسلہ جاری رہا اور اسے موجودہ کابل حکومت کی تقویت اور استحکام کے بغیر صرف اور موقع ہاتھ آجائے۔ تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ جنگی مصالحت کا ایک حقہ حکومت کے استحکام اور عوام کے خرید نے میں مفید کریں،

میدان میں ہوں گا حکمت یار



صحافیوں اور دانشوروں سے خطاب کر رہے ہیں۔

جو گذشتہ آٹھ برسوں کے طویل مدت میں میدان جنگ میں حاصل نہ کر سکا۔

گورباچوف کے تازہ اعلان کے فوراً بعد بعض صحافیوں نے جو مسرت اور خوشی کا اظہار کیا ہے یا تو وہ اس اعلان کے معجزات سے باخبر نہیں یا یہ کہ روس اور امریکہ کے درمیان ایک سری اور خفیہ سازش کے نتیجے میں یہ محاکمہ دونوں کے طور سے اس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

میرے خیال میں روس نے یہ اعلان امریکہ سے مفاہمت اور موافق کے بغیر نہیں کیا ہے بلکہ ان دونوں کا اتفاق رائے ہو چکا ہے۔

پاکستان کے اس عادلانہ اور منصفانہ موقف کے مقابلے میں کہ ایک قابل قبول

مجاہدین کی دوبارہ آبادی موجودہ کچھ تپتی حکومت کے ذریعہ ہو جائے اچھو ملت کو یہ بتائیں کہ دیکھو کہ روسی افواج اور نجیب حکومت کی موجودگی میں جنگ نہیں۔

روس اور کابل حکومت اس مرحلے پر کوشش کریں گے کہ مجاہدین کی خدمت کریں، انہیں مال اور پیسہ دیں تاکہ اس کے ذریعہ وہ یہ تاثر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے کہ دیکھیں جنگ و جدل کے اصل عوامل مجاہدین تھے اب چونکہ مجاہدین نے لڑائی بند کی ہے تو ہم آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ وہ اس ترتیب سے کوشش کریں گے کہ عوام میں اپنا جمہوریت پیدا کریں تاکہ دوسری بار کے مزاحمت کا امکان ختم کریں۔

حقیقت امر یہ ہے کہ روس جینوا مذاکرات کے ذریعہ وہ مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے

ہم ہر اس انتقامیہ کے خلاف شدت سے جہاد کرتے رہیں گے۔ جو باہر سے ہم پر ہندو زبردستی مسلط کی گئی ہو۔

تیسری حقیقت یہ ہے کہ اس علاقے میں صرف اسلام ہی کیونکر کم کا موثر مقابلہ کر سکتا ہے اور صرف مجاہدین کی ایک مضبوط حکومت ہی روسی نو پسند طلبی کے سامنے سرد کلنرین سکتی ہے۔

ایک غیر اسلامی اور ضعیف حکومت نہ تیار ہے کہ روسی امپریزم کا مقابلہ نہیں کر سکتی بلکہ اس پر اعتماد اور جروسہ کے بیڑہ کوئی چارہ بھی نہیں رکھتی جو بالآخر ایک باہر سے اس طرح کے فاجوے کے تکرار ہونے کا سبب اور باعث بن سکتی ہے۔

چوتھی حقیقت یہ ہے کہ جنگ کے خاتمہ اور بحران کے حل کے چاہیے کہ اس بحران کے تین اساسی عوامل ختم کی جائیں ایک کمیونسٹ ڈیٹم دوسرا روسی افواج کا مکمل اور فوری انخلا تیسرا روس مداخلت کے نتیجہ میں قائم شدہ موجودہ برسرِ اقتدار حکومت کا خاتمہ۔

سب سے پہلے چاہیے کہ موجودہ تجبیل حکومت کی جگہ ایک ایسی وقتی حکومت بنائی جائے جو مجاہدین کے لئے قابل قبول ہو تاکہ مجاہدین جنگ کے قدام سے دستبردار ہو جائیں۔ پھر روسی افواج کے انخلا کے لئے ایک محدود و تقسیم الاوقات پیش کیا جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر پہلا موضوع حل ہو جائے پھر روسی افواج کے انخلا کے لئے اتنی لمبی مدت کی ضرورت نہیں۔

اس طرح کی حوقت حکومت کی ضرورت سب سے پہلے روس نے احساس کیا تھا

ہم نے یہ جہاد اپنے ذاتی امکانات اور وسائل پر آغا کر کیا ہے اور جب تک روس افغانستان میں موجود ہوگا۔ ہماری مشکلات میدان جہاد ہی میں حل ہو جائیں گے۔ ہمیں کسی قسم کے وسائل اور ضروریات کی قلت اور کمی کا مسئلہ درپیش نہیں ہوگا کیونکہ ہمارا تمام تر وسائل اور ضروریات روسی افواج سے پوری ہو جاتی ہے۔

بنی ہوئی کچھ پتی کا بل حکومت کی موجودگی میں نہ جنگ متوقف ہو سکتی ہے اور نہ ہی مجاہدین واپس جاتے ہیں کیونکہ ہم نے یہ جنگ روسی افواج کی مداخلت سے پہلے اس کمیونسٹ انتقامیہ کے خلاف شروع کر رکھی تھی۔ اور مجاہدین کی آمد بھی روسی افواج کی مداخلت سے پہلے شروع ہو چکی تھی۔

اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ سازش کے نتیجہ میں ترکی اور ایران کے دور کے حالات ہم پر مسلط کر دیں تو ہمیں جہاد کے سوا کوئی دوسرا راستہ نظر نہیں آتا۔ دوسرا یہ کہ ہمارے حوالے افغان عوام ایک ایسے حل کو جو روسی شرائط پر مبنی ہوں ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ افغان عوام نے تیسرا لاکھ سے زائد قربانی اس لئے دیا ہے کہ وہ اپنی تقدیر کا فیصلہ خود ہی کریں۔ ان پر کسی قسم کا بیرونی دباؤ نہ ہو بلکہ اپنے ایمان اور عقیدے کی روشنی میں اپنی تقدیر کا فیصلہ خود کریں۔

عبوری حکومت کے بغیر نہ جنگ ختم ہو سکتی ہے اور نہ ہی مجاہدین واپس اپنے وطن جانے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں امریکہ کی یہ غیر عادلانہ اور غیر معقول رد عمل اس کا ثبوت پیش کرتا ہے کہ امریکا اور روس کے درمیان اس مسئلے میں توافق حاصل ہوا ہے اور امریکہ نے پاکستان کے ساتھ عدم تعاون اور مجاہدین کے موقف کو سامنے رکھے بغیر روس سے توافق کیا ہے۔

میرا اندازہ یہ ہے کہ شاید دونوں بڑی طاقتیں اس بات پر متفق ہو گئی ہوں کہ روسی افواج کے چلے جانے کے بعد افغانستان میں اسلامی حکومت قائم نہ ہو۔ ان دونوں کا منصوبہ یہ ہے کہ کنجوا

میں معاہدے پر دستخط کیا جائے۔ روسی افواج افغانستان سے چلی جائیں بعد میں ایک ایسی مخلوط حکومت بنائی جائے جو روس امریکہ دونوں کے لئے قابل قبول ہو یہ حکومت ایک ایسے شخص کی قیادت میں ہو جس نے مجاہدین حصہ نہیں لیا ہو۔

زیادہ امکان اس کا ہے کہ شاہ ظاہر شاہ کو اس کے لئے مد نظر رکھا گیا ہے مجاہدین کے خلاف مغرب کے وسیع پروپیگنڈے اور شاہ ظاہر شاہ کے مدد سرائی اسی طرح ہندوستان کے نائب وزیر خارجہ کا شاہ ظاہر شاہ سے ملاقات سے بھی یہی اندازہ لگایا جاتا ہے کہ دونوں طاقتیں ایک مشترک لائحہ عمل کر رہی ہیں۔

میں اس سلسلے میں اپنے دوستوں کے سامنے چند حقائق و وضاحت سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

الغ۔ روس افواج اور ان کے ہاتھوں

ہزوری نہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے عوام کو اس پر راضی کر لیا ہے کہ امریکہ کے لئے افغانستان میں ایک اسلامی حکومت سے کمیونسٹ نظریہ کے حامل حکومت بہتر اور مفید ہے۔ مغرب کو کشمکش کرنا چاہئے کہ افغانستان سے روسی افواج کے اخلاکے بعد مجاہدین حکومت پر قابض نہ ہو سکیں۔

عرصہ سے یہ بات سنی جاتی رہی کہ مسئلہ افغانستان پر روس اور امریکہ نے سازش کر لی ہے مگر یہ راز اس وقت فاش ہو گیا۔ جب گورباچوف نے افغانستان سے فوجوں کے اخلاک کا اعلان کیا، اور امریکہ نے گورباچوف کے اعلان کو سراہا، ان دونوں نے میک آڈان ہوکر فوجوں کے اخلاک سے پہلے مجاہدین کی عبوری حکومت کی مخالفت کی حکومت پاکستان کے اصلی موقف کے خلاف مغرب نے پروپیگنڈے کی اور پاکستان کے موقف کو نظر انداز کیا۔

امریکہ نے اپنے دوستوں کو تنہا چھوڑنے

روس اور امریکہ اس تنازعہ کو ختم کرنے کے لیے شدت سے سرگرم عمل ہیں کہ روس جیسی سپر طاقت نے افغان مجاہدین کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں

میں اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ میں معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے پاکستان پر دباؤ ڈالنا اور جنوبی انداکرات کو موجودہ مشکل میں ماننا۔ افغان جہاد کے خلاف ایک بڑی تاریخی خیانت ہے۔

جم پاکستان کے جرائد مذمتیہ پالیسی سے مشکور اور ممنون ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ کسی قسم کے دباؤ میں نہیں آئے گا اور اپنے عادلانہ اور منصفانہ موقف پر سختی سے عمل پیرا ہوگا۔

امریکہ کے اس موقف سے کہ افغانستان میں روسی افواج کے اخلاک سے پہلے عبوری حکومت

حتیٰ کہ پاکستان کے خارجہ وزارت کی توسط سے ہیں ایسے نام تجویز کئے گئے تھے جو موقت حکومت کے سربراہ کے لئے قبول کئے جائیں، لیکن عجیب بات ہے کہ اب روس اس سے روگردان ہوا ہے۔ بڑی طاقتوں کے جھوٹ بھی بڑے

ہوتے ہیں۔ شاید روس اس سے یہ چاہتا کہ مقابل فریق کو طبع اور لاٹھی میں پھسلے اور جنوبی معاہدہ کو خیر باد تک دستخط کے مرحلے تک پہنچائے مگر بعد میں اس موقت حکومت کی ضرورت کو بغیر ضروری اعلان کر دے۔

حقیقت یہ ہے کہ عبوری حکومت کے بغیر جنوبی معاہدہ اوجھڑا ہے اور کسی صورت میں بھی بحران کا حل نہیں نکلیں سکتا۔

جنیوا مذاکرات کے مسودے میں یہ لکھا گیا تھا کہ مجاہدین کے لیڈروں سے مناسب وقت میں کارڈویز کے توسط سے معلومات حاصل کی جائے گی اور مجاہدین کے لئے وطن واپسی کو شرائط موزوں ہے یا نہ یہ بات موقت حکومت کی تشکیل کے لیے بھی بحث

اور مصفاہمت کا اساس اور بنیاد گردانی جاتی ہے مگر اب روس اس بات کے تصفیہ سے

پہلے معاہدے پر دستخط کرنے کا اصرار کرتا ہے نہ تنہا یہ کہ مجاہدین جنوبی معاہدے کو

قبول نہیں کرتے بلکہ پاکستان اور ایران بھی موجودہ جنوبی انداکرات کو ناقص سمجھتے ہیں۔

اگر بالفرض حکومت پاکستان بیرونی دباؤ کے وجہ سے معاہدہ پر دستخط کر دے، مگر

شاید ایران اس معاہدے پر اتفاق نہ کرے اس صورت میں ممکن ہے کہ ایران مجاہدین

کی سرگرمیوں کا مرکز بنیں۔



جناب گلبدین حکمتیہ ایک عین ملکی سیر کے ساتھ حج گفتگو میں،

ضرورت شریک ہوں۔ اس وجہ سے اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ وہ جنیوا مذاکرات سے حاصل شدہ نتائج کو قبول نہ کرے۔

حکمتیار نے سوال اور جواب کے ضمن میں وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ مجاہدین کے مشرکہ اعلامیہ میں یہ کہا گیا ہے کہ مجاہدین کی مؤقت حکومت ضروری ہے اور یہ حکومت عوام اور ملت کے خاندان کی صورت میں ہر طرح کے معاہدوں پر دستخط کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ہم جنیوا مذاکرات کے موجودہ صورت کو برقرار قبول نہیں کرتے ہم نے جندوں پہلے جنیوا مذاکرات کے خلاف اپنے اعتراضات اور آمادہ اخباروں اور رسالوں کے حوالہ کیا ہے۔ ہم نے کارڈویز کو بھی تحریری خط توالہ کیا ہے۔ ہم اس وجہ سے اس وقت تک کارڈویز سے ملنے سے انکار کرتے تھے۔ جب تک کہ اس نے ہمارے شرائط قبول نہیں کی ہم نے اس بات چیت میں ایکڑا بھی بیڑ رکھا تھا کہ ہم جنیوا مذاکرات کے بارے میں اپنے اعتراضات اور ملاحظات سے کارڈویز کو باہر کریں گے۔

حکمتیار نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ ہم نے یہ جہاد اپنے ذاتی امکانات اور وسائل پر آغاز کیا ہے اور جب تک روس افغانستان میں موجود ہوگا۔ ہماری مشکلات میدان جہاد ہی میں حل ہو جائیں گے ہمیں کسی قسم کے وسائل کی قلت اور کسی کامسند دہش نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہمارے تمام تر وسائل اور ضروریات روس افواج سے پوری ہو جاتی ہیں۔

تمام پارٹیاں اکثر و بیشتر امور میں متفق اور متحد ہیں ایسے کوئی بڑے مسائل نہیں جن پر ہمارے درمیان اختلاف ہو۔

وبیشتر امور میں متفق اور متحد ہیں ایسے کوئی بڑے مسائل نہیں جن پر ہمارے درمیان اختلاف ہو انڈیا کے ساتھ اس کو ثابت کر دکھانے گا۔ میں یہاں آپ کے سامنے صرف اپنے نظریات بیان کرتا ہوں کسی اور کا ترجمانی نہیں ہمارے اتحاد میں یہ پوری آزادی ہے کہ پارٹی کے سربراہ پر پریس کانفرنس اور جلسے و جلسوں منعقد کر سکتا ہے اور اپنے نظریات لوگوں تک پہنچا سکتا ہے ہم اس کو اتحاد کی تعویت کا باعث سمجھتے ہیں نہ کہ ضعف کا۔

حکمتیار نے ایران کے موقف کے بارے میں کہا کہ انہوں نے اچھی تک جنیوا مذاکرات میں حصہ نہیں لیا ہے وہ جنیوا مذاکرات کو افغان مسئلے کے حل کے بارے میں مفید نہیں سمجھتے ایران کا موقف یہ ہے کہ ہر توافقی میں جہاد

میں اس بات کو برعلا کہتا ہوں کہ جنیوا میں معاہدے پر دستخط کرنے کے لیے پاکستان پر دباؤ ڈالنا اور جنیوا مذاکرات کو موجودہ شکل میں ماننا افغان جہاد کے خلاف ایک بڑی تاریخی خیانت ہے۔

کی بھائی روایت کو ایک بار پھر دہرایا جن کے بارے میں یہ مثل مشہور ہے کہ وہ اپنے دوستوں کو مشکلی وقت میں اکہل چھوڑ دیتا ہے پاکستان کے ساتھ اس سے پہلے بھی یہ سلوک کر چکا ہے۔ حکمتیار نے اپنے خطاب کے اختتام کے بعد صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے ایک جرمن صحافی کے اس سوال کے جواب میں کہ ایران میں آپ اور مولوی خالص کے دفاتر بند کر دیے گئے ہیں آپ کیسے کر سکتے ہیں کہ اپنے دو اہم و مفروضوں کو وہاں منتقل کر دیں حکمتیار نے کہا میں نے یہ احتمال کی صورت میں کہا ہے کہ اس کا بھی احتمال ہے اس بات کو ماضی کے حوالے کر دینا چاہیے کہیں اور یونس خالص اس کے بارے میں کیا تصاویر افذ کر لیں گے، ہم نے اپنے دفاتر اس لئے بند نہیں کئے تھے کہ ہمارے اور ایران کے درمیان کوئی اختلاف ہے ہم نے یہ دفاتر اس لئے بند کئے تھے کہ ہم وہاں اپنے دفتروں کے ذریعہ جہاد کے کا حق خدمت نہیں کر سکتے اگر جنیوا میں معاہدے پر دستخط ہوئی تو پھر سمجھے افغانستان کے اندر جہاد کے میدانوں میں ڈھونڈیں۔

حکمتیار نے ایک اور صحافی کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ میرے اس خطاب میں کسی کو کوئی اخطا اور تنبیہ متوجہ نہیں میں نے آپ کو صرف کچھ حقائق کی وضاحت کی ہے ان حقائق کو تھدید اور وارننگ کا رنگ نہیں دینا چاہیے حکمتیار نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ مجاہدین کے تمام پارٹیاں اکثر

میں عملی صلح اور امن آجائے۔

حکمتیار نے کہا کہ امید ہے کہ مجاہدین کا موجودہ اتحاد ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کر کے ایک ہی موقف پر قائم رہے گا۔ اور اگر جنوایں معاہدے پر دستخط ہونے تو ہم اتفاق اور اتحاد سے اس کا ٹھکانہ لے کر رہیں گے۔

حکمت یار نے خطاب کے آخر میں شرم کا کو کہا۔

اس کا نفرس سے ہمارا دفت اور مقصد

افغان عوام نے تیرا لاکھ شہدا کی قربانی اس لیے دی ہے کہ وہ اپنی تقدیر کا فیصلہ خود ہی طے کر لیں ان پر کسی مہتمم کا بیرونی دباؤ نہ ہو بلکہ اپنے ایمان اور عقیدے کی روشنی میں اپنی تقدیر کا فیصلہ خود کریں

یہ ہے کہ ہمارا موقف، آراء اور دلائل ان تمام دوستوں تک پہنچ جائے جو مسئلہ افغانستان میں افغان مجاہد عوام کے موبہ اور معاون رہے ہیں۔ افغانستان

حکمتیار نے مجاہدین کی موتی حکومت کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم اس موتی حکومت کا اعلان کرنے والے ہیں امید ہے کہ تمام دنیا اسے افغان عوام کے حقیقی نمائندہ حکومت کے طور پر تسلیم کریں گے۔

حکمتیار نے صحافی کے ایک دوسرے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم افغانستان سے روسی افواج کا فوری بلا تہ و بشرط اور مکمل اخراج چاہتے ہیں۔ چونکہ روس افغانستان سے مرحلہ وار اور مشروط طور پر نکلنا چاہتے ہیں اس لیے یہ ہمارے لئے قابل قبول نہیں اور ہمارے سامنے اس صورت میں مجاہد کے بغیر کوئی اور راستہ دکھائی نہیں دیتا۔

روسی افواج کے اخراج کے طرز افغان مسلمان عوام سے زیادہ اور کون ہو سکتا ہے کیونکہ جنگ کی صورت میں افغانوں کے گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ افغانوں کے بھائی بیٹے اور شوہر شہید و زخمی ہو جاتے ہیں جنگ

کا آگ بھڑک سڑوں پر شعلہ زن ہے۔ روسی فوجوں کے اخلاقی سب سے زیادہ مفلوج ہیں اور چاہتے ہیں کہ روسی افواج افغانستان سے جتنا جلد ہو سکے چلی جائیں۔ لیکن اس موجودہ وقت میں روس جس شرائط پر جنگ بندی چاہتا ہے یہ شرائط جنگ کی خاتمہ کا سبب نہیں بن سکتے بلکہ ان کے نتیجے میں افغانستان میں جنگ کی آگ اور بھی تیز ہو جائے گی۔ ہم روس کی طرف سے جنگ بندی کی جس لاکھ عمل کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ اس کے نتیجے میں افغانستان میں عملی اور دوام دار صلح نہیں آ سکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ جنگ ختم ہو جائے اور افغانستان

ہم ان تمام سیاسی بادشاہوں کے ممنون ہیں۔ جو افغان مجاہدین کے موقف اور حقوق کی حمایت کرتے ہیں۔ اور ہماری امید ہے کہ وہ آئندہ بھی ہمارے موقف کی حمایت کرتے رہیں گے۔ چونکہ ہم قضیہ افغانستان کے داخلی فریق ہیں اس لئے ہمیں بہتر طور پر حقائق کا اندازہ ہے جن راستہ کو ہم مسئلہ افغانستان کے حل کے بارے میں حائل اور بہکاؤٹ سمجھتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ راستہ مسئلہ افغانستان کا حل نہیں رکھ سکتا۔ اس لئے ہم آپ کے توسط سے چاہتے ہیں کہ ہمارے برحق اور منصفانہ موقف کو تمام دنیا تک پہنچایا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ ہمارا پیغام اپنے اپنے ملکوں اور پارٹیوں کو پہنچائیں گے۔



وہی ذبح کر پئے وہی پئے لے ثواب الٹا

گدہ منشیہ کچھ عرصہ سے اے ایم۔ پی کے مقامی رہنما اور پشاور کے سب سے بڑے سرمایہ دار غلام احمد بلور پر بیانات کا کچھ ایسا جنہوں سوار ہے کہ نہ صرف ہر بیان دوسرے کی نفی کر رہا ہوتا ہے بلکہ ایک ہی بیان کے اندر بھی تضادات اس قدر شدت پائی جاتی ہے کہ پڑھنے والے کو اپنی آنکھوں پر یقین کرنا دشوار ہو جاتا ہے بلکہ بعض اوقات تو بکھلا ہٹ اور پریشانی کے سبب بیانات میں بھی غصے کی کچھ ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ جیسے موضوع کو اراکین بذات خود سامنے موجود ہوں۔ مثال کے طور پر کچھ عرصہ قبل ان کا ایک بیان اخبارات کی زیرت بنا جس کے اہم تقاریر درج ذیل ہیں۔

دائمہ اتحادیوں کو پاکستان کے اندرونی مسائل میں مداخلت کا کوئی حق نہیں۔

(i) پاکستانی عسکریوں کو ملک کے مفاد کی بات کرنی چاہیے۔

(ii) ہم نے پاکستان میں بے گناہ مرنے والوں کے مفادات کی بات کی ہے۔

(iii) ہم نے ظالم کی مظلوم کے حقوق کی بات کی ہے۔

(iv) یونیس فاصلہ امریکہ کے خرچ پر رہ گئیں

سے ملاقات کرتے ہیں۔ تو کس کی خدمت کرتے ہیں۔

(v) یونیس فاصلہ کیوں کہتے ہیں کہ ۱۰ لاکھ افراد اس لئے نہیں مرے کہ ظاہر شاہ کو لایا جائے۔

(vi) کیا ۱۰ لاکھ افراد نے یونیس فاصلہ جیسے لوگوں کو برسرِ اقتدار لانے کے لئے قربانیاں دی ہیں

اس کے علاوہ گزشتہ دنوں کا لایا بخ ذیم کے سلسلے میں گل افشانی فرماتے ہوئے

یہ اعلان بھی جناب بلور صاحب ہی کی ہمت تھی کہ ہم عدم تشدد پر یقین رکھتے ہیں مگر کا لایا بخ ذیم کی حمایت کرتے والوں کی اولاد کو کبھی سرحد کی سرزمین پر جگہ نہیں ملے گی۔

اور اجماع کل کے اخبارات میں ایک نئی پھلچر بھی آپ نے یہ چھوڑی ہے کہ

افغانستان کا سات جماعتی اتحاد اور جماعت اسلامی افغانستان سے روسی فوجوں کی

واپسی میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ نیز یہ کہ اگر اس کے بعد دھماکے ہوئے تو اس کی ذمہ داری جماعت اسلامی پر ہوگی۔

اگرچہ مندرجہ بالا عبارات کو پڑھنے سے ہی اس ذہنی انتشار کا کچھ نہ کچھ اندازہ ہر شخص کو ہو سکتا ہے جس سے آج اے

ایم۔ پی کی قیادت دوچار ہے تاہم ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان نقاط پر ایک سرسری سی روشنی ڈالی جائے۔

بلور صاحب نے فرمایا ہے کہ ملک کے حکمرانوں کو ملکی مفاد میں بات کرنی چاہیے مگر ملکی حکمرانوں کو ملکی مفاد کا درس دینے

والے حضرت ناصح کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر کبھی سر جھکا کر اپنے گریبان میں جھانکنے کی زحمت فرمائی ہوتی تو شاید اس نوعیت کا بیان دینے سے قبل کچھ غور و فکر فرمائیے

کیا موصوفت زندگی بھر بھارت کے ہندوؤں اور پاکستان دشمن روس کے ہاتھ

میں صرف اس لئے لٹو کی مانند گھومتے رہے ہیں کہ انہیں ملکی مفادات پر غرور تھے

یا چونکہ یادگار میں علامہ اعلیٰ روسی ٹینکوں اور سرخ انقلاب کو خوش آئند یہ کہہ کر مار

وطن کی عظیم الشان خدمت فرما رہے تھے۔ یا افغانستان کے اندر جا کر ملک

کے خلاف برکس ہانکنا اور اس کے عوض ان کی میزبانی کے لطف اٹھانا شاید

ملکی مفاد کی خدمت میں شامل ہے۔ اور پاکستانی سیاست سے متعلق بلور

صاحب کا یہ فرمان کہ ہم نے پاکستان میں بے گناہ مرنے والوں کی بات کی ہے

تو زمانے کی سمت غریب پر ماتم کمال معلوم ہوتا ہے۔ بلور صاحب اگر اپنے بیان میں ذرا تفصیل سے بتا دیتے کہ بے گناہ جاں بحق ہونے والوں کے کس دور سے ان کا بیان متعلق ہے۔ تو بات ذرا واضح ہو جاتی۔ کیونکہ عوام کو یہ جاننا چاہیے گے کہ آیا ان کی مراد ۱۹۴۷ء اور ۱۹۴۸ء میں مرتے والے ان لوگوں سے ہے جنہیں بسوں سینما بالوں۔ دفنوں اور آڈوں پر اس پختون زلے کی خشونت کی کھینٹ چڑھا دیا گیا کہ جس کے گل سرید اور سرخیل اکبر جناب بلور بذات خود تھے یا گذشتہ سارہ دور میں پشاور کے لگاؤ میں خود ہی کی شکار ہونے والے وہ بے گناہ مراد ہیں۔ جو کہ خاد کے اینٹوں اور ان ایمان فروشوں کے بے ضمیری کا شکار ہوئے کہ جن کو جناب بلور کی آشریاء حاصل تھی اور جن کے کتے ہوئے ایک ایک دھماکے پر جہاں تک بھری صفت ماتم بھی وہاں بلور باؤسوں میں گھی کے چراغ روشن کئے گئے۔ اس لئے بلور صاحب اگر اپنے بیان میں معمولی سی ترجم کے ساتھ یہ فرما دیتے کہ

”دہم نے ہمیشہ بے گناہوں کو مارنے والوں کے مفاد کی بات کی ہے“ تو بات صداقت اور حقیقت کے سب کچھ دل کو گنتے والی بن سکتی تھی اس کے بعد بڑے دلچسپ انداز میں ایک یہ آدریجی جاری فرما دیا کہ افغان مجاہدین نے لیڈروں کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ مگر اس شدت تکمیل فقرے کو مکمل کرتے ہوئے اگر یہ ارشاد بھی جو جاتا کر دس۔ بھارت، افغانستان

اور دیگر ان تمام ممالک کو جنہیں بلور صاحب پسند کرتے ہوں یا جو بلور صاحب کو پسند کرتے ہوں پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا پورا پورا حق حاصل ہے مگر معلوم نہیں کہ بلور صاحب نے اپنے دل کی بوری بات نوک زبان تک لائے ہیں۔ اس قدر تامل سے کام لیں لیتا گوار کیا ہے نیز یہ کہ افغان مجاہدین کی پاکستان میں اندرونی مداخلت کی خطرناک کارروائی کے معکوں پر روشنی ڈالنے کی ضرورت سمجھ گئی ہے نہ کوئی مہموت پیش کرنے کی۔

البتہ افغان مجاہدین کے بیان کو کہ دوس یا امریکہ کے دباؤ کے تحت پاکستان پر مسلط شدہ کسی فیصلے کو ماننے کے وہ پابند نہیں ہوں گے نہ جانے کیونکہ پاکستان کی داخلی پالیسی میں مداخلت کے مترادف سمجھ لیا گیا ہے اور ایسی کو بنیاد بنا کر موصوفہ تعدد سے رنجیدہ طبیعت اور کبیدہ خاطر ہو رہے ہیں۔

تاہم اگر بلور صاحب اپنی گذشتہ سیاسی ڈائری کی دوس گردانی کے لئے وقت نکالنے کے قابل ہو سکتے تو شاید یہ بیان داغنے کی زحمت ہی گوارا نہ فرماتے۔

جناب! اچھی تو اس اعلیٰ جرگے کی میزبانی کے دوران کھانے جانے والے پکوانوں کی ڈکار بھی آپ حضرات نے سن لی جس میں افغانستان کی کٹھ پتلی حکومت کے سربراہ سربراہ نجیب گاڈ کے ساتھ بیٹھ کر آپ نے لاکھوں مجاہدین اور جہازین کے خلاف سازشوں کے حال بچھانے اور اپنا حق منک ادا کرنے کے لئے ان کو غدار سود خود اور بھگوتوں کے القاب بات سے لواز کر اپنے سینوں پر وطن دشمنی اور پختون فروشی کے تختے سجائے واپس پاکستان لوٹے تھے۔

اگر آپ ہر ماہ افغانستان جا کر وہاں کی کھنڈ پتلی حکومت کے کچھوں کی حیثیت سے جیلے اور جیلوں سے نکالیں اور ان میں جہازین اور مجاہدین کے خلاف ہرزہ سرائی فرمائی اور امت مسلمہ کو پریشانی اور دکھ سے دوچار کرنے والے نجیب پر داکو کے ٹھونگے برسائیں اور نام لے کر تمام افغان مجاہدین کے رہنماؤں کو غدار۔ سود خور اور بھگوتے کہیں تو آپ کو ان تمام امور کی اجازت ہے اور اس سے افغانستان یا مجاہدین اور حریت پسندوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں ہوئی۔ اگر آپ ۱۲ لاکھ مسلمان بچھانوں کے خون سے سرخ سرزمین کو سرخ جنت کا خطاب دیں۔ ۵ لاکھ جہازین کی ہجرت اور ۵ لاکھ افراد کو بھجھ کر محذوری سے دوچار کرتے پر دوس کے کمپوٹوں کو پختون قوم کے غنڈہ گشتی خازنوں اور ان کے ٹیکوں کو بھولوں کے بارہ بھنائے تو تمام یہ بیغیات افغان مجاہدین کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں سمجھی جائے گی۔

اگر آپ کے لئے یہ سب کچھ جائز ہے کہ چاچا خواجہ خواجہ کی مانند مجاہدین اور جہازین کی پالیسیوں میں مٹانگ اڑنا ضروری خیال کرتے ہیں اور اگر آپ کے لئے دوس اور افغانستان کے غدار نجیب گاڈ کا مفاد افغانستان اور پاکستان کے عوام سے زیادہ عزیز ہے اور اگر اپنے چند محدود مذہب مقاصد کی تکمیل کے لئے ظالم اور غاصب کی حمایت کا بیڑہ اٹھا چکے ہیں تو بھجھ افغان لیڈروں کے لئے پاکستانی معاملات میں مداخلت کا سترہ تو آپ خود جہاد کر رہے یہ علیحدہ بات ہے آپ کی اس قسم کی حقائق کے بدلے میں انہوں نے اس راہ پر نہ چل کر اپنے شرافت اور دینداری کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ مگر اگر آپ سے

آپ ذرا اپنے قائد خان عبدالولی خان کے روس - ماسکو - یورپ اور امریکہ کے دوروں کی رپورٹ تو پڑھیں۔ کیا ہر سال ان پر اٹھنے والے لاکھوں روپوں کے اخراجات خان موصوف اپنی جیب سے ادا کرتے ہیں یا کہ آتے ہوئے مزید جیب خرچ بھی ہمراہ لے کر آتے ہیں۔

تو اگر آپ لوگوں کے سارے کے سارے خاندان افغانستان اور پاکستان کے اندر اپنی زندگیاں گریجوٹ کے خرچ پر گزار رہے ہیں تو پھر یونس خالص نے لیگن سے ایک ملاقات امریکہ کے خرچ پر کر کے آپ کے مقابلے میں کون سا تیر مار لیا ہے۔

اور پھر آپ کا یہ فرمان کہ یونس خالص نے کیوں کہا کہ دس لاکھ افراد ظاہر شاہ کے لئے شہید نہیں ہوئے۔ تو آپ جیسے ایک قوم پرست اور بزم غرض کیوسٹ انقلابی کے منہ سے ایک ظالم ظہار شاہ کی مظلوم عوام کے خلاف حمایت کا یہ انداز تو کمیونزم کی تاریخ کا ایک بہت بڑا المیہ نگ رہا ہے۔

جناب بلور!

یہ کسی جمہوریت پسندی ہے کہ عوام ہر بادشاہ کو بری مل رہی ہے یہ کیسا کمیونزم ہے کہ جس کی کوکھ سے بوڑھا بادشاہ پیدا ہوا ہے۔

آخر آپ کی جمہوریت پرستی ترقی پسندی اور پٹھان دوستی کی گنگا اپنا تک اٹھ رہی ہے۔

اگر ظاہر شاہ کو افغانستان واپس لانے کو آپ تصفیہ کا نام دیتے ہیں تو

جس طرح میں شریعت فرما ناسک کے اخراجات پر ممکن ہو سکا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ جب کابل سے واپسی پر پشاور حلال آباد و افغانستان مجاہدین نے جند کر دی تو آپ کو جمہور اگرچہ ہونے کے خرچ پر ہوا سفر کر کے دہلی جانے کی زحمت گوارا کر فی ہڈی تھی اور پھر وہاں سے واپس پاؤں پاکستان میں داخل ہو کر یہ بیان بھی دینا پڑا تھا کہ ہم کسی خوف یا دہشت کے سبب براستی نہ دہلی پشاور آئے۔ حالانکہ اس بیان کی ضرورت اس لئے بھی نہیں تھی کیونکہ دنیا یہ بات خوب جانتی ہے کہ آپ پر جیب خوف یا دہشت کی کیفیت طاری نہ ہو تو آپ ہمیشہ کابل سے براستی دہلی ہی پشاور تشریف لانا پسند فرماتے ہیں۔

آپ کو اعتراض اگر گریجوٹ کے اخراجات پر کسی ملاقات کرنے پر ہوتا تو سب سے پہلے اپنے نام نہاد قائد خان عبدالولی خان پر اعتراض کرتے جو سردرد - زکام - ہیٹ کے مردہ آنکھ کے علاج حتیٰ کہ درد دل تک کے ازالے اور علاج کے لئے ان ہی کے خرچ پر کابل - ماسکو اور مشرقی یورپ کے چکر لگاتے رہتے ہیں اور پھر آپ لوگ جو کابل گوڈمنٹ سے اپنی خدمات کے عوض میلوں تک پھیلے یاغات اور زمین حاصل کرتے ہیں۔ وہ کس کے کھاتے ہیں درج ہوتی ہیں۔ آپ نے شاید کبھی خوردہ کیا ہو کہ آج کئی سالوں سے اہل خنک افراسیاب خنک حفصہ اور دوسرے نیپ کے کارکنان کس کے خرچ پر افغانستان میں مشاہدہ ادا کی کسی زندگیاں بسر کر رہے ہیں

سوال کیا جائے کہ آپ یہ سب کچھ کرتے کے بعد کس منہ سے افغان مجاہدین کو پاکستان سیاست میں موت ہونے سے روک سکتے ہیں تو آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہو گا۔ اس لئے آپ دوسروں کی آنکھ کے لئے جھانسنے سے زیادہ اپنی آنکھ کے تئیر کی فکر لاحق ہونی چاہیے۔ اور اس سب پر مستزاد یہ کہ آپ اپنی اس تمام کارروائی مظلوموں کی حمایت کی کارروائی ثابت کر سکتے ہیں اس کا کریڈٹ لینے کی چال چلیں ہیں۔ مگر یہ تو بڑی غیب بات ہے کیونکہ اس جھگڑے میں آپ نے ہمیشہ روس کی حمایت کی بات کی ہے۔ مگر آپ نے یہ کبھی نہیں بتایا کہ روس کی کون سی مظلومیت آپ کے جذبہ ترقی میں اس قدر شہرت کا باعث بنی ہے کبھی تو افغانستان کے بے کس وجہ تو مجاہدین کے ہاتھوں روسی فوجوں پر ڈھنسنے والے مظالم کا تذکرہ کر دیا ہوتا۔ آخر کیوں مظالم کی وہ داستانیں آپ اپنے سینے میں دفن کئے ہوئے ہیں۔ جن میں روسی بیٹوں پر افغانستان کے لئے پٹے عوام کے دردناک مناظر پوشیدہ ہیں۔

اور پھر آپ کا یہ ارشاد کہ یونس خالص امریکی خرچ پر صدر ریگن سے بات چیت کرتے ہیں۔ یعنی کہ آپ کے خیال میں یونس خالص کو گریجوٹ کے خرچ پر صدر ریگن سے ملنا چاہئے تھا۔

اس لئے کہ گریجوٹ کے اخراجات پر نہ صرف ملاقات کرنے بلکہ یہ وفد فرج کرنے پر آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا اس لئے کہ آپ خود بار بار ان ہی کے خرچ پر دور دورہ کسیر و سیاحت کا شوق پھیرا فرما چکے ہیں۔ پھیلے دنوں کوئے جرگہ میں شریعت کے لئے کابل جانا اور پھر وہاں

تو تاریخ میں اس کی کوئی مثال تبشیر کر کے بتائیں۔ یہ تو بالکل ایسا ہی ہے جیسے روسی عوام سے کہہ دیا جائے کہ اگر وہ زار روس کے وارثوں کو حکومت جوالے کر دیں یا ایران کے لوگوں سے کہہ دیا جائے کہ وہ حکومت کی باگ ڈور شاہ ایران کے خاندان کے حوالے کریں۔

یا پاکستان کے عوام سے کہہ دیا جائے کہ اگر وہ ہندوستان سے بی جا پیش تو ان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

یا باغرض ہندوستان کے لوگوں کو بتائی گیا جائے کہ اگر وہ اپنی حکومت مسلمان بادشاہوں کے حوالے کر دیں تو ان کا تعشیہ ممکن ہے۔

اگر تاریخ کے پیسے کو اٹا گھٹانے کا نام تعشیہ ہے تو مندرجہ بالا ممالک میں سے کون کون سے ہیں جو اس شرط پر تعشیہ کر کے اپنے بھگتوں کو غنائے کو تیار ہو جائیں گے۔

کیا بلور صاحب کسی تعشیہ کے لئے بذات خود اس مقام پر جانا گولا کریں گے جس پر وہ آج سے - سال قبل تھے۔

اگر ان تمام سوالات کا جواب نفی میں ہے تو پھر افغانستان کو اس سے ہمراہ کیونکر قرار دے دیا جائے۔

کیا صرف جناب بلور کی خواہش کے

احترام ہیں...

اور پھر بلور کا یہ انکشاف کہ اگر ۱۰ لاکھ افراد ظاہر شاہ کے لئے نہیں مرے تو کیا یونس خالص جیسے لوگوں کو برسر اقتدار لانے کے لئے جاں دیں ہیں۔

ہمارے خیال میں بلور صاحب کا مطلب ہے کہ اگر ۱۰ لاکھ افراد نے ظاہر شاہ کو لانے کے لئے قربانی نہیں دی تو پھر شاید ہی خان اور بلور جیسے لوگوں

کو برسر اقتدار لانے کے لئے ایسا کیا ہے کیونکہ ترکی - بربک - امین اور حبیب کے بعد افغانستان قوم کے بڑے سوداگروں میں ہی سر نہرست آتے ہیں۔

آخر افغان مجاہدین کے لیڈروں میں ایسی کون سی کمی نظر آتی ہے کہ بلور انہیں افغانستان میں حکومت کی اہلیت کا سرٹیفکیٹ دینے سے چکیا رہے ہیں اپنی تو حالت یہ ہے کہ اسی ایک بیان میں افغان مجاہدین پاکستانی سیاست میں داخلہ پر انہیں بھی دکھا رہے ہیں پھر اسی ایک کالی بیان میں بزم خود افغانستان میں تشکیل پانے والی مستقبل کی حکومت کی سربراہی کے لئے افغان لیڈروں کو پاس اور پیش کرنے کی کرسی پر بھی براجمان ہیں یعنی جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

۵۔ سطروں کے بیان میں تضاد کا یہ عظیم الشان مظاہرہ جناب بلور کی ہی ذات والا صفات کا خاصہ ہو سکتا ہے شاید بلور صاحب کا خیال ہو کہ

افغانستان میں حکومت کرنے کا حق ان ہی طرح کے ارب بٹی سیاست دانوں کو حاصل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ غریبوں کی سیاست سبھی اکیڑہ پر پھیلے بیٹگوں - ۲۵، ۲۵ لاکھ کی سرحد پر موڑوں۔ محل خاکویشوں کی توجہ و آرائش پر اٹھنے والے کروڑوں کے اخراجات کے بغیر یا یہ تکمیل تک پہنچنا ناں کی سمجھ سے بالاتر ہے۔

یا ان کے نزدیک سیاست مزید طوفان جیسے افرادی کی ملکیت ہے جو اپنی زندگی کے قسط و رد بلور بائیں کی چوکت پر لگا دیں اور گاہ بگاہ چوک یا آدہ کروڑیوں کے لئے شوشے بہاتے رہیں۔

جناب بلور صاحب اگر یونس خالص اپنی تحریک کا وہی حشر کرتے جو اب صوبہ

سرحد کی حکومت کے ایماء پر ۱۱ اگست کو ۵۰ R - مہدی تحریک کے پہلے دن کیا تھا تو افغانستان کا موجودہ حکومت میں وہی سیاسی اور معاشی مقام پیدا کر سکتے تھے جو آپ کو پاکستان میں میسر ہے۔ پھر ان کے لئے بھی راستہ و بیراستہ کوئی غرض نہیں کے حق میں بیان دے دینا کچھ مشکل نہ ہوتا۔ اگر وہ چاہتے تو حکومت سے آئے اور گھی ملوں کے علاوہ انجینیئران - پرمٹ اور دیگر تمام فوائد حاصل کر سکتے تھے جو کہ آپ حکومت پاکستان سے وصول کرتے ہیں۔ محمدان لوگوں کی سوچ و فکر کسی اور منزل کی متلاشی ہے اور گیارہ کی سوسالہ زندگی پر مشرک کی ایک دن کی زندگی کو انہوں نے ترجیح دی ہے۔

کیا بلور صاحب نے کہا کہ آپ جیسے لوگ اپنی تمام تر توجہ دہشتی اور ملک دہشتی کے باوجود پاکستان پر حکومت کے خواب دیکھ سکتے ہیں۔ نیز یہ کہ ایک طرف ملک توڑنے کے منصوبے بنا کر دوسری طرف پاکستان دشمنی سے اپنی دوستیان کا گٹھ کر بھی اپنے آپ کو پاکستان میں حکومت کا اہل گردانے ہیں تو پھر وہ لوگ افغانستان پر حکومت کرنے کے اہل کیوں نہیں ہیں جو دنیا بھر کی گفتگوں و مصیبتوں کو گلے لگائے۔ انہوں اور بیگانوں کے دینے ہوئے رستے زخم نگار گزشتہ آٹھ سال سے افغانستان میں بے مثال جرائم و مردانگی کے ساتھ تحریک مزاحمت کی قیادت کر رہے ہیں۔

آپ کے نزدیک وہ کون سی خصوصیات ہیں جن کا حالی افغانستان میں حکومت کا اہل ہو سکتا ہے اور آپ کو افغان تحریک مزاحمت کے قائدین میں وہ کون سی کمی نظر آتی ہے کہ افغانستان میں مستقبل کی قیادت کے غم آپ بھلے جا رہے ہیں۔



جہاں وہ تھے اے نابھ کر جینا میں معبود جو جاتے تو میں فطرت سے
کے اندر جہاد کے میدان سے میں تیرے کو حکمت سے پار

آپ سمجھتے ہوں گے کہ حکومت کا اختیار صرف اسی طبقہ کو ہے جو کہ منہ میں سونے کا چمچ لے کر پیدا ہوتا ہے۔

مگر جناب والا! افغانستان تحریک مراحمہ پاکستان کی سیاست نہیں کہ بہانہ ہر ایرہ وغیرہ انقلابی لیڈر بن بیٹھتا ہے افغان تحریک مراحمہ کے لیڈر ہر آزمائش سے سرخرو ہو کر نکلے ہیں

ان کے سیاست - تدبیر وغیرہ عین اور توکل خداوندی اور گویا حکمت عملی کا یاد دہان مان چلے ہے۔ اور آج افغان مجاہدین کو دنیا کی بہترین قیادت میسر ہے۔

تو عرض کا مدعا یہ ہے کہ ۱۲ لاکھ شہیدائے ان ہی لوگوں کو برسر اقتدار لانے کے لئے قربانی دی ہے جن کی زیر قیادت انہوں نے جام شہادت نوش کیا ہے۔ اور اگر آپ اب بھی یقین نہ کریں سب کچھ ظاہر شاہ کے لئے ہوا ہے تو پھر اس نرالی منطق کی کوئی دلیل بھی آپ کے پاس ہونی چاہیے کیوں کہ فقط آپ کی خواہش کے احترام میں تو یہ سب کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ اگرچہ آپ کے شایان شان یہ و تفریح اور دل گلی کے جو پر و گرامات ظاہر شاہ متعقد کر سکتا ہے یا پاکستانی سیاست میں اپنا منفرد کردار ادا کرنے پر جو صلہ آپ کو ظاہر شاہ کی بادشاہت میں مل سکتا ہے اس کے متعلیٰ افغان جہاد کے عوامی لیڈر کبھی بھی نہیں ہو سکتے۔

ظاہر بات ہے کہ ظاہر شاہ کے دور میں افغانستان کی وہ مصیبت تو آپ کو زندگی بھر نہیں محسوس کی مگر اس کا کیا کیا جانے کہ یہ تاریخ اور وقت کی بات

ہے۔ تاہم آپ کے لئے مایوس ہونے کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ آپ جیسے سیاسی فیروں کے لئے ایک در بند ہو تو جی سو کھلے ہوئے ہیں۔ اگر افغانستان میں سیاست کے در وادھر اب بند ہو گئے تو جی کیا فکر کہ پاکستان کے تمام دشمن اس وقت تک آپ کے لئے دیدہ و دل فرس راہ کرتے رہیں گے۔ جب تک اب ان کی خواہشات کے مطابق پاکستان میں کردار ادا کرتے رہیں گے۔

آپ کے جذبے اگر جوان رہے تو مایوسی کی کوئی بات نہیں ہے، اور کالا باغ ڈیم کے بارے میں آپ کا یہ بیان ان میں جذبوں کا عکاس ہے۔ انہی روایتی تضاد پسندی کے پیش نظر آپ نے ہی فرمایا ہے کہ آپ کالا باغ ڈیم کی حمایت کرنے والوں کی اولاد کو بھی سرحدیں نہیں رہنے دیں گے اور کالا باغ ڈیم کو اڑانے کی دھمکیاں بھی اب گاہ بگاہ دیتے رہتے ہیں اور پھر ان تمام گیدڑ بھجکیوں کے ساتھ آپ اپنے آپ کو عدم تشدد کے سب سے بڑے پرچار کر کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ یہ بغل میں چھری اور منہ میں لالہ رام کا ورد آپ نے ہندوؤں سے تو نہیں لیا؟

اور پھر آپ کا یہ بیان کہ سات جماعتی اتحاد اور جماعت اسلامی روسی فوجوں کی دباہی میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں اس سے تو

بظاہر ایسا معلوم ہوتا کہ جسے روسی فوجوں کے کاٹوٹے اپنے ٹینکوں۔ توپوں اور گاڑیوں کے ساتھ دریائے آمو کے اس کنارے پر کھڑا ہے مگر سات جماعتی اتحاد اور جماعت

اسلامی کے لوگ انہیں آمو کا بل عبور کر کے افغانستان سے روسی واپس جانے سے روکنے کے لئے وہاں مورچے لگانے بیٹھے ہیں۔ ابجی تو آپ یہی کہنے آ رہے تھے کہ کیا پدی اور کیا پدی کا کشور با۔

یعنی افغان مجاہدین میں اتنی جرات کہاں ہے کہ روس کے سامنے چند روز تک ٹھہر سکے اور آپ کے قائد عبدالولی خان کو ہمیشہ ہی رٹ لگاتے رہے کہ روس کی طاقت کے ذریعے افغانستان سے نہیں نکالا جاسکتا مگر آج بقول آپ کے افغان مجاہدین اس قدر طاقتور کیسے ہو چکے ہیں کہ روس تو واپس جانا چاہ رہا ہے مگر یہ بدور اس کے راستے کی دلچسپی بیٹھیں۔

آپ نے یہ فرمان بھی جاری کیا ہے کہ اس کے بعد اگر دھماکے ہوں گے تو اس کی ذمہ دار جماعت اسلامی ہوگی۔ یہ بھی اگر واضح کر دیتے کہ اس سے پیچہ جو دھماکے ہوتے رہے ہیں ان کے ذمہ دار کون لوگ ہیں بات میں جان پیدا ہو سکتی تھی۔ بہر حال بلور صاحب یقین جانیے کہ آپ کے ان ہی بیانات سے آج کل سیاسی زندگی میں طراقت کی کچھ چاشنی پیدا ہوئی ہے برائے مہربانی ہماری ایک تجویز بھی مان لیجئے اور اخبارات میں اپنے بیانات سیاسی لحاظ کے عنوان سے نشانے کراتے رہئے تو آپ کی مارکیٹ ویبلو میں غافل خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔



تحریر: محمد اسماعیل چوہدری سینئر ایڈووکیٹ

جہاد افغانستان دُوسری امریکی سازشیں

جب سے روس افغانستان میں شکست سے دوچار ہوا ہے۔ تو اس کی ناکامی پر پودہ ڈالنے اور مجاہدین اسلام کی برصغیر ہونی کامیابیوں کو ٹلیک میں کرنے کے لئے روس اور امریکہ نے طرح طرح برہنہ کیڈے اور نفسیاتی حربوں کا سلسلہ شروع کیا ہے اور ان دونوں طاقتوں کے گماشتروں نے اپنے آغازوں کا پورا پورا ساتھ دیا ہے۔ انھوں نے یہ سارے حربے اس لئے آرائے کہ افغانستان میں روس کی ناکامی سے امریکہ کے برہنہ ہونے کا بھرم کھل جائے گا۔ اور بہت سے ممالک میں ان کے مفادات خطرے میں پڑ جائیں گے یہی وجہ ہے کہ دونوں بڑی عالمی طاقتیں ایک دوسرے کو بچانے کے لئے تعاون کرتی رہتی ہیں۔ اب چونکہ روس افغانستان میں چڑی طرح فیل ہو چکا ہے اور ہر آتے والے دن اس کے لئے موت، تباہی، ذلت اور رسوائی کا بیفام سے کہ آتا ہے۔ روس کی ساکھ قومی اور بین الاقوامی سطح پر سخت مجروح ہو چکا ہے اور وہ کوہا کوہا میں افغانستان پر روسی جھار برہنہ کے خلاف ایک مظاہرہ ہوا جس میں مرنے والے روسی سپاہیوں اور افسروں کی بیواؤں اور ماہلین بھی شامل تھیں اور اقوام متحدہ کی

جنرل اسمبلی میں بہت بڑی اکثریت سے آٹھویں مرتبہ افغانستان پر روسی حملے اور ظلم کی مذمت کی گئی اور اس سے مطالبہ کیا کہ فوراً افغانستان سے اپنی افواج کو نکال لے۔ افغان مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسا جہاد کیا جیسے جہاد کرنے کا حق ہوتا ہے اور افغان مجاہد عوام نے تو تنہا روس جیسی برہنہ طاقت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ روس اور امریکہ اس تاثر اور حقیقت کو ختم کرنے کے لئے شدت سے سرگرم عمل ہیں کہ روس جیسی فوجی طاقت نے افغانستانی طور پر مجاہدین افغانستان کے سامنے ہتھیار پھینک دیے ہیں۔ روس یہ پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ افغانستان میں امریکی مداخلت ہو رہی ہے اور اس کے کچھ بھی بات ہی کہتے ہیں کہ امریکہ مجاہدین کو تربیت دے رہا ہے مگر اس کے جواب میں امریکہ نے کھلی خاموشی اختیار کر رکھی ہے اور یہ نہیں کہتا کہ اس نے افغان مجاہد عوام سے تعاون نہیں کیا اور افغانستان میں مداخلت نہیں کی اور نہ ہی امریکی فوجیں افغانستان میں روس کے خلاف لڑ رہی ہیں۔ امریکہ یہ تاثر پھیلاتا ہے کہ وہ آفغان عوام کا حامی ہے اور ان کے ساتھ تعاون کرنا رہے گا۔ اس طرح یہ دونوں ملک ملکر افغانستان پر مذکرات بھی کرتے رہتے ہیں تاکہ

دنیا کو یہ باور کروا سکیں کہ یہ مسئلہ دونوں سپہاقتوں کا مسئلہ ہے اور دونوں طاقتوں کی ہواخت سے ہی حل ہو سکتا ہے۔ مگر افغانستان کے ماہرین جہاد مجاہد عوام جہاد کے دہل یہ اعلان کرتے رہتے ہیں کہ یہ جنگ صرف روس اور افغان عوام کے درمیان جنگ ہے۔ اس جنگ میں امریکہ کو ملوث کرنا دونوں سپہاقتوں کا ایک طاغوتی حربہ ہے۔ اگر امریکہ جہاد جنگ کو بے قواسے چاہے کہ وسطی امریکہ میں واقع نکاراگوا کو ان کی کنٹریل سٹس سے آزاد کرانے۔ اگر امریکی ہتھیار سے جنگ جیتنے کا جتنی ہے تو نکاراگوا کے باغی کب سے جیت چکے ہوتے۔ اگر ہتھیاروں سے کسی شکست دی جا سکتی تو امریکہ ویت نام میں شکست کا سامنا نہ کرتا۔ اور اسی طرح اس صدی کی آٹھویں دہائی میں اب روس کو افغانستان میں ناکامی کا منہ نہ دکھنا پڑتا۔ عام جنگیں غیرت، عزم، راسخ اور اعلیٰ مقاصد کے لئے اگر لڑی جائیں تو ان میں کامیابی ہوتی ہے۔ یہ جنگ تو افغانستان کے مسلمان مجاہدین نے کفر، لادینی اور کمونزم کے ظلماء نظام کے خلاف ایمان اور حوصلہ کی خبر لڑاقت سے لڑی ہے۔ اس لئے میدان جنگ میں روس جیسی برہنہ طاقت کو شکست سے دوچار کرنا پڑا افغانستان کے مسلم عوام نے تنہا روس کو بچانے

تحریر عبد القادر حسن

لنگا ہر جھروگوں سے جن پر چڑھ دوڑنے کا فیصلہ
اس نے مذاق مذاق میں کر دیا تھا۔ اس وقت
دینا بھر سے صرف ایک ہی آواز اٹھی کہ روس
جہاں جاتا ہے وہاں سے واپس نہیں آتا۔
اور تاریخ سے معلوم بھی یہی ہونا تھا اس نے
یورپ کے دو ٹکڑے کر کے ایک اپنے پاس
رکھ دیا بغاوتیں، بغاوتیں، دہشت کے جدید ترین
ہتھیاروں سے مزا اٹھیں، روسوں امریکہ، آف
اس کے حواہیوں نے پوری پوری مدد کی کہ روس
کے ٹینکوں نے ان بغاوتوں کو بجلی کر رکھ دیا
اور باغیوں کا صفایا کر دیا ان سے بہتر نینک
افغانستان کے سرزمین پر بھی چڑھ دوڑے فضا
اس جو مشرقی یورپ کے نیا توں کے وقت تک
ایکا دہائی نہیں ہوا تھا۔ اب روس کے پاس تھا
اور افغانستان کے فضاؤں پر اس کی حکمرانی تھی
روس کے پاس وہ سب کچھ تھا۔ جس کا آج
کی دنیا میں تصور کیا جاسکتا ہے مگر ایک چیز
روس کے پاس نہ تھی۔ اور نہ مشرقی یورپ کے
باغیوں کے پاس اور وہ تھا دین اسلام کا مذہب
اور اس دین اور نظریات کی طاقت، روس کے
خلاف نیا توں میں جب امریکہ اور مغربی یورپ
کی مدد مشرقی یورپ کے باغیوں کو اپنے مذہبوں
پر لکھ کر مل کر کر سکی۔ تو امریکہ نے روس کے ساتھ
صلح کر لی، صلح کا یہ روایتی دستور سہااری سے

ان کے بیٹوں کے اندر ایمان کی لازوال قوت ہے اور یہاں تک کہ طاری طاقت ہے کہ موسم کی سختیاں اس کے سامنے بے جان اور روئے زمین کی بے رحم اور بے پناہ طاقت اس کے سامنے بے وقعت ہے۔ اخباروں کی خبریں اور تبصرے ہمیں اس جنگ کی ہلکی سی جھلک بھی نہیں دکھا سکتے جو بعد محاصرہ کی جنگوں کے کسی معروف اصول کے تحت نہیں لڑی جا رہی۔ روس کے پاس اس قدر رابطہ طاقت ہے کہ وہ اس مرتبہ اس دنیا کو تیار کر سکتا ہے مگر روس کی نسبت ان ہتھیار افغان مجاہدوں کے سامنے روس قطعاً بے بس ہو چکا ہے اور خوف و ہزینت کے اک ایسے جنگل میں گھر چکے۔ جہاں سے باہر نکلنے کا اسے راستہ نہیں مل رہا۔ اور دنیا کے سامنے دیا کی دسے رہا ہے کہ اسے باہر کا راستہ دکھایا جائے کبھی اسے باعزت راستے کی تلاش تھی۔ اب صرف اسے کی تلاش ہے کبھی اسے باہر جاتے سے پہلے اپنی پسند کی حکومت پیچھے چھوڑ جانے کا اصرار تھا۔ آج اسے اس کا پیش نہیں کر اس کے بعد کیا ہو نا ہے وہ صرف جانا چاہتا ہے اور جلد از جلد جانا چاہتا ہے۔ دنیا کے کسی بھی اصول کی سخت اسے صرف امریکہ کی سخت دے سکتا تھا مگر اس نے شکست کھائی تھی تو کس سے؟ دنیا کے ایک کمزور ترین ملک کے بھوکے اور

افغانستان کا مسئلہ آج اخباروں میں ہے۔
 کل کتابوں میں ہوگا اور پھر ایک وقت آئے گا جب
 سلطان صلاح الدین ابوہنی کی صلیبی جنگوں کا طرح رنگ
 کیونٹوں کے خلاف افغان جہاد مسلحانوں کی
 دلولہ انگیز تاریخ کا ایک ناقابل فراموش سرمایہ
 بن جائے گا۔ افغانستان کو روسی اپنی زبان میں
 ڈاکوؤں کی جنگ کہتے ہیں۔ پاکستان میں روس کے
 کھلے اور خفیہ اہل حق اے سگروں کی وارداتیں
 قرار دیتے ہیں اس جنگ کو کبھی روس کے حوالے
 سے اور کبھی امریکہ کے حوالے سے پرکھا جاتا ہے
 اور کبھی ضیاء الحق کو بُرا کھلا جاتا ہے جس نے
 ان کے بقول پاکستان کو اس مصیبت میں پھنسا
 دیا ہے اور یہ سب کچھ کہتے اور کرنے والے ہم
 مسلمان ہیں۔ جنھوں نے نصیحت یہ نہیں سوجھا کہ اسلام
 نام کے اس دین اور عقیدے میں ابھی تک امتیاج
 باقی ہے کہ اس کا نام لیتے دالے اگر سچے ہوں تو یہ
 تاریخ کا رخ پلٹ سکتے ہیں میں نے ان مجاہدوں
 کو دیکھا ہے۔ مورچوں میں دیکھا ہے، میدانِ
 جنگ میں دیکھا ہے، میدانِ جنگ کی طرف بڑھتے
 ہوئے دیکھا ہے، دشمن پر غبار کرتے ہوئے دیکھا
 ہے اور یہ سب کچھ اسی حال میں دیکھا ہے کہ لباس
 ناکافی اور وہ بھی پھٹا پھٹا۔ کبھی بلند پیٹروں کی
 پٹریاں تک چیر دیئے والی سرودی ہے تو کبھی
 افغانستان کے مردان کی گھٹلا دینے والی گرمی نگر

اور ایک دوسرے کے خوف سے تباہ کن اسلحہیں لگے گی جا رہی ہے دنیا میں ایک طرف ہم یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ دوسری طرف یہی روس ہے۔ عظیم روس جن کی دنیا وی طاقت کا کوئی حساب نہیں اور ایک نظر باقی ریاست ہونے کا دعویٰ بھی رکھنے لگے ہے۔ اسے یہ مجبور ہے احتراز کرنا ہے کہ نہ یہ جنگ اس کے زور پر حیرت کن نتائج اور نہ ہی اس جنگ کا خراج برداشت کر سکتا ہے اس لئے وہ بہر قیمت پر اس سے جان چھڑا رہا ہے حیدرآبادی اسی معجزے کا نام دیتے ہیں۔

دو تین برس کی بات ہے کہ ایک بوڑھے دیہاتی نے کسی سے پوچھا کہ مجھے کوئی یہ بتائے کہ یہ پٹھان (افغان) جو روس کے ساتھ لڑ رہے ہیں یہ واقعی اسلام کی جنگ لڑ رہے ہیں یا بوٹ مار کرنے کے لئے؟ اسے جواب دیا گیا کہ ٹوٹنے کا تو سوال ہی نہیں کہ وہ خود لڑ چکے ہیں اور تباہ گیر رہا ہمارے ہیں وہ تو اس لئے لڑ رہے ہیں کہ ان کے مسلمان ملک پر ایک کمیونسٹ ملک سے جو کافروں کا سردار ہے حملہ کر کے اسی پر قبضہ کر لیا ہے۔

یہ سن کر اس بوڑھے نے جو عالمی سیاست سے بے خبر ایک ان پڑھ دیہاتی تھا صرف اتنا کہا کہ من پٹھانوں کو شکست نہیں ہو سکتی انہیں یقیناً فتح ہوگی۔ روس افغانستان سے کب جاتا ہے اور کیسے جاتا ہے ایک بات واضح ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے افغان مجاہدین کے سامنے میدان جنگ میں روس کی کھلی شکست۔

اور اسلام کے اس عہد جدید کے اس معرکہ جہاد میں پاکستان نے جو عزت کمائی ہے اور جو دوستی حاصل کی ہے وہ اس ملک اور قوم کا سرمایہ حیات بن جانے گی۔ ایک ایسی قوم کے ساتھ دوستی جس کی قوت ایمانی اور آزادی سے محبت نے روس کو شکست دی ہے

پاکستان کے لئے کتنی قیمت رکھتی ہے اس کا اندازہ اس دنیا کی کسی دولت سے نہیں لگایا جاسکتا کسی کی مبارک زبان نے کبھی کہا تھا کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہو گا یہ الفاظ ایک غبی گوئی ثابت ہوئے اسلام کی حیدر آبادی کی جنگ پاکستان کے چڑوس میں لڑی گئی لیکن اس جنگ میں پاکستان کا جو کردار ہے وہ دنیا کے سامنے ہے کون سی حوسلہ کی حق جو نہیں کہہ کر کوفہ الزام عطا جو نہیں لگایا گیا ملک سے تو جو کچھ ہوا سو ہوا لیکن ملک کے اندر اس جنگ کے خلاف کیا کچھ نہیں کیا گیا لیکن پاکستان نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اسلام کا ایک قلعہ ہے تیس لاکھ سے زائد مجاہدین کو نیا دی دھماکوں میں جاتوں کی قربانی دی اور بے پناہ استقامت دکھائی۔ پاکستان میں اس جہاد کے حامی حکمران صیاد الحق کا جسم الزامات سے بھٹی کر دیا گیا اور آج بھی اسے معافی نہیں دی جا رہی لیکن معلوم نہیں اس شخص کو روشنی کی کرن

کیاں سے نظر آگئی تھی۔ جو فاعلت کے اندھروں میں اسے استقامت کا لامنتہ رکھتی رہی اور جس نے اسے اس راستے سے ہٹنے نہ دیا افغانستان کے جہاد کا ثبوت فقیہ لکھنے میں نہ صرف یہ کہ بہت وقت باقی ہے بلکہ یہ راستہ جہاد سے کچھ کم مشکل اور صبر زنا نہیں ہے۔ یہ وقت تباہ لگنا کہ افغانستان کا مستقبل اسن اور آنا دی سے کب مستحکم ہوگا لیکن جو بات ظاہر ہو گئی وہ یہ کہ "تم سر بلند ہو اگر تم مومن ہو" یہاں اسلامی تاریخ میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے بعد کھنکھوتوں سے یہ دوسری جنگ ہے جو اسلام کے نام پر لڑی گئی ہے۔ یہ دنیا کی کوئی روایتی سی عام جنگ نہیں ہے یہیں اس جنگ کی رفتار کو نہ صرف فور سے دیکھتا ہے بلکہ اس میں اپنا کردار بھی ادا کر رہے ہیں کہ نہ کہ ہم تاریخ کا ایک ٹوٹا ہوا سلسلہ ہے جو لڑ رہے ہیں۔ وہ سلسلہ جو سلطان صلاح الدین ایوبی کی وفات پر بظاہر ختم ہو گیا تھا۔



ایک افغان مجاہد روسی افواج پر فائرنگ کر رہا ہے،

حزب اسلامی ہسید کو اڑ نصرت مینہ میں شہدائی

فاتحہ خوانی کی تقریب سے حزب امیر گلبدین حکمتیا کا خطاب

حزب اسلامی کے ہسید کو اڑ نصرت مینہ (شمنو) میں شہداء کی فاتحہ خوانی کی تقریب سے حزب کے امیر انجینئر گلبدین حکمتیا کا خطاب میرے عزیز بھائیو! اس امر کا امکان ہے کہ حکومت پاکستان بالخصوص اس بات پر بخیر ہو جائے کہ جیو! مذاکرات میں کسی معاہدے پر دستخط کرے۔ اگرچہ حکومت پاکستان آج تک یہی کہہ رہی ہے کہ وہ غنیمت حکومت سے معاہدہ کرنے کے لئے تیار نہیں مگر یہ ممکن ہے کہ بین الاقوامی سازشوں اور عالمی دباؤ کی وجہ سے وہ ایسا کرنے پر مجبور ہو جائے۔

مجاہد اور مجاہدین جو عدوس اس معاہدے سے چند فوائد حاصل کرنا چاہتا ہے، روس یہ کہتا ہے کہ جیو! مذاکرات میں غنیمت حکومت سے معاہدہ کیا جائے اور معاہدے کے بعد روسی افواج ایک ساتھ نہیں بلکہ تدریجاً کئی مہینوں میں نکلے اور اس دوران جنگ بند ہو جائے۔ پاکستان میں مجاہدین کی رو اور مجاہدین کی سرگرمیاں بند ہوں کیونکہ معاہدے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ دونوں جانب عدم مداخلت پر معاہدہ کرنا افغانستان کی طرف سے پاکستان میں جاری تخریب کاری

بندی کی جائے اور پاکستان بھی مجاہدین کی سرگرمیوں پر یا بندی لگا کر ان کے دفاتر بند کر دی جتنی مدت میں روسی فوجیں افغانستان سے نکلیں گی اتنی مدت تک جنگ بند ہو اور مجاہدین جنگ سے دستبردار ہو جائیں اور مہاجرین بھی اسی دوران اپنے وطن واپس لوٹیں۔

جنگ بندی روسی افواج کا اغوا اور مہاجرین کا افغانستان جانا ان تینوں پر ایک ساتھ عمل کیا جائے۔ روس کا یہ خیال ہے کہ اگر پورے دس مہینے تک جنگ بند ہو تو مہاجرین کا ۲۲ نا شروع ہو جائے گا اور غنیمت کی حکومت روسی تعاون کے نتیجہ میں ان مہاجرین کو کھیرے لپٹے گھروں میں بسائے گی اور ان کے ساتھ وسیع ملک بھی لیا جائے گا اور یوں روسی افواج مکمل طور پر افغانستان سے نہیں گئیں ہوں گی کہ کچھ پتلی غنیمت حکومت کے خلاف دوبارہ مزاحمت اور مسلح جہاد کے امکانات ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے جیو! مذاکرات میں جن باتوں پر توافقی ہو اسے اس کا مطلب یہ ہے کہ روسی افواج افغانستان سے تدریجی طور پر ہٹ جائیں اس

دوران جنگ بندی کی جائے اور مہاجرین اپنے وطن واپس لوٹ جائیں۔ اور پاکستان میں بھی مجاہدین کی سرگرمیوں پر یا بندی لگائی جائے۔ لیکن عملی طور پر یہ معاہدہ قابل عمل نہیں کیونکہ ان مذاکرات میں مجاہدین فریق نہیں اور معاہدے میں ان کی شرکت نہیں۔ اس معاہدے پر عمل افغانستان میں مجاہدین کی موافقت اور رضا مندی کے بغیر ممکن نہیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جنگ جاری اور مہاجرین واپس جانے کے لئے حالات کو مناسب نہیں دیکھیں گے جس کے نتیجہ میں مہاجرین کی واپسی اور جنگ بندی پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔ دوام جنگ کے نتیجہ میں یا تو روس اس معاہدے کو توڑ دے گا اور دوبارہ جیو! مذاکرات پر زور دے گا اور یا یہ کہ روس اپنی طرف سے ڈاکٹر غنیمت کی جگہ ایک ایسی حکومت درمیان میں لائے گا جس پر مغرب بھی خوش ہو اور ایک تعداد مجاہدین کو روکھے اس حکومت میں حصہ لیں۔ اس طرح کی حکومت میں کیونسٹ پارٹی کی بقاد اور ان کی زندگی بھی محفوظ ہو جائے گی، مگر حکومت میں حصہ دار بھی ہوں گی۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ روس طرح کی حکومت بنانے کے لئے

کوشش کرے۔ بھارتی وزیر خارجہ کے دورہ
اٹلی کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ہندوستان
کے خارجہ وزیر نے ظاہر شاہ سے ملاقات
کے لئے اٹلی کا سفر کیا ہے اس کا یہ سفر روس
کے اشاروں کے بغیر ممکن نہیں۔ اور یہ بھی خارج
از امکان ہے کہ ہندوستان روسی ایما کے بغیر
مسٹر افغانستان کے بارے میں البتہ تم اٹھائے
روس کے بیانات سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے
کہ وہ اس طرح کی حکومت بنانے کے درپے ہیں
روس چاہتا ہے کہ اس طریقے سے تحریک مزاحمت
کو کمزور اور رستم کر دیں۔ اور افغانستان میں غائب جنگی
شروع ہو جائے جس کے نتیجہ میں روس کے
دوبارہ آنے کا جواز میسر ہو جائے اور روس یہ
کہہ رہے ہیں کہ روس یہ برداشت نہیں کر سکتا ہے
کہ اس کے جنوبی سرحدات یعنی اپنے ہمسایہ ملک
افغانستان میں خانہ جنگی کی فضا دیکھے یہ روس
کی سالمیت پر منفی اثر ڈالے گا۔ اس وجہ سے
روس مجبور ہے کہ دوبارہ اپنی افواج افغان
بھیج دیں۔

روس افغانستان میں مجاہدین کی حکومت
پر ایک ضعیف حکومت کو ترجیح دیتا ہے تاکہ
وہ روس کے دوبارہ مداخلت کا مقابلہ نہ کر
سکے اور روس پر لٹکا کے بغیر کوئی چارہ نہ رکھنا ہو
وہ حکومتیں جو ملت کی تائید کے بغیر درمیان آتی
جاتی ہیں وہ اجنبیوں پر اتکا کے بغیر کوئی چارہ
نہیں رکھتیں۔

اگر جنیوا میں معاہدہ ہو جائے تو مجاہدین اپنے
جہاد سے دستبردار نہیں ہوں گے کیونکہ افغان
مجاہد عوام روس کے تعاون سے قائم کیونٹ
حکومت کو نہیں ماننے، افغانوں نے تہا روس
کے خلاف نہیں بلکہ روسی فوجی مداخلت سے
پسے کیونٹ انتظامیہ کے خلاف جہاد کا اعلان

کیا تھا۔ ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا کہ افغانستان
میں کیونٹ حکومت مسلط ہو۔ اور مجاہدین
جہاد سے دستبردار ہو جائیں۔ اس لئے ہم
تہم دینا کو واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جنیوا میں
جو بھی معاہدہ ہوگا۔ ہم اس کے پابند نہیں۔
ہم یہ مہم کر چکے ہیں کہ جب تک افغانستان سے
روسی افواج مکمل طور پر نہیں چل جائیں اور
کیونٹ حکومت کا خاتمہ نہیں ہو جاتا افغان
مجاہدین جہاد کرتے رہیں گے۔ تاکہ وہاں ایک
پیشہ ورانہ انتظامیہ اسلامی حکومت قائم ہو جائے
ہم دنیا کی تمام مشکلات اور مصائب سے بے نیاز
ہو کر اپنے اسلامی جہاد پر قائم رہیں گے اگرچہ
اس راہ میں قوی اور عین الاتواری طے پڑے
لئے مشکلات پیدا کی جائیں

جب ہم نے جہاد کا آغاز کیا تھا تو اس
وقت دنیا کا کوئی ملک بھی ہمارا پشت پناہ نہ تھا
اور نہ ہی ہمارے پاس وسائل اور ہتھیار
تھے۔ ایک قلیل تعداد مجاہدین نے صرف اور
صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کر کے
کھڑے اور کے تعاون کے بغیر جہاد کا آغاز کیا تھا
اگر کوئی چاہتا ہے کہ افغان بحران صحیح
معنوں میں حل ہو جائیں۔ اس علاقے
میں صلح اور امن پیدا ہو جائیں تو اس کے
لئے صرف ایک ہی راستہ ہے وہ یہ کہ روس
افغانستان سے بلا تید و شرط نکل جائے
اور یہ موجود کٹھ پتلی کیونٹ انتظامیہ
جو روس کے تعاون سے برسرِ اقتدار ہے کو
اقتدار سے محروم کیا جائے اور اس کی جگہ
افغانستان کے مسلمان عوام کو یہ حق دیا جائے
کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنی تقدیر کا
فیصلہ خود کریں۔

میرا یقین ہے کہ یہ مجاہدین کے لئے

ایک آخری اور امتحانی مرحلہ ہوگا اور اس
مرحلے کو طے کرنے بغیر کامیابی ناممکن نہیں
یہ مرحلہ ہمارے انقلاب کے سلسلے کا ایک
طبعی مرحلہ ہے جس سے ہمیں گزرنا ہوگا۔
اگر امریکہ اور روس کی سازش کے نتیجہ
میں افغانستان میں ایسی حکومت قائم ہو جائے
جو دونوں شیطانی طاقتوں کے لئے قابل
قبول ہو اور دونوں اس کی پشت پناہ ہو
تو ہم اس طرح کی حکومت سے قطعاً خیر خواہ
نہیں ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ افغانستان
کے بعض ضعیف البتہ اور ضعیف العقیدہ
لوگ یہ چاہتے ہوں کہ ظاہر شاہ کی حکومت
دوبارہ قائم ہو تاکہ وہ بھی اس طرح کی حکومت
میں عہدے حاصل کرنے میں کامیاب ہو
جائے مگر یہ ناممکن ہے کیونکہ الگ جہیز
ہے اور ایشیا روم و قربانی دینا الگ چیز اس طرح
کے لوگوں میں قربانی دینا اور کاجزہ ذرا بھی
دکھائی نہیں دے رہا۔

میرا ایمان ہے کہ افغانستان میں صرف
دو قوتیں موجود ہیں ایک جارج روسی افواج
دوسرے افغان جیسا کہ مجاہدین جب روس
افغانستان سے نکل جائے گا تو میدان میں
صرف مجاہدین کی قوت ہی رہ جائے گی۔
اور افغانستان میں جو حکومت بنے گی وہ
مجاہدین کی حکومت ہوگی۔ میں افغانستان
میں مجاہدین کے سوا کوئی دوسرا ایسا قوت نہیں
دیکھتا ہوں جو قربانی دینے کے لئے تیار ہو۔
ظاہر شاہ کے چاہنے والے بہت قلیل
تعداد میں ہیں۔ یا جوڑ، کوئٹہ اور پادہ چنار
میں ظاہر شاہ کے حامیوں کے جو حصے بچ گئے
تھے ان میں جلوسوں کی مجموعی تعداد پانچ ہزار
افراد تک بھی نہیں پہنچ پاتی۔ ان تینوں کے

حاصل

باشعور ہونا بہت بڑی ذمہ داری ہے
اور باخبر ہونا بہت بڑی آزمائش۔

جو کچھ ہو رہا ہے، وہ کسے دکھائی نہیں دے رہا
کوئی بدی دے پاؤں آگے نہیں بڑھ رہی
ہر برائی کے قدموں کی چاپ سنانی دے رہی ہے
ہر سستی کو سرپرستی حاصل ہے
جو کچھ ہو رہا ہے، جیتی جاگتی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے

معاشرہ کے سہی چلن ہوتے ہیں اور وقت کے یہی انداز،
جب ایک ایک تھانے کی قیمت بڑھ جاتی ہے
ایک ایک لمحہ گراں قدر ہو جاتا ہے
بھلائی کی راہ میں اٹھنے والوں کے پاس پیش کر دینے کے لیے پوری زندگی ہوتی ہے
ضائع کرنے کے لیے ایک لمحہ نہیں ہوتا

باشعور ہونا بہت بڑی ذمہ داری ہے
باخبر ہونا بہت بڑی آزمائش ہے
اور باضمیر ہونا بہت بڑی نعمت۔

اور کوتاہی عمل کا کبھی کوئی جواز نہیں ہوتا
اگر یہ نعمت نصیب ہو۔
یقیناً سنی اُن سنی کر دینے والے بھی موجود ہوتے ہیں
ایسا ظاہر کرنے والے بھی ہوتے ہیں کہ کچھ نہیں دکھ رہے

بلاشبہ ان کی کمی نہیں ہوتی
لیکن کیا آپ بھی ایسا کر سکتے ہیں ؟

کیا وہ بھی ایسا کر سکتے ہیں
جنہیں شعور دیا گیا، جنہیں آگاہ کیا گیا
اور جنہیں چن لیا گیا۔

واقفانِ حال !
کیا جواب دو گے کہ جانتے نہ تھے ؟
کیا حالات کی بات کرو گے ؟
مشکلات کی سند لاؤ گے ؟
مصائب کا سہارا لو گے ؟
کیا یہ کہو گے کہ ساتھ چلنے والے نہ تھے ؟
ثابت قدمی محال تھی ؟
استقامت کی کوئی مثال نہ تھی ؟
کوئی سینہ سپر نہ تھا ؟
کوئی ڈاکٹرِ نذیر نہ تھا ؟
کوئی عبدالمالک نہ تھا ؟
کیا کہو گے ؟ کیا ثابت کر سکو گے ؟
جو سب کچھ جانتا ہے اس کے سامنے کیا پیش کر سکو گے ؟
کیا دلیل لاؤ گے ؟

باشعور ہو ! باخبر ہو ! باضمیر ہو !
کیا کچھ بنیں رکھتے
تب کیا خالی ہاتھ جاؤ گے ؟

ہر جلسے میں ایک ہزار افراد بھی شریک نہ تھے ۳۵ لاکھ مہاجرین میں یہ تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد یہ افراد اس طرح کے جلوس بھی نہیں نکال سکیں گے کیونکہ ہم نے ان کا جو اب دینے کے لئے ملا کر مل تیار کیا ہے۔ مہاجرین میں ان کے خلاف تہر و غضب کی لہر دوڑ گئی ہے گذشتہ دنوں صرف باجوہ میں پندرہ ہزار سے زیادہ مہاجرین نے ایک بڑے جلسے کا انعقاد کر کے ان کے خلاف اپنے نفرت اور غم و غصے کا اظہار کیا اور انہیں تنبیہ کی کہ اس کے بعد یہ حرکت نہ کریں۔ ظاہر شاہ کے حق میں ظاہر کرنے والے افراد کا انحصار صرف مظاہروں پر ہے ذکر قربانی اور ایثار کے لئے ان میں یہ ہمت نہیں کہ ظاہر شاہ کی حمایت میں قربانی دیں تھے یہ نظر نہیں آتا کہ افغانستان میں کوئی فرد ظاہر شاہ کی حمایت میں قربانی دینے کے لئے آمادہ ہو جائے کیونکہ افغانستان کے مسلمان ملت نے ۱۲ لاکھ شہداء صرف اور صرف افغانستان میں اسلامی نظام کے قیام اور خالص ایسلائی خیر و اہلہ آزاد اور خود مختار حکومت کے قیام کے لئے دی ہیں میرا پختہ یقین ہے کہ افغانستان کے جیساے عوام اس وقت تک جہاد سے دستبردار نہیں ہوں گے جب تک کہ انچہ منزل مقصود حاصل نہ کریں۔

بڑی طاقتوں کی سازش سے جو حکومت بھی افغانستان میں قائم ہوگی۔ وہ مہاجرین کے لئے قابل قبول نہیں اور نہ ہی پائیدار ہو سکتی ہے اس وقت مہاجرین ایک ایسی بڑی منظم قوت ہے جس پر باہر سے کوئی بھی ارادہ مسلط نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی مہاجرین کی قوت کو ختم کیا جاسکتا ہے

مہاجرین وہ منظم قوت ہے جو گوشہ نشین فرسوسوں سے روس جیسے سپر طاقت سے نہ تنہا یہ کہ برسر بیکار ہے بلکہ ازہرست رسوا کن شکست اور افغانستان سے بھاگنے پر مجبور کیا ہے۔ ایک ایسی قوت پر کہ باہر سے اپنے مذموم عوام اور ادا سے کیے تکیں کو بچا سکتی ہیں۔

ہو سکتا کہ وہ افراد جو افغانستان کی جنگ سے پوری طرح باخبر نہ ہوں وہ تدریجاً کاشکار ہوں۔ اگر میدان جہاد میں لڑنے والے اور قربانی دینے والے مہاجرین اس بات پر مطمئن ہیں کہ افغانستان میں مہاجرین اسلام کے سوا کوئی دوسرا شخص حکومت نہیں کر سکتا۔

میرا پختہ یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری رہ بے دریغ قربانی ضائع نہیں ہو جائے گی اور بالآخر مہاجرین کے طاقتوں افغانستان میں ایک آزاد خود مختار فیصلہ اسلامی حکومت وجود میں آئے گی افغان

مسلمان مجاہد اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ یہ عہد کر چکے ہیں کہ افغانستان میں اسلامی حکومت کے بغیر کسی اور چیز پر راضی اور قانع نہیں ہوں گے اور جب تک افغانستان سے خارجی افواج کو باہر نہیں دھکیلا جاتا اور مہاجرین کے طاقتوں ایک خالص اسلامی آزاد اور غیر وابستہ حکومت قائم نہیں ہو جاتی۔ ہم اپنے ہتھیار زمین پر نہیں رکھیں گے۔ افغان مسلمان عوام نے یہ عہد کر لیا ہے کہ وہ اپنے شہداء کے ساتھ خیانت نہیں کریں گے شہداء کے ادا نوں کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے۔ شہیدوں نے اپنی جانوں کا

نذرانہ پیش کر کے ہیں بہت بڑی امانت سپرد کی ہے۔ ہم کبھی بھی اس امانت میں خیانت نہیں کریں گے۔ اگرچہ سارے کے سارے ایک دن میں شہید ہو جائیں ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ ہماری باقوت کو مبالغے سے تعبیر کرتے ہوں مگر میں انہیں یہ کہوں گا کہ پہلے ہم بعض لوگ ہمارے جہاد کو تعبیر کی نظر سے دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ مہاجرین روس جیسی سپر طاقت کو افغانستان سے نکلنے پر مجبور کریں مگر آج دیکھتے ہیں کہ جہاد کی برکت سے روس افغانستان سے نکلنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن بھی دور نہیں کہ افغانستان میں مہاجرین کے ہاتھوں ایک اسلامی حکومت قائم ہو جائے۔ میں اس پر اتنا مطمئن اور متعین ہوں جیسا کہ رات کی تاریکی کے بعد سورج طلوع ہونے میں کوئی شک شبہ نہیں کیا جاسکتا۔



ایک افغانی مجاہد دشمن کے انتقام

دُوسے فوجی وکٹر گریگوری کے کانٹو دیو



گریگوری کے

خود اسے بھی دوسرے دیگر وکٹوں سمیت ۲۲ ماچ ۸۴ء کو بذریعہ طیارہ افغانستان کے دارالحکومت کابل پہنچا دیا گیا جہاں اسے فضائی دفاع کے لئے مخصوص راکٹ ٹرین کے رجمنٹ ہنر مند اس میں شامل کر لیا گیا۔ اور اسے کابل کے شمال میں واقع صوبہ پروان کے علاقے جبل السراج کے مقام قلعہ بروج کے روسی فوجی کیمپ میں تعینات کر دیا گیا۔ وہ کبہ رہا تھا کہ میں افغانستان کے

بچہ شیر کے علاقے میں مجاہدین کی قید میں اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہیں وکٹر کا باپ گریگوری اپنے قصبہ میں ایک سینئر مین ہے اور اس کا چھوٹا بھائی سکول میں زیر تعلیم ہے ۸۴ء میں وہ میرٹھ کا طالب علم تھا کہ اسے اپنے کلاس فیلو ذہیمت جبری طور پر فوج میں شامل کر لیا گیا۔ مختصر تربیت کے بعد جبری بھرتی کے ان فوجیوں کی اکثریت افغانستان کے میدان جنگ میں جھونک دیا گئی

وکٹر گریگوری دیکھ بائیں صوفیہ روسی فوجی افغانستان کے صوبہ پروان کے علاقے جبل السراج کے روسی فوجی کیمپ میں طیارہ شکن گن چلانے پر تعینات تھا۔ اور اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ نہ تو دشمن کی طرف سے کوئی فضائی حملہ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی بمبوسے سے کوئی دشمن طیارہ اس طرف آ نکلتا ہے جس کے خلاف اسے اپنا گن استعمال کرنے کا موقع ملے۔

نوجوان روسی فوجی جوان دنوں وادی

”شکر کرنے والوں“ سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کے اس نعمت کے قدر شناس ہوں کہ اس نے دینے کے صحیح تعلیم دے کر انہیں دینا اور اس کے محدود زندگی سے بہت زیادہ وسیع، ایک ناپید کائنات عالم کے خبر دی اور انہیں اس حقیقت سے آگاہ کیے بغیر کہ انسان نے سعی و عمل کے نتائج میں اس دنیا کے چند سالہ زندگی تک محدود نہیں ہیں بلکہ اس زندگی کے بعد ایک دوسرے عالم تک اس کا سلسلہ دراز ہوتا ہے۔ یہ وسعت نظر اور یہ دور بینی عاقبت اندیشی حاصل ہوجانے کے بعد جو شخص اپنے کوششوں اور محنتوں کو اس دنیوی زندگی کے اتھرائی مرحلہ میں بار آور ہوتے نہ دیکھے، یا اس کا برعکس نتیجہ نکلا دیکھے، اور اس کے باوجود اللہ کے بھروسہ پر وہ کام کرتا چلا جائے جس کے متعلق اللہ نے اسے یقین دلایا ہے کہ ہر حال آخرت میں اس کا نتیجہ اچھا ہونے لگے گا، وہ شکر گزار بندہ ہے۔ برعکس اس کے جو لوگ اس کے بعد بھی دنیا پرستی کے تنگ نظری میں مبتلا رہیں، جس کا حال یہ ہو کہ دنیا میں جس غلط کوششوں کے بظاہر اچھے نتائج نکلتے نظر آتے اس کے طرفہ آخرت کے برے نتائج کے پردے بغیر جھک پڑیں، اور جس صحیح کوششوں کے یہاں بار آور ہونے کے امید نہ ہو، یا جس سے یہاں نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو، اس میں آخرت کے نتائج خیر کے امید پر اپنا وقت، اپنے مال اور اپنے قومیے مرنے کرنے کے لیے تیار نہ ہوں، وہ ناشکر ہیں اور اس علم کے نا قدر شناس ہیں جو اللہ نے انہیں بخشا ہے۔

تفہیم القرآن

جلد اول

صفحہ ۲۹۲

اندرونی غیر ملکی فوجی سوائے روسیوں کے
نظر نہیں آیا حالانکہ جب پس افغانستان بھیجا
جا رہا تھا۔ تو اس وقت ہمیں بتایا گیا تھا کہ
افغانستان کے "انقلاب مسودہ" کو ناکام بنانے
کے لئے پاکستان، چین، امریکہ اور عرب ممالک
کی فوجیں افغانستان میں مداخلت کر رہی ہیں اور
ہم لئے وہاں جاکر بین المللی فرائض انجام دینے
ہوئے۔ حملہ آور کے خلاف افغان انقلاب کا
دفاع کرنا ہے اس نے بتایا کہ مجھے خبر چکی گئی ہے
دیکھئے اور ان کی پرواز کا نظارہ کرنے کا بہت
شوق ہے مگر ابھی تک مجھے ایسا موقع نہیں ملا۔
جیل السراج میں اسے بتایا گیا تھا کہ غیر ملکی
حملہ آور فوجوں کا متعلق جنگی اہمیت کی حامل اہم
دادی بیجہ خیر میں ہے اور وہ اپنے افسروں
کی یہ بات جھٹکا نہیں سکتے بلکہ انھیں ان
کی باتوں پر ایمان کی حد تک یقین تھا۔ حال السراج
میں ایک ماہ گزارنے کے بعد اس کے پورے کو
دادی بیجہ خیر منتقل ہونے کے احکامات ملے
جہاں "بیجہ خیر" کو آدرو فوجوں کی جانب سے کسی
بھی قسم کی مارتنگ کا سختی اور شدت سے جواب
دینا تھا مگر وکٹر کے مطابق چار ماہ کے عرصے
میں جب وہ روسی دستوں کے ساتھ دباؤ پیچ
تھا کسی بھی جانب سے ایک فائر بھی نہیں ہوا۔
اسے اور اس کے ساتھ دوسرے
روسی فوجوں کو اس بات پر انتہائی حیرت اور
تعجب ہو رہا تھا کہ کہیں بھی انھیں تھائی آباری
کے ساتھ گھٹنے ملنے نہیں دیا گیا مگر آدرو فوجی
بات افغانستان فوجوں کے ساتھ بھی لی بیٹھنے کی
اجازت نہیں تھی۔

گرگوریو کہہ رہا تھا کہ اس نے مجاہدین
کے خلاف کسی بھی لڑائی کی حصہ لینے کا موقع نہیں
ملایا مگر اسے فضائی حملوں سے دفاع کرنا بھی۔

افغانستان تو فضائی حملہ ایک طرف مخالف فوجیوں کے
ہتیاروں کا کیس نام و نشان نہیں تھا اور یہی
ہاتھ سوچتے ہوئے مجھے احساس ہونا تھا کہ
میں اپنے افسروں کی طرف سے ابھی تک جو
کچھ بتایا جا رہا ہے وہ سراسر جھوٹ اور
غلط ہے۔

انھوں نے بتایا کہ افغان صورت حال
کے بارے میں اصل صورت حال سے
دوسری عوام کو بے خبر رکھا جاتا ہے اور
میڈیا کے ذریعے یہ بتایا جاتا ہے کہ روسی
فوجیں افغانستان کی سرحدوں پر سمرجانی
فوجوں کے حملے روک رہی ہیں جو مقامی
مجاہدین اور مجاہدین کی کھاتہ کر رہے ہیں
اپنی گرفتاری سے متعلق ایک سوال کے
جواب میں انھوں نے بتایا کہ بیجہ خیر متعلق کے
چار ماہ بعد ایک روز وہ اپنی گاڑی سے
پٹرول چوری کر کے ایک مقامی دکاندار کو فروخت
کر دیا تھا کہ مجاہدین کے ایک دوسرے چھاپہ دار
گردپ نے آکر اسے گرفتار کر لیا۔ ان کا تعلق
بیجہ خیر کے کاٹرا صاحبزادہ مسعود کے مجاہدین
سے تھا اس نے بتایا کہ میں یہ نہیں جانتا تھا۔
کہ مجاہدین مجھے کیاں لے جا رہے ہیں تاہم انہ
کا سلوک برادرانہ اور ہمدردانہ تھا جس بجھے
خوشی، اور یہ ایسا بھی ہو گا کہ یہ لوگ میرے ساتھ
تعاون کریں گے۔

بیجہ خیر میں اپنے مرکز میں مجاہدین نے
اسے درجہ امتیاز کیلئے جوتی اور لڑائی
جن کے سینے سے اس کے روسی فوجی کشتیت
سے سپیان منسلک ہو گئے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ زبان
کی وجہ سے اس کے لئے پہلا اور بڑا مسئلہ
مقامی مجاہدین کو اپنے مخالفت اور ضروریات
سے آگاہ کرنا تھا۔ مجھے فاسی نہیں آتی تھی

اور مجاہدین روسی سے ناہم تھے۔ یہ مثال ایک
افغان ڈراماٹور نے حل کر دیا جو کہ بل میں ایک
روسی ٹرینپورٹ کمپنی کے ساتھ ماضی میں ایک
عرسے تک کام کر چکا تھا اور ان سے روسی
زبان سیکھ چکا تھا۔ کافی حد تک روانی سے
بولتا تھا۔ چنانچہ اس نے میری ہڈی درد کی
مجاہدین نے مجھے ریڈیو سیٹ فراہم کیا اور
کہا کہ تم روسی زبان کی نشریات سنئے رہو۔
مجاہدین کے ساتھ کافی عرصہ رہنے اور
ان کے کردار و اخلاق سے متاثر ہونے کے بعد
انھوں نے اسلام قبول کیا اور اس کا نام یحیٰ
رکھا۔ گلد اس کے مطابق یہ اسلام بھی کی قوت
ہے کہ مجاہدین ایک سہولت کے خلاف لڑنے
کے جذبہ سے سرشار ہیں اور ان کی راہ میں
کھڑے ہوتے ہیں۔

وکٹر گرگوریو ان دنوں بیجہ خیر میں
مجاہدین کے ایک مرکز میں ناظم شفا خانہ میں کام
کر رہے ہیں جہاں انھوں نے رشتہ رشتہ ایک
مجاہد مولوی سے قرآن اور دیگر اسلامی کتبیں پڑھیں
وہ کہہ رہا تھا کہ مجاہدین کی مدد کرتے ہوئے
وہ بہت خوش ہیں اس نے بتایا کہ وہ شفاخانہ
میں افغان ڈاکٹروں کا تعاون کرتے ہیں۔
کھتے ہیں اور مریضوں کو ادویات دیتے ہیں۔
جب اس سے روسی فوجوں کی کثرت
عملی وغیرہ کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے
بتایا کہ وہ چونکہ ایک کرافٹ گن چاہتے ہیں
تھا اس لئے اسے دیگر چیزوں کے بارے
میں کوئی علم نہیں کیا وہی ہتھیاروں سے
منتقل ایک سوال کے جواب میں انھوں نے
بتا دیا کہ انھیں متحہ کی جنرل اسمبلی کے فیصلے
کے مطابق کیا وہی ادارے ہتھیاروں کا
استعمال ممنوع ہے لیکن سوویت فوجی

تربیت دی گئی۔ تربیت کے بعد جب اسے

کا بل بھیجا جا رہا تھا۔ تو اس کی والدہ نے

اسے براہین کی کچھ بدین سے متاثر بنا کر

الغی مدد کرنا۔ ۲۹ اگست ۱۹۸۴ کو مجاہدین

نے ان کے گریژن پر حملہ کر دیا اور انہیں گھر سے

میں لے آیا۔ مجاہدین کے اس محاصرے کے

خلاف روسی گریژن کے کانڈر نے الیگزینڈر

کو دائر لیس کے ذریعے دوسرے گریژن کو

ملک بھیجے کے لئے پیغام دیتے کا حکم دیا۔

لیکن اس نے دائر لیس مشین خود خراب کر

لی تھی۔ چنانچہ اپنے کانڈر کو اس نے تینا باکو

دائر لیس مشین خراب سے اور اس سے

کوئی پیغام نہیں بھیجا جا سکتا۔ اس کو تباہی

پر اسے دوسرے گریژن میں تیسری کر دیا گیا

اور جب اسے وہاں بھیجا جا رہا تھا تو دو

گاڑیاں آپس میں ٹکرائیں جس سے فوجی

دشمنیں آخر تقری میں گئی اور اسے فرار

ہونے میں کامیابی ہوئی۔ اس نے تینا باکو

دو روز تک لوہگر کے صحرا میں گھسائے کے

بعد ایک جگہ اتحاد اسلامی کے مجاہدین کے پاس

پہنچ گیا۔ جنہوں نے اسے بعد میں پاکستان

صوبے کے علاقے تراڑی میں اپنے مرکز

منتقل کر دیا جہاں اب وہ مجاہدین کے

ساتھ زندگی کے باقی دن کاٹ رہا ہے۔

ہوتے ہیں۔

تین سال سے زیادہ عرصے سے

مجاہدین کی قید میں رہنے والے وکٹر گلیوری

سے جب روس واپس جانے کے بارے

میں پوچھا گیا تو اس نے تینا باکو دہ روسی آپس

نہیں جانا چاہتا کیونکہ ایک تو وہ اسلامی قبول

کر چکا ہے اور اب مسلمان ہے دوسرے وہ

ایک قیدی ہیں۔ اس نے کہا کہ میں آزادی کی

جنگ لڑنے والے مجاہدین کے ساتھ رہنے

کو ترجیح دیتا ہوں اور اگر مجاہدین افغانستان

آزاد کرانے میں کامیاب ہوتے ہیں تو میں

بہمیشہ کے لئے آزاد افغانستان میں رہنا

پسند کروں گا۔

ادھر اسے ایم۔ آر۔ سی کی ایک

رپورٹ کے مطابق ایک اور روسی فوجی

انہیں سالیا نوویشٹا الیگزینڈر پری

پوویچ ایک سال تک افغانستان کے

ایک روسی گریژن میں دائر لیس آپس پڑ کے

فراموشی انجام دینے کے بعد وکٹر صوبے میں

روسی کیمپ سے فرار ہو کر مجاہدین سے آغا

ہے ازبکستان کے علاقہ تاشقند سے تعلق

رکھنے والے اس روسی فوجی نے ایک انٹرویو

میں بتایا کہ فوج میں جبری بھرتی کے اسے

آرمیزو فیکٹرنگ انٹی ٹیوٹ تاشقند میں

افغانستان میں اس کا کھلے عام استعمال کر

رہے ہیں۔ پراورائے ایون ۱۹۸۳ کی ایک

رپورٹ دی تھی جس میں بیج شیر کے علاقے

میں زہر لی گیس استعمال کرنے کی خبر دی گئی ہے

اس نے تینا باکو روسی فوجی زیر دستی افغانستان

بھیجے جاتے ہیں لیکن وہاں کوئی بھی شخص حکومت

کے احکامات کی حکم عدولی نہیں کر سکتا اور حکم

مانعہ پر مجبور ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص حکومت

کے کسی حکم کا خلاف انکار کرتا ہے تو اسے گرفتار

کر لیا جاتا ہے۔ اور اس پر الزام لگایا جاتا ہے

کہ وہ خبر کی ایکٹ ہے۔ ان کا حکایت کر رہا ہے

اسے جیلوں میں طرح طرح کی اذیتیں دی جاتی

میں اور اس پر مقدمہ چلایا جاتا ہے اور اس

سے تحقیقات ہوتی ہے اگر کوئی شخص فوجی

خدمات سے انکار کرتا ہے تو اسے جیل لے

جا کر پوچھا جاتا ہے کہ وہ روسی شہری ہے

پھر وہ اپنے ملک کے دفاع کی خاطر فوجی خدمات

کی انجام دہی سے انکار کیوں کرتا ہے۔ اگر خود

کو روسی شہری نہیں سمجھتا اور روس کا دفاع نہیں

کرنا چاہتا تو اس کا مطلب ہے کہ تم غیروں کے

ایجنٹ اور جاسوس ہو۔ چنانچہ یہ کہہ کر اسے

مذرا دے دی جاتی ہے۔

مگر گوری تبار ہافا کیم روس کے اندر جس

نظام کے تحت وہ رہے ہیں اسے اندروں

پاسپورٹ اور ویزا سسٹم کا جائے نوخط نہ

ہو کا کیونکہ کسی کو ایک ہی ملک کے اندر ایک

جگہ سے دوسری جگہ جانے کی اجازت نہیں

اور اس نظام کے خلاف کوئی تحریک بھی نہیں

چلا سکتا ہے نہ ہی شہروں اور قصبوں سے

نکل کر افغانوں کی طرح پہاڑوں میں جا کر حکومت

کے خلاف اٹھ سکتا ہے کیونکہ ہر جگہ پولیس

موجود ہوتی ہے اور کے جی بل کے جاسوس



افغان مجاہدین کے حق میں لاہور میں ایک بڑا جلسہ کا لگایا



مجاہدین کی مرضی کے خلاف ہندو تو پاکستان بیروٹ بن جئے گا

پروفیسر غفور احمد خان اشرف، مولانا اجمل، عبدالستار نیازی، سلمان بٹ، لیاقت بلوچ، زید اے سہری کا خطاب، ملک خٹون میں نہا جائے گا، کمینوسٹوں کو ختم کر دیں گے حکومت کو جیتی ہوئی جنگ ہارنے نہیں دیں گے



مولانا عبدالستار نیازی، مولانا محمد اجمل، پروفیسر غفور احمد خان اشرف، زید اے سہری اور لیاقت بلوچ اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں

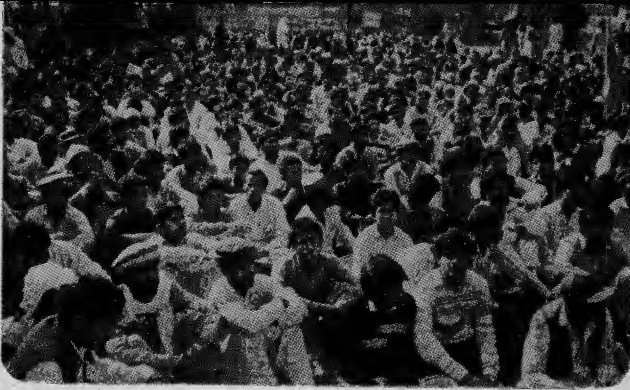
لاہور (اپنے نامہ نگار سے) افغان مجاہدین کے ساتھ یکجہتی کے لیے گزشتہ دنوں بعض سیاسی، سماجی اور طلبہ تنظیموں نے گول باغ میں ایک جلسہ منعقد کیا جو بعد میں پنجاب یونیورسٹی اولڈ کیسین پہنچ گیا۔ جلسہ میں شریک ہاک رکے قائد خان اشرف جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور، اسم سلیبی جمعیت علمائے اسلام کے مولانا اجمل خان، عبدالستار نیازی، زید اے سہری، حافظ



اسلام کی شیرانی خواتین افعال مجاہدین کے موفقت کے حق میں لاہور شہر میں ایک بڑے جلوس کا شکل میں اپنی حمایت کی اظہار کر رہی ہیں

سلمان بٹ، سیاست مروج نے شرکت کی جب کہ پاکستانی قومی عارف تنظیم آزادی کشمیر پریم لینین اسلامک یونٹھ فورس تحریک انصار اہلین اور پنجاب لیبر اتحادی کے راہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ جلسہ سے خطاب کرنے ہوئے جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور نے کہا کہ وزیراعظم پاکستان کی طرف سے جو اجلاس طلب کی گئی ہے اس میں ابھی تک بعض سیاسی جماعتوں کو طلب نہیں کیا گیا۔ یہ اجلاس حکومت کا اجلاس ہے۔ جس میں وہ اپنے موقف پر تمام سیاسی جماعتوں کو قائل کرنے کی کوشش کرے گی۔ انہوں نے کہا یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ راجیو گاندھی ہمارے صدر صاحبؔ یہ کہہ کر وہ کئی دہائی اگر مذاکرات کریں۔ اگر اسے مذاکرات کرنا ہیں تو وہ پاکستان آئے۔ انہوں نے کہا کہ بغیر مذاکرات کا آغاز ہو چکا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ کوئی ایسا معاہدہ نہ کرے جس سے مجاہدین کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے





اگر حکومت نے اب کوئی معاہدہ کیا تو پھر حکومت یہ سمجھے کہ پاکستان افغانستان ہیردت کی شکل اختیار کرے گا۔ جمہیت عدل سے اسلام کے نائب مولانا عبدالحکیم نے کہا کہ اب وقت ہے کہ ہم جہاد کریں۔ اور تمام باطل قوتوں کو پاش پاش کر دیں۔ اسلامی انقلابی عا ذ کے صدر امتیاز شاہی نے کہا کہ اگر حکومت نے جہاد کی ناکرارت کی ہر پر کوئی غلط معاہدہ کر لیا تو ہم دنیا کے تختہ سے ہر کیونٹ کو ختم کر دیں گے، قومی اسمبلی کے رکن لیاقت بلوچ نے کہا کہ افغانستان کے مسئلہ کا حل صرف اور صرف روسی فوجوں کے انخلا سے ممکن ہے۔ جمہیت عدل سے اسلام کے مولانا محمد امجد علی نے کہا کہ مسلمانوں کو موجودہ ذلت اس لیے برداشت کرنا پڑ رہی ہے کہ ہم نے جہاد کا لاستہ ترک کر دیا ہے خاک و تحریک کے قائد اشرف خان نے کہا کہ افغانستان کے جہاد میں شہید ہونے والے جنت کے صحیح حقدار ہیں۔ اب اگر جہاد ناکرارت میں حکومت و بگٹی و تپاکستان سرخ ہوئیں دنگ جائے گا۔ لوڈ اے سہری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم حکومت کو میدان میں جیتی ہوئی جنگ میں پڑھیں ہارنے دیں گے۔ مولانا عبدالستار نیازی نے کہا کہ اس وقت روس کا غلطہ افغانستان میں موجود ہے۔ اور اس کی موجودگی کے باعث افغان ن میں انٹانیشن کی عبوری حکومت قائم نہیں ہو سکتی۔ عبدالستار نیازی نے مزید کہا کہ روس اور امریکہ کو خوف ہے کہ کابل میں اسلامی حکومت کے بعد مجاہدین وسط ایشیا کو روند ڈالیں گے۔ امریکہ کو خطرہ ہے کہ اس کے نیچر میں فلسطین آزاد ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان نے جہاد ناکرارت میں جرات مندانہ توقف اختیار نہ کیا تو افغان مجاہدین کے خون سے غداری ہوگی۔





دولت مظلوم صاحب منصب دوستی

روسی فوج سے ایک

ترجمان شہابی فرار کئی کہانی

ترجمہ : محمد خلیفہ

سوال:- آپ کا نام کیا ہے؟
جواب:- میرا نام دولت نظر ہے۔
سوال:- آپ کے والد کا نام کیا ہے۔
جواب:- قتل گدی۔
سوال:- آپ کا تعلق روس کے کس علاقے سے ہے۔

جواب:- روسی ترکستان عشق آباد سے
سوال:- آپ نے تعلیم حاصل کی ہے۔
جواب:- روس برس تک تعلیم حاصل کرنا پڑا ہوں
سوال:- عمر کتنی ہے۔
جواب:- اکیس برس
سوال:- فوج میں کس وقت بھرتی ہوئے۔
جواب:- ۱۹۸۶ء

سوال:- کونسی ڈویژن یا بریگیڈ میں فوجی ملازم تھے
جواب:- توپ خانہ ڈویژن میں۔
سوال:- آپ کے ڈویژن کے کمانڈر کا نام کیا ہے؟
جواب:- نور جیلو۔

سوال:- کہیں تاریخ میں افغانستان آئے؟
جواب:- ۱۹۸۰ء میں افغانستان آیا۔
سوال:- کیا فوج میں بھرتی ہونے کے فوراً بعد افغانستان آئے؟

جواب:- نہیں ۱۹۸۰ء میں فوج میں بھرتی ہو کر قتل ہونے کے لئے ایک برس تک مزید تعلیم حاصل کی اور ایک برس گزرے

کے بعد افغانستان آیا۔
سوال:- آپ فوج میں کیوں بھرتی ہوئے۔
جواب:- روس میں یہ قانون ہے کہ ہر ۱۸ سالہ نوجوان کو فوج میں بھرتی کیا جاتا ہے
میں بھی اس قانون کے تحت فوج میں بھرتی ہوا۔

سوال:- کیا آپ کو پتہ تھا کہ جب آپ فوج میں بھرتی ہو جائیں گے تو افغانستان بھیج دیے جائیں گے؟

جواب:- جی میں اس سے باخبر تھا لیکن میں مجبور تھا۔

سوال:- کس مقصد کے لئے آپ افغانستان آئے
جواب:- روس نے ہمیں یہ کہا تھا کہ افغانستان میں چین اور امریکہ نے مداخلت کی ہے آپ وہاں جا کر انہیں باہر نکال دیں
سوال:- جب آپ افغانستان آئے تو کیا آپ نے کوئی غیر ملکی فوج دیکھی؟

جواب:- مجھے اسی وقت تک معلوم نہیں ہو سکا تھا۔ جب تک کہ مجاہدین کے ساتھ شامل نہیں ہوا جب مجاہدین کے شامل ہو گیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ افغانستان میں صرف اور صرف افغان عوام ہی روس کے خلاف لڑتے ہیں۔

سوال:- آپ نے افغانستان میں کتنا وقت گزارا؟

جواب:- ۹ مہینہ تک روسی فوجی چوکی میں تھا اور اب گذشتہ آٹھ مہینوں سے مجاہدین کے ساتھ ہوں۔
سوال:- آپ افغانستان میں کونسے علاقے میں متعین تھے؟

جواب:- صوبہ کندز کے ہوائی اڈہ میں۔
سوال:- آپ نے افغانستان میں کیا دیکھا نیز روسی افواج کا تہ وصلہ کیسا نظر آیا؟
جواب:- میں اپنے چوکی سے باہر نہیں نکلا۔ انہوں کی طرف سے ہمیں صرف یہ کہا جاتا کہ اتنے فاصلے پر فلاں جگہ توپوں کے گولے برسائیں۔

سوال:- فوجی چوکیوں میں فوجوں کو کیا مشکلات درپیش ہیں؟
جواب:- خالص روس فوجوں کے لئے انگریز چوکیاں ہیں اور روس مسلمان علاقوں سے سے تعلق رکھنے والے فوجیوں کے لئے انگریز
سوال:- ایسی خبروں کا رویہ آپ کے ساتھ کیسا تھا؟

جواب:- روسی افسر سر میچ آتے اور ہمیں یہ کہتے کہ آپ مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو جائیں اور میں جگہ کا نشان ہم بتاتے ہیں۔ اسی علاقے پر توپوں کے گولے برسایا کریں۔

سوال:- ذاتی طور پر آپ کے ساتھ روسی افسروں

کار وہ کیا تھا؟

جواب:- روسی اسروں سے کوئی فوج بھی خوش نہیں وہ سپاہیوں سے اچھا سلوک نہیں کرتے اور غدا بھی بڑت ناقص دی جاتی ہے۔

سوال:- آپ مجاہدین کے ساتھ کس وجہ سے شامل ہوئے؟

جواب:- توہوں کے ذریعہ گاؤں اور قصبوں پر گولہ باری کے بعد اپنے آس پاس بھر پوری چارے والے بکوں سے پوچھتے کہ توپ کے گولوں سے گاؤں اور قریوں میں لوگ مر جاتے ہیں یا نہیں؟ بچے بتاتے کہ آپ کی گولہ باری کے وجہ سے ہمارے والدین، بہن، بھائی شہید ہو جاتے ہیں، اُن سے پوچھتا کہ وہ مسلمان ہیں؟ وہ کہتے: مثلاً احمد لٹہ ہم سب مسلمان ہیں نماز پڑھتے ہیں اور اسلام کے مقدس دن پر عمل کرتے ہیں۔ وہ بچے کہتے کہ آپ بھی ترکمان ہیں، اور ہماری طرح مسلمان ہیں آپ کیوں ہم پر گولے برساتے ہیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کو کیوں ہلاک کرتے ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا آپ کے قریب میں مجاہدین ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں اگر آپ اپنے آپ کو مجاہدین کے سپرد کریں تو وہ آپ کے ساتھ بیٹھوں جیسا سلوک کریں گے۔ اسی وقت میں نے مجاہدین کے ساتھ شامل ہونے کا ارادہ کیا۔

سوال:- زویں نژاد فوج اور غیر روسی نژاد سپاہی

کے درمیان کیا تفاوت موجود ہے جواب:- اگرچہ روسی اسرا اپنے باپ ماں اور بھائی کو نہیں پہناتے مگر سہمی روئی نژاد سپاہیوں کو محبوب سمجھتے ہیں۔ لیکن غیر روسی نژاد بخاری سپاہی بھی ایک

دوسروں کو محبوب رکھتے ہیں۔

سوال:- جب آپ نے یہ ارادہ کر لیا کہ مجاہدین کے ساتھ شامل ہو جائیں تو کیا کسی اور سپاہی کو بھی اپنے ارادہ سے باخبر کیا تھا یا نہیں

جواب:- جب میں نے یہ ارادہ کر لیا کہ مجاہدین کے ساتھ شامل ہو جاؤں تو میں نے اپنے ایک ہم وطن ترکمان ساتھی کو بھی

بتایا۔ لیکن اس نے میری بات کو مسترد کر دیا۔ میں پھر تین بچے موقع باکراپی چوکی سے قرار ہو گیا اور ات گندم کے کھیت میں لگا رہا۔ صبح بچے میری نظر ایک بچے پر پڑی کہ اس سے پوچھا کہ کیا قریب کوئی مجاہد ہے، وہ مجھے اپنے گھر لے گیا۔ اور نگارڈر گل محمد کو طاع دی۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد گل محمد نے گل محمد آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ دوپہر کے دو بجے تھے کہ میری تعاقب میں روسی افواج نے ایک بڑا حملہ کیا مگر مجاہدین نے روسی افواج کا یہ حملہ ناکام بنا دیا۔

سوال:- جب آپ مجاہدین کے ساتھ شامل ہوئے تو اُس وقت مجاہدین کا رد عمل کیا تھا؟

جواب:- جب میں مجاہدین کے ساتھ شامل ہو گیا تو وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے مجھے اسلام کے مقدس دن کے فرائض سکھائے وہ میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے ہیں۔

سوال:- کیا عشق آباد کے علاقے میں واقع

سکونوں میں دینی تعلیم دی جاتی ہے جواب:- وہاں کیونکہ نظم کی تعلیم کے علاوہ کوئی دوسری تعلیم نہیں دی جاتی اور دینی تعلیم کا ایک حوت بھی نہیں پڑھایا جاتا۔ سوال:- بیس وقت سے مجاہدین کے ساتھ

شامل ہوئے ہیں۔ آپ نے دینی تعلیم سے کیا سیکھا ہے۔

جواب:- میں نے نماز روزہ قربانی اور دیگر ضروری دینی مسائل سیکھے۔ ثبوت کے طور پر اس نے حکم طہار اور کلمہ شہادت پڑھا اور قرآن مجید کی سورۃ اخلاص کی تلاوت کی۔

سوال:- جس وقت سے آپ مجاہدین کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں آپ اپنے آپ کو کیا محسوس کرتے ہیں۔

جواب:- جس وقت سے میں مجاہدین سے آمل ہوں اور دینی علوم و فرائض سیکھے ہیں۔ میں بہت خوش و خرم ہوں اور موجودہ زندگی سے بہتر زندگی میں نے پہلے کبھی بھی نہیں گذاری تھی۔

س:- کس تاریخ میں آپ مجاہدین کے صفوں میں شامل ہوئے۔

جواب:- گزشتہ ماہ رمضان کے تیسرے دن میں سوال:- مجاہدین کے ساتھ کتنا وقت گزارا؟

جواب:- آٹھ ماہ اور پندرہ دن سے اپنے مجاہد بھائیوں کے ساتھ رہتا ہوں

سوال:- اس وقت آپ جہاد کی صف میں شامل ہیں۔ آئندہ کیا ارادہ رکھتے ہیں۔

جواب:- میری اولیٰ تمنا یہ ہے کہ بہتر اسلحہ سے مسلح ہو کر روس کے خلاف جہاد میں حصہ لوں۔

سوال:- کیا روس والین اپنے بچوں کو انفا

بھیج رہا ہے؟

جواب:- نہیں وہ ہرگز راہنی نہیں جب محکوم مسلم علاقوں سے سپاہیوں کو انفا

بھیج رہے ہیں۔ تو ان کے والدین اپنے بچوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ مجاہدین پر بیعت نہ کریں۔ وہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں اور بخارا سے ہجرت کر کے

افغانستان چلے گئے ہیں۔

سوال:- کیا آپ کے والد اور والدہ زندہ ہیں

جواب:- میرے والد اور والدہ فوت ہو چکے

ہیں البتہ تین بڑے اور ایک چھوٹا

بھائی عشق آباد میں زندگی گزار رہے ہیں

سوال:- وہ کیا کام کرتے ہیں؟

جواب:- بڑا بھائی ڈرائیور ہے اور چھوٹے

بھائی سکول پڑھتے ہیں اور سکول سے

چھٹی کے بعد روزانہ حکومت کے مشکل

کاموں میں مصروف ہوتے ہیں۔

سوال:- جب سے آپ اپنے کمانڈر کے ساتھ

الفتح نامی چھوٹی آئے ہیں کیا یہاں کسی

جی اہلکار سے آپ کی ملاقات ہو چکی ہے

جواب:- میں نے جناب گلبدین حکمتیار سے

ملاقات اور بات چیت کی ہے۔

حکمتیار صاحب نے میرے ساتھ بہت

اجتماع کیا اور مجھے مجاہدین کی صفوں

میں شمولیت پر مبارکباد پیش کی اور

پوچھا کہ یامین دوبارہ جہاد میں شرکت

کا ارادہ رکھتا ہوں۔

سوال:- روس افواج افغانستان میں جس عظم

اور بربریت کا ارتکاب کر رہی ہیں

شاید آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا

ہو۔ اگر آپ اس پر روشنی ڈالیں تو

بہتر ہوگا۔

جواب:- روسی فوجی سرٹوکوں کے کنارے

نکھرے ہو جاتے ہیں اور گاؤں و

قریوں سے آئے ہوئے لوگوں کی

جیبوں سے روپیہ چھین لیتے ہیں۔ جب

روسی فوجی کسی گاؤں اور قریہ پر حملہ کرتے

ہیں۔ تو ان کے گھروں کو جلا دیتے ہیں

پوٹھوں اور بچوں کو زبرد کو کوب کر کے

شہید کر ڈالتے ہیں۔

سوال:- جب آپ مجاہدین کے ساتھ شمال

ہو گئے تو کیا روسیوں نے کمانڈر سے

مطالبہ نہیں کیا کہ آپ کو روس کے حوالہ

کر دیا جائے۔

جواب:- جی ہاں روس نے یہ مطالبہ کیا اور

کمانڈر سے کہا کہ اگر آپ نے یہ فوجی

ہمیں حوالہ کیا تو آپ کو پچاس لاکھ روپے

اور تیس ہزار شکوٹ دی جائیں گی۔ مگر

کمانڈر نے یہ سب کچھ مسترد کر دیا اور

انہیں جواب بھیجا کہ میں کو تا آخری رقیق

تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

سوال:- آپ روس میں افغانستان کے حالات

سے کس حد تک باخبر تھے۔

جواب:- ٹیٹورن میں روسیوں کو یہ دکھایا جاتا

ہے کہ افغانستان میں امریکہ چینی فوج

نے مداخلت کی ہے اور ہم انہیں وہاں

اس لئے پیچیدہ دیتے ہیں کہ وہاں جا کر افغانستان

کو ان سے آزاد کرادیں۔ لیکن ہمارے بڑے

یہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں دروغ ہیں افغانستان

کے عوام روس سے لڑتے ہیں۔ افغانستان

میں روس اور افغان عوام کے درمیان

جنگ ہے۔

سوال:- ترکستان کے حکومت مسلمانوں کو جو روس

کے غلام ہیں کیا پیغام دینا چاہتے ہیں۔

جواب:- میں عشق آباد کے عوام اور وہاں آباد

قوم کو کوئی پیغام نہیں دے سکتا اگر میں

کوئی پیام دوں گا۔ تو وہاں روس میرے

بھائیوں کو اذیت پہنچائے گا۔

سوال:- روس آپ کو کبھی وجہ سے ساتھی اہمیت

دیتے کہ آپ کی رہائی کے بدلے میں

وہ پچاس لاکھ روپے تیس عدد شکوٹ

دینے اور تیس بھائیوں کی رہائی کا وعدہ

کرتے ہیں۔ کیا کوئی بڑا فوجی مارا آپ

کے پاس ہے۔

جواب:- اگرچہ میں توپ خانہ کے شجر میں

زیادہ ہمارے اور صلاحیت رکھتا

ہوں۔ لیکن ان کا مقصد یہ ہے کہ میں

روسیوں کے اسلحہ اور رموز مجاہدین کو

نہ بتاؤں ہی وجہ تھی کہ وہ اس کو شش

میں تھے کہ مجھے مجاہدین سے برتر

پر حاصل کر کے قتل کر ڈالیں۔

سوال:- آپ اپنے ہم مسلک فوجی مسلمان

بھائیوں کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

جواب:- میں اپنے ترکمنی فوجی مسلمان بھائیوں

کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ وہ افغانستان

کے مسلمانوں پر غارتگری نہ کریں۔ فروغ

سے خزاہر کو مجاہدین افغانستان سے

ملیں اور اسلام کے مقدس دین کو کیسے

اور میری طرح مسلمان ہو جائیں۔

لہذا (افغان مسلمانوں نے شہداء)

کے ارمانوں کا خیال رکھ کر ان پر کوئی ایسا عمل ٹھونسنے کی بجائے شہداء یا کیمونسٹوں کے ساتھ حکومت

بنانے کی تجویز ہو۔ افغان عوام یہ احساس کر چکے ہیں کہ افغان مسئلہ کا واحد حل جہاد کا میدان ہے اور یہ جہاد بلا شک و شبہ اس وقت

تک جاری و ساری رہے گا جب تک کہ افغانستان میں قرآن و سنت کی مکمل بالادستی حاصل نہ ہو اور اجنبی افواج بلاقید و شرط

افغانستان سے چلی نہ جائیں۔ افغانستان ایک آزاد خود مختار غیر وابستہ اسلامی ملک کے طور پر دنیا کے سامنے نہ ابھریں۔ افغان

عوام کی ان شرائط کو پورے ہوئے بغیر کوئی بھی حل قابل قبول نہیں اور افغان مجاہدین ان متذکرہ مقصود کو پہنچنے تک اپنا جہاد جاری رکھیں گے

پاکستان پر موجودہ جینو امعاہدے پر دستخط کے لئے دباؤ نہ ڈالا جائے

یہ افغان عوام کہہ چکے ہیں کہ یہ افغان عوام کے حقوق سے غدار ہے اور پاکستان کو مشکلات میں دھکیلنے کے مترادف ہوگا

اسلامک کونسل آف یورپ کو امریکہ اور یورپ سے سراسر ہاتھ مٹانے سے پہلے

لاکھ ہاجر پاکستان میں رہ جائیں گے کیونکہ وہ روسی کھینچتی حکومت کے ماتحت افغانستان میں نہیں جاسکیں گے۔

اسلامک کونسل آف یورپ کے اس پیغام میں مغربی حکومتوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ہم زور دے کر یہ بات کہنا چاہتے ہیں کہ پاکستان پر موجودہ جینو امعاہدے پر دستخط کرنے کے لئے ہرگز دباؤ نہ ڈالا جائے، ہمارا مطالبہ ہے کہ افغان مجاہدین اور عوام کو جدوجہد آزادی میں آپ کی مدد اور حمایت جاری رکھیں جب تک ایسی صورت حال پیدا نہیں ہو جاتی کہ افغان عوام کی گذشتہ آٹھ برسوں کے دوران پیش کی گئی عظیم الشان قربانیاں نتیجہ خیز نہیں ہو جاتی اور افغان عوام کی آزادانہ مرضی کے مطابق افغانستان کے معاملات طے نہیں ہوتے۔

سیکرٹری جنرل سالم عزام نے کہا ہے کہ اتحاد اسلامی افغان مجاہدین ہی افغان عوام کا جائز اور قانونی نمائندہ ہے کیونکہ صرف انہیں افغانستان کے عوام کا اعتماد اور حمایت حاصل ہے اور یہی وہ جائز اور قانونی فریق ہے جس کے ساتھ مذاکرات منعقد ہونے چاہئیں اور صرف افغان اتحاد ہی افغانستان کے عوام کے مفادات کی نگہبانی اور برقرار رکھ سکتا ہے۔



۵. مارچ و آرائس افغان اسلامک کونسل آف یورپ کے سیکرٹری جنرل جناب سالم عزام نے امریکی صدر ریگن برطانوی وزیر اعظم مسز تھیچر جیڑ میں سربراہ مسز کون۔ فرانسس صدر ممتاز اور وزیر اعظم شبرک کے علاوہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو نیار سے اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان پر جینو امعاہدے کو موجودہ صورت میں قبول کرنے کے لئے دباؤ نہ ڈالیں۔ کیونکہ اس وقت جینو امعاہدے پر دستخط کرنے کا مطلب افغان عوام کی بے مثال جدوجہد سے غدار ہوا پاکستان کو مشکلات میں دھکیلنا ہوگا۔ اس لئے بھی کہ اس صورت حال میں جماعین اپنے گھون کو داپیں نہیں جاسکیں گے۔ جناب سالم عزام نے لندن سے امریکی اور یورپین رہنماؤں کو جو پیغام بھیجا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ روسی جارحیت اور روسی فوج کے جبر سے افغانستان پر مدد حکومت کے خلاف افغان عوام کی آزادی اور حق خود ارادیت کے لئے جدوجہد میں آپ کی حمایت کو مسلم ممالک اور آزاد دنیا میں ہمیشہ بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے۔ ہم آپ کی توجہ اسی حقیقت کی جانب مبذول کرنا چاہتے ہیں کہ افغان مجاہدین نے روسی جارحیت سے قبل کابل کی تختہ پلے حکومت حکومت کے خلاف جدوجہد کا آغاز کیا تھا۔ آج اگر ایسی کچھ تیل حکومت کے ساتھ کسی معاہدے پر دستخط کئے جاتے ہیں تو یہ جارح روس کو سیاسی میدان میں وہ سب کچھ دے دے گا جو روس اب تک فوجی قوت سے حاصل نہیں کر سکا ہے۔ اسلامک کونسل آف یورپ کے پیغام میں زور دے کر کہا گیا ہے کہ اگر جینو امعاہدے پر موجودہ حالت میں دستخط کئے گئے تو یہ افغان عوام کی غیر ملکی جارحیت کی شاندار تاریخ ساز ماتحت سے غدار کے مترادف ہوگا اور اس کے پاکستان پر انتہائی دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔ تیس

افغانستان

علاقہ کونار کے اس گاؤں کی روداد

جس نے

جہاد میں شریک ہونے سے

انکار کر دیا تھا۔

عبدالرزاق کا گاؤں

مجھے یہ روداد پاکستانی نوجوان فیصل الرحمن نے منائے، جنہوں نے اسے وقتے، جبکہ وہ اپنے دینی تعلیم کے آخری سال میں تھے، اپنے زندگی جہاد بالصفیہ کے لیے وقف کر دیے۔
فیصل الرحمن سے اپنے یہ آپ بیتی دورانہ جہاد عبدالرزاق نے بیان کی کہ وہ اسے گاؤں کے رہنے والے تھے جس کے رہنے والے اسے سمجھ میں نہ رہتے تھے۔
آئیے دیکھیں کہ وہ اس جہاد میں کیوں شریک ہوئے۔
عبدالرزاق نے کہا:

میں اور کچھ لڑکوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر اس ظلم کو مزید آگے بڑھایا۔ پرچہ پارلے ہو کر تختہ نشین ہوئی اس کی مدد کی تھی اس لیے پرچہ جوں کو حکومت میں زیادہ ہند سے دیے گئے۔ جن لوگوں کی خاطر اس نے ظلم کا سلسلہ تیز کر دیا تھا، آخر اُنہی کے ہاتھوں وہ ۲۷ اپریل ۱۹۷۸ء کو موت کے گھاٹ اترا۔ اب ایک تیسرا ظلم برسرِ اقتدار آیا۔ دیکھو کہ اس نے اپنے انقلاب کا دل چاہتے ہیں، خود مختارہ کی ہے آتے ہی دین کا لاکرے والوں اور ظلم کو نہ صرف گرفتار کرنا شروع کر دیا بلکہ کیریئرٹ ایکٹ سے خوب کے تختہ ان افراد کو قتل کرنے لگے۔ جن کے بارے میں انہیں شک نہ تھا، یہ کیریئرٹ کے مقابلے میں اسلام کی بات کرتے ہیں۔ خونِ ناحق اور ظلم کی یہ وہ انتہا تھی جس نے افغانستان کے بعض علاقوں میں کیریئرٹوں کے خلاف جہاد کا اعلان ہوا۔ اور حفظہ اللہ اس نے کیریئرٹوں کو برسرِ اقتدار آیا۔ خود مختارہ کی ہے ظلم کے بارے میں اس کا کہنا تھا کہ تہ کی کے دعوں بارہ ہزار سی ای فدی صرف کا بل ایک جیل میں موت کے گھاٹ اتارے گئے ہیں لیکن جیل والا انہیں خود بھی یہ سلسلہ جاری رکھا۔ جلد ہی وہ انسانوں کے نقل مکان میں دوسروں سے آگے نکل گیا۔

لیکن ظلم و قہاں فیصلہ فطرت کے بھی خلاف ہے اور افغانستان کے مزاج کے بھی افغانستان ایک ایسی سرزمین ہے جہاں کے لوگ ظلم برداشت کرنے کی بجائے ظلم کرنے والے کا تھکا دیا کرتے ہیں اس لیے وہ زیادہ دیکھنے کی لہری برداشت نہ کر سکے۔ اب اس جہاد کا دائرہ وسیع ہو گیا۔ جنوری ۱۹۷۸ء کے بعد بعض علاقوں میں شروع ہو گیا۔ تھکے دیکھ کر اسلام کے مہریت

میں اس وقت ایک دینی مدرسے کا طالب علم تھا جب افغانستان پر روس کا فوجی قبضہ ہوا۔ روسی فوج ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو آئی کیریئرٹوں نے اپنے ظلم کا آغاز خود مختارہ کی کے برسرِ اقتدار آئے ہی شروع کر دیا تھا۔ اس سے پہلے نہیں سمجھا چاہیے کہ کئی سے پہلے افغان میں اسلامی نظام حکومت کے قیام کے لیے کام کرنے کی عملی آغوش تھی۔ نہیں، ظاہر شاہ بھی ایک سکولر ذہن رکھنے والا حکمران تھا اور اسلام کے نظام حکومت کو اپنے لیے بہت ہی محفوظ سمجھتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب افغانستان کے بڑوں میں نظریہ اسلام کے نام پر ایک ملک بنا قیاس نے نہ صرف اقوام متحدہ میں پاکستان کی شمولیت کی مخالفت کی بلکہ اس نے سفارشات کو لکھ کر کچھ نوجوانان کاسٹیک بھی کھڑا کیا۔ ظاہر شاہ کے دوسروں کی روایت کے لگا سے ہوسے پورے کی پوری پوری آبادی بھی ظاہر شاہ اور اس کے ساتھیوں نے کی۔ داؤد ذہیر ظلم بنا قیاس نے دوسری کے ساتھ یہ محاذ بھی کھولا کہ افغانی فضائیہ کی گوریلا فرسٹ بریڈ دیکر لگے۔ بعد میں یہ معاہدہ ہی فوج ملک وسیع کر دیا گیا۔ اس سے پہلے افغان فوج کوئی کے مسلمان نہیں تزیین و تہیہ تھے۔ اب گویا دوسری خلافت کا افغانستان میں باقاعدہ آغاز ہوا۔ چنانچہ کیریئرٹوں نے افغانستان میں اپنا اثر بڑھانا شروع کیا۔ نور احمد اٹخانی کے دوسروں میں خلق پادشہ کے ایک جلسہ میں جب لیون پرورد پوچھا کہ تو نے اپنے انتخاب کی اس پر ظاہر شاہ کے حکم سے تشدد کی انتہا کوئی کی گئی تھی ظاہر شاہ نے اور کیریئرٹوں کو گرفتار کیا۔

جب داؤد ظاہر شاہ کا تختہ الٹا کہ ۱۷ جولائی ۱۹۷۳ء کو برسرِ اقتدار آیا تو اس نے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَا تَنْفِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَبِغْ فِي الْأَرْضِ مُرَاعًا خَيْرٌ لِّكَ فِيهَا مِنْ دِينٍ وَأَنْتَ تَعْلَمُ



ماہنامہ

محنت

مہر پرست
پشاور کیٹیٹر خراب اسلامی افغانستان

مدیر مسئول: محمد خلیل

جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۵۹ مسلسل نمبر ۵۹ فروری تا مارچ ۱۹۸۸ء رجب المرجب ۱۴۰۸ھ

اس
شمارہ
میں

- ۱۔ جیتی ہوئی جنگ کوشکت میں تبدیلی نہ کیجیے
- ۲۔ افغان مسلمانوں نے تیرہ لاکھ شہداء اس لیے ...
- ۳۔ عزت آپ ممبر قومی اسمبلی و سینیٹ
- ۴۔ افغانستان میں معاہدہ ہرجائے قومیں ...
- ۵۔ دہلی ذبح کرے دہلی لے ثواب الٹا ...
- ۶۔ چار ماہ افغانستان روسی اور امریکی ...
- ۷۔ صلاح الدین ایوبی کے بعد
- ۸۔ حزب اسلامی کے ہیڈ کوارٹر نفرت مینز میں ...
- ۹۔ روسی فوجی وکٹوری گوری کا انٹرویو
- ۱۰۔ روسی فوج سے ایک ترکمان ...
- ۱۱۔ مجاہدین کے خلاف معاہدہ ہوا ...
- ۱۲۔ پاکستان پر موجودہ جنرل امعاہدے ...
- ۱۳۔ عبدالرزاق کا گاؤں ...
- ۱۴۔ حکمت و دعوت
- ۱۵۔ محاذ جنگ کی خبریں

پتہ

مفت کثیر خراب اسلامی افغانستان

P.O. BOX-294

PESHAWAR PAKISTAN



دفتر ماہنامہ ہجرت

پلاٹ بکس نمبر ۲۹۴ پشاور پاکستان

قیمت فی پرچہ ۶ روپیہ۔ اکاؤنٹ نمبر ۸-۱۸۰۹۲ حبیب بینک چوک یادگار پشاور

نے اللہ تعالیٰ کے حکم جہاد کو سننے سے انکار کر دیا تھا اور غلامی کا لائق خوشی سے گردن میں پہنایا تھا آج دوسری آفتاب غلاموں کے ساتھ دہی طوک کر رہے تھے جو بیسٹ غلاموں سے بنا آیا ہے۔ یہ بی بی کریم کے ارشاد پر کان دھرنے کو تیار نہ تھے آج وقت کے کان ان کی چیخ و پکار پہنچے ہوئے تھے۔

فوجانوں کو پٹیا لکھی کہ گرفتار کر لیے گئے عورتوں کی ذلیل موتی، یہ سب کچھ ہوا فوجان کی سمجھ میں یہ بات انہی کو سمجھانے کے کھڑے آگ لگی جو توبہ و تکریم کر کے عیند سے نکالیں تیغ و کلہا ہے۔ بھائی پٹیل جہاد پر تکرار کر کے کلک ملانے والا جہانی اسی ظلم کا دوسرا شکار بن جاتا ہے۔ ان کے سامنے دیہیوں اور کیرکٹوں نے ان کے دین کو گامیاں دیں، اللہ تعالیٰ کا

غنائی اڑایا، قرآن پاک کی بے عزتی کی، اور دیر کا ہر سانس آہ بے زبان، آہ کی شان میں گستاخانہ نکالتے کہتے تو انہیں یقین آ گیا کہ اپنے لیے قاتلوں والے جو کچھ کہتے تھے وہ سچ تھا۔



ٹینگوں کی گڑ گڑاہٹ پھر بلند ہوئی۔ دوسری اودان کے لگا شتے اپنا کام مکمل کر کے جا رہے تھے۔ زرخوں سے چور انسانوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ ان کی آنکھوں کے سامنے سسے سارے پردے ہٹ چکے تھے۔

بند و تین کھنڈوں سے اترنے لگیں۔ گویا ان کی جانے لگیں جس کے پاس جو کچھ تھا وہ اسے لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ پھرتل انسانوں کی ہستی دیکھتے ہی دیکھتے جہاد ایک اور موڑ پر پہنچ گئی۔

میری دعا قبول ہوگئی تھی۔



ہمارے ٹھکانے اب جہادوں پر تھے۔ یہ اپنی دلوں کی بات ہے، ایک رات جب میں ساحلیوں سے شفقت ہو کر گھبراہٹ تو بڑھی ان سبز بے بخار سے مل رہی تھی۔ عجیب عالم تھا۔ میں ان کے پاس زیادہ دیر ٹھہر سکتا تھا، نہ جہادوں پر ان کو لے کر جاسکتا تھا۔ ان نے میری طرف دیکھا اور کہا: "بیٹا! میری زندگی تمہارے کام سے نیا وقت نہیں ہے۔ تم مجھے خدا کے سپرد کر کے کافروں کے شفاف جہاد میں حصہ دو۔ میرا دل کہتا ہے تمہارا جہاد پر جانا تمہاری ان کی بخشش کا ذریعہ بن جائے گا۔ میری وجہ سے تمہارا ایک لوحی جہاد کے میدان سے دور دراز، تو توشا! مجھے شکلف ہوگی۔"

میں نے کمر ماموں زاد بھائی کو ان کے پاس چھوڑ دیا اور قدم قدم پر دعائیں مانگتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف چل پڑا۔



یہ افغانستان کے ضلع جہاد کے ابتدائی دن تھے۔ کبھی کبھی کوشتیں آہستہ آہستہ میرا دل چومنے لگیں۔ افغان سرزمین کا ایک ایک اچے جہاد میں شریک ہونا میرا جہاد تھا۔

ہم نے اپنے علاقے میں مجاہدین کا جو مرکز بنایا اس نے فیصلہ کیا کہ دشمن کی زلزلہ اور دہلی لائنوں کو تین دن کر دیا جائے تاکہ ایک جہاد کی چمکوں کی صورت میں دشمن کو

میں دلائے۔ دلائے میں ایک دوست سے بات کی کہ فٹنٹ فٹنٹر کرنے ہیں۔ اس نے اس موضوع پر بات سننے سے ہی انکار کر دیا۔ خبر پڑی ڈال جا رہی تھی لوگ دوسرے دوست سے بھی بات کرنے کی درخواست کی۔ گروہ بھی ایسے کام کے لیے تیار نہ ہوا۔

میں سوچنے لگا کہ جہاد کے سلسلے میں یہ فٹنٹ آفر فٹنٹ دل انسانوں کی ہستی میں کیسے پہنچاؤں۔ اگرچہ اس بات کی امید بھی کہ فٹنٹ فٹنٹ چڑھنے کے بعد یہ لوگ جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ مگر گھر میں خیال آتا تھا کہ شاید جہاد ہی حرکت میں آجائیں۔



میں نے رات کے وقت فٹنٹ اٹھائے گھر سے نکلا اور پہاڑ چلا آیا۔ یہ بھی ایک تاریک رات تھی۔ میں پہاڑ پر بیٹھا تھا اور سرچ رہا تھا کہ کتنی کے لوگوں میں کس طرح جہاد کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ جب کچھ گھر میں آیا تو فٹنٹ نے خدا کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے: "اے اللہ تعالیٰ انسانوں کی جتنی دوسرے انسانوں کی ہستی کے لوگوں میں اپنے عظیم بھائیوں کی مدد کا احساس پیدا کر۔ اسے قرآن پاک کی نعمت عطا فرمائے دلائے، ان میں جذبہ جہاد پیدا کر۔ یا اللہ! جو کام کا جہاد تھا اس میں میری رہنمائی اور مدد فرما۔"

میں اس وقت تیز ہوا چلنے لگا، اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھنے کو آمدنی کا رخ گاؤں کی طرف تھا۔ اس کے ساتھ ہی میرے ناک سے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ یہ فٹنٹ ہوا کے حوالے کر دو۔ میں کھڑا ہو کر اسی فٹنٹ فضا میں بلند کرنے ہوئے نکلا۔ لے ہوا! جس نے مجھے میری مدد کیجی ہے، اس کے دین کی سرمدی کے لیے یہ فٹنٹ اس جتنی کے لوگوں تک پہنچائے۔"

ہوا اونیز ہوگئی۔ فٹنٹ ہمارے کمرے پر پڑنے لگا۔ میں فٹنٹ میں فٹنٹ لے کر ہاتھ بلند کرنا اور انہیں چھو نہ دیتا۔ ہوا کے دھڑکے سے میرے فٹنٹ ان کیوں کو کھڑے کرتے ہوئے گاؤں پہنچ رہے تھے۔ وہ کیوں، جھپٹوں، جھپٹوں اور اس طرح لوگوں کے کھڑوں میں پہنچ گئے۔ میں پہاڑ پر کھڑا انہیں ہوا کے ساتھ اڑتے اور ان کیوں میں غائب ہوتے دیکھ رہا تھا۔

لوگوں کو کھلائی کی طرف بلانے کے جس کام کا میں نے آغاز کیا تھا اس میں تھوڑی دیر پہنچے تک میں اپنے آپ کو تنہا محسوس کر رہا تھا۔ لیکن اب جبکہ میں اس پہاڑ پر بظاہر تنہا کھڑا تھا، محسوس کر رہا تھا کہ میں تنہا نہیں ہوں۔



صبح کے وقت دوسری ٹینگوں نے پردے گاؤں کو کھینچے میں لے لیا کسی خبر نے چند فٹنٹ اس اطلاع کے ساتھ دوسری فوجوں اور کیرکٹوں کو پہنچا دیے تھے کچھ ایسے گاؤں میں فٹنٹ فٹنٹر رہے ہیں اور گاؤں کے لوگ مجاہدین کے ساتھ ہیں۔

گاؤں کی پوری آبادی کھڑوں سے نکال باہر کھڑا کر دیا۔ ان میں دوسرے علاقہ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ اب لوگوں کو رات نے پٹیلے کا دوشہا پہنچا دیا۔ شروع ہوا جس کی خبر پہ گاؤں گاؤں کے رہنے والوں تک پہنچی رہتی تھیں۔ فوج صرف اتنا تھا کہ دوسرے دیہات کے لوگ بے قصور دھرتے تھے اور اس جتنی کے لوگ اپنے دین کے گھر تھے۔ انہوں

تلاشی لینا چاہتے ہیں تو اندر آجائیں۔ اور یوں دشمن کے فوجی تلاشی لیے چلے گئے۔

ہم جن کی راہ میں اٹھ کھڑے ہوئے تھے اس کی مدد کر ملے پر ہمارے ساتھ تھے اب توادہ دھان کی بہت سی کڑیں گر دی گئی ہیں۔ ہم لا تعداد مردوں میں گھسے چلے گئے اور اس آرمی کے لوگ تک ٹھنکے ہیں جن میں دشمن کا آرمی فوج بھی یہاں دکھائی دے گا۔ میرے گاؤں اور اس باس کے رہائش گاہ کے کئی فوجیوں میرے ساتھی ہیں۔ ہر گھر میں پانچ نو گھنٹہ تک رہا ہے کہ اس کے افراد شریک جہاد ہیں۔ آگ بڑھانے والے اگلے کا خوف، دشمن کے پاس ہتھیاروں کے انبار، دھمکیاں، زرقب، غریب، دہان کا لالچ، ہر چیز نے فوجیوں کے ایک جہاد پر ہم سب پر غالب آ گیا ہے۔ ایک تھکے ہوئے جہاد کا ایمان رکھنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ہم اپنے ساتھ دیکھتے ہیں۔ ہمارے سروں پر ہمارے ماؤں کی دھان کا سایہ ہے۔ ہم جس جی کے قریب سے بھی گزرتے ہیں ہمارے انہیں کھانا تیار رکھیں گے۔ خدا جانے انہیں کچھ علم ہو گیا ہے کہ ہم دلوں سے گزرتے والے ہیں۔ بڑھے ہمارے سروں پر ہاتھ پیرتے ہیں۔ ہمارے ساتھ جہاد میں شریک ہونے پر اصرار کرتے ہیں۔ ہم کسی ہمارے بڑے ہاتھ نہیں ہوتے۔ اور میں قس ذات بھی تنہا نہیں تھا جب اس ہاتھ پر ہاتھ رکھنا تھا۔

فوجیوں پر دوسری جگہ سے مدد ملنے کے ہمارے پاس ہتھیار نہ ہونے کے برابر تھے۔ اس لیے ہمارے سامنے سب سے بڑا مسئلہ ہتھیاروں کے حصول کا تھا۔ ہم نے سب سے پہلے دشمن کی ٹینکوں کا نشانہ بن کر شروع کیا اور دیکھ کر دانت زہری قاتلے پر اچھا عمل کر کے ہتھیاروں کا نشانہ بن گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے اتنی رائفلیں اور گولیاں مل گئیں کہ اب ہم دشمن کی دوسری جگہ پر حملہ کر کے میڈیا مل کر سکتے تھے۔ ہمارے قدم آگے بڑھتے تھے۔ مجھے ایمان کی بڑی گرفت تھی۔ بار بار اس کی پیروی کا خیال آتا تھا۔ ایک ذات پر تھیں۔ اس بات نے کہ اگر ہتھیار اللہ تعالیٰ کا حکم دیکھتے ہیں تو دشمنوں میں ہی اس کا نکل نہ سکتا ہو چکا تھی۔ میں جب گھر گیا تو ان سے بتا کر اپنے جہاد ہاتھیاں اختیار کر رہے ہیں۔ یہ جہاد میں ایک دوسرے گاؤں سے آئے تھے اور اپنے ساتھ اسلحہ لائے تھے۔ ان نے انہیں گھر میں بھیجا دیا تھا اور اس گھر کے صحن میں دوادیا۔ اور ہر دیکھ کر فوجیوں کو پتہ چل گیا کہ اس گاؤں میں جہاد ہیں آتے ہیں۔ وہ گھر گھر تلاشی لینے لگے اور ہمارے گھر میں بھی داخل ہونے لگے۔ میں اس وقت میرے ماہر زاد بھائی کی عزت کا نام لے کر گئی۔ وہ دس بارہ سال کا لڑکا ہی تھا، لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھیں کہ جو نبی دشمن کے فوجیوں کے ہارنے کے لیے کہا: ابھی دوسرے فوجی اس گھر کی تلاشی لے کر گئے ہیں اگر آپ عداوت

لہیہ: جہاد افغانستان۔۔۔۔

بلکہ گذشتہ ہرگز طاقت کو ایسا یقین دیا۔ جو رستی دینا تک یا روکے گا۔ بطریقہ ربانی انصاف آبادی پر مبنی طاقت اور اس کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہو تا تھا۔ اس کو افغان عوام نے تین مرتبہ شکست ناش دی۔ کیا اس وقت بھی افغان بیدار عوام کو امریکہ یا کسی اور طاقت نے اسلحہ فراہم کیا تھا یا ان کی امداد کے لئے فوجیں بھیجی تھیں۔ تاریخہ خدایہ سے کہ افغانستان پر حملہ آور جارج طاقت ناکامی اور تباہی کے سوا کچھ نہ حاصل کر سکی۔ روس اور امریکہ اور زیادہ کوششیں کر لیں اور جیسے آزمائیں وہ کسی طرح بھی افغان بیدار عوام کے جہاد اور ان کی کامیابیوں پر پردہ ڈال کر ان کو نیکو خیال نہ کر سکیں گے۔ یہ دونوں ملک اپنے مذموم عزم میں کامیاب نہیں ہو سکتے مگر شمشاد سے میں بڑھ جائیں گے ان دونوں کی بہتر تاسی میں ہے کہ وہ افغان بیدار عوام کی بیداری جرات اور غیرت کے سامنے سر تسلیم خم کریں اور ان کے

احساسات کو مزید پھیلنے سے باز رہیں افغان مجاہد اگر میدان جنگ میں جہاد کر کے اور بے شمار قربانیاں دے کر روس جیسی طاقت کو بھڑکانا نہ دے اور وہ ان دونوں طاقتوں کے پرمیڈیگٹس اور چالوں سے فٹے ہیں بھی بدست قابلیت اور اہلیت رکھتے ہیں۔ کسی نیکو ان کی اہلیت ایک مومن کی بصیرت ہے۔ جس کے سامنے تو شیطان بھی عاجز رہے۔ مجاہدین افغانستان کسی ملک یا شخصیت کو یہ اجازت نہیں دیتے کہ وہ ان کی کامیابیوں پر پانی پھیر دے مسئلہ افغانستان پر حکومت پاکستان کا موقف درست یعنی برائفات اور اسلامی خوب پر فضا۔ جس کو عالمی رائے عامر نے بے حد سراہا اور اس کو مسلم دنیا کی بحیرہ رحمت حاصل رہی بعض حلقوں کی جانب سے کیا کہ مجاہدین کا بلی کی جھوٹو حکمران جماعت کے ساتھ مخلوط حکومت بنانے کی تجویز کو مان لیں مگر اتحادی مدین کے صدر مولوی محمد یونس خالص نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔

امریکہ کو چاہئے کہ وہ روس کی ناکامی سے سبق حاصل کرے اور اسرائیل سے اپنی سرپرستی کا پھل اٹھائے جہاں پہلے دواہ سے اسرائیلی ظلم حکومت کو اب مسلم دنیا پر پھول سے پالا پڑا ہے اور وہ اب اسلام کے جھنڈے تلے جیاد فی سبیل اللہ کر رہے ہیں۔ اب اسرائیل کا سامنا عرب فٹشلوم سے نہیں ہو سکتا۔ مجاہدین کی نئی نسلیں سے ہے جن کا لغزہ یہ ہے کہ جہاد ان کا مسلک ہے اور وہ اسرائیلی ناسور کو نکال کر فلسطین میں ایک اسلامی ملک قائم کریں گے امریکہ اب روس سے گٹھ جوڑ کرنے سے باز رہے اور افغان عوام کو اپنی تقدیر کا فیصلہ کرنے دے۔ افغانستان کے عوام کو حق خود ارادیت حاصل ہے۔



محاذ جنگ کے خبریں

معرکے میں چار کھ پتلی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے جب کہ مجاہدین جانی نقصان سے محفوظ رہے۔ اسی روز بغلان شہر میں مجاہدین کے ساتھ تصادم میں ایک روسی افسر اور خاد کے دو اہلکار ہلاک ہو گئے۔ جو فوجی گاڑی میں سوار خاد کے دفتر جا رہے تھے۔ مجاہدین کی قیادت کمانڈر مامور محمد رسول خان کر رہے تھے۔ اطلاعات کے مطابق ۲۴ جنوری کو مجاہدین نے کمانڈر معمل اکبر کی سرکردگی میں گشتی دستے پر یلغار کر کے چار کھ پتلی فوجی اسلحے سمیت قابو کر لیے۔ صوبہ بغلان کے علاقے پچ چال اور در سال میں ۲۱ جنوری کی کارروائیوں کے دوران تین فوجی ہلاک اور اٹھارہ گرفتار کر لیے گئے۔

کابل میں قزغہ گریشن کے بیشتر افغان فوجی فرار ہو گئے
روسی حکام نے اپنے حفاظت کے لیے کابل کے گرد وسیع حصار قائم کر لیا،

۲۸ فروری (دراؤن افغان) سینوا ناکرٹ سے قبل افغانستان میں فوجی چھاؤنیوں سے بڑے پیمانے پر افغان سپاہیوں کے فرار ہونے کی اطلاعات ملی ہیں جب کہ کابل کے قزغہ گریشن سے پچاس فیصد افغان فوجی اسلحے سمیت بھاگ نکلے ہیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کا کہنا ہے کہ گزشتہ ایک ماہ سے افغان فوجیوں کے فرار ہونے کا تباہی بڑھ گیا تھا۔ جن میں سات جماعتی اتحاد کی طرف سے حالیہ اعلامیے کے بعد تیزی آگئی ہے۔ سات جماعتی اتحاد کے اعلامیے میں افغان فوجیوں اور عدلیہ کے افراد کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ روسیوں کی غلامی ترک کر کے مجاہدین کے نزدیک تفریق

ہرات شہر کے نزدیک اسلحے کے ڈپو کا صفایا
قذہا کے نواح میں مجاہدین کے مرکز پر حملہ ناکام ثابت دیا گیا۔ ۵ فروری (دراؤن افغان) ہرات شہر کے نزدیک سب ڈویژن قصبے دو آب میں مجاہدین نے اسلحے کے ڈپو کا صفایا کر دیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ ۱۷ جنوری کو مجاہدین ایمونیشن ڈپو کے علاوہ تین حفاظتی چوکیوں پر حملے کئے جہاں دو ٹینک اور ایک ٹرینر تباہ ہو گیا۔ اس کارروائی میں بارہ کھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے۔

قذہار سے ملنے والی ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین نے حملہ جات کے علاقے میں اپنے مرکز پر روسی دستے کا حملہ ناکام بنا دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی کبوتر بندہ سے ۲۴ جنوری کو مجاہدین کے مرکز کا غامض کر لیا جہاں مجاہدین پہلے سے مورچہ بند تھے۔ دن بھر کی کامیاب مزاحمت کے بعد حملہ آور دستے کو پس پڑنا پڑا جو چار ٹینکوں کا مہرہ چھوڑ کر متعدد لاشیں اور زخمی لیے بھاگ نکلے۔

بغلان شہر میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیاں
روسی افسر سمیت آٹھ فوجی ہلاک، بائیس گرفتار کر لیے گئے، افغان دارالحکومت کابل کے شمال کی طرف شاہراہ سالانگ پر واقع صوبہ بغلان کے قصبے پل خیزی میں عرب اسلامی کے مجاہدین نے کمانڈر ڈاکٹر محمد اسماعیل کی قیادت ۲۸ جنوری کو تین حفاظتی چوکیوں پر حملے کئے تہاں نیشنل کلاشکوف رائفلیں اور ہجاری مقدار میں گولہ بارود پر قبضہ کر لیا گیا۔ اس

جذبہ کی طرف صوبہ لوگر کے قبضہ برکی میں مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ پھٹنے سے ۲۵، جنوری کو گشتی فوجی دستے کا ایک گاڑی تباہ ہو گئی۔ غزنی شہر سے ملنے والی ایک اور اطلاع کے مطابق ۲۳، جنوری کو چھاپہ مار مجاہدین کے ساتھ تصادم میں کابل فوج کا ایک مقامی کمانڈر اور اس کے حفاظتی دستے کا ایک فوجی ہلاک ہو گیا۔ فوجی کمانڈر حفاظتی دستے کے ساتھ اپنے سپر کارٹر جا رہا تھا کہ مجاہدین کے حملے کی زد میں آ گیا۔

ہرات شہر میں حفاظتی چوکی کا صفایا

چھاپہ مار کارروائیوں سے قبل ایک کمانڈر سمیت فوجی ہلاک ہو گئے،

ہرات شہر میں حزب اسلامی کے مجاہدین نے ۱۸ جنوری کو کمانڈر عبدالکیریم کی قیادت میں راکٹوں سے حملہ کر کے ایک حفاظتی چوکی بے کار و حیر بنا دی۔ راکٹوں کی بوچھاڑ سے حفاظتی چوکی کا ایک ٹینک اور ایک جیپ تباہ ہو گئی۔ جس کے ساتھ وہاں پر متعین فوجی دستہ بھاگ نکلا۔ مجاہدین دس کلاشنکوف اور اٹلیں اور ایک دائرہ لیس بیٹ پر مشتمل کر کے دایں نکلے گئے۔ ایرانی سرحد کے نزدیک واقع صوبہ ہرات کے سرحدی پٹھے اسلام قلعبے جمعیت اسلامی کے مجاہدین نے ۲۳، جنوری کو گشتی فوجی دستے پر یلغار کی جس کے دوران ایک فوجی کمانڈر نور الدین ہلاک اور دو کھپتلی فوجی زخمی ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق اس علاقے میں جنوری کے تیسرے ہفتے کی چھاپہ مار کارروائیوں میں ایک ترک اور ٹینک تباہ کرنے کے علاوہ بھاری مقدار میں اسلحہ اور سامان رسد مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ ان کارروائیوں میں آٹھ روسی کھپتلی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی متاثر ہوئے ہیں۔

صوبہ فاریاب میں روسی طیاروں کی انتقامی بمباری سے

تیس افراد ہلاک

۴، فروری (اڑان افغان) روسی سرحد سے ملنے والے افغانستان کے شمال مغربی صوبے فاریاب میں روسی طیاروں نے سرحدی قبضہ دولت آباد کی نواحی آبادیوں پر انتقامی بمباری

مارکزمین پہنچ جائیں۔ اطلاعات کے مطابق قرغنے کے فوجی گزٹن سے افغان سپاہیوں کے بھگنے سے تاجیخ روسی حکام نے کابل کو حفاظتی چوکی کے تین حصاروں میں گھیر لیا ہے۔ جس کے ارد گرد پہلے ہی حفاظتی چوکیوں کا جال بچھا ہوا تھا۔ قرغے گزٹن سے افغان فوجیوں کے فرائڈ کو روکنے کے لیے روسی حکام نے گزٹن کے چاروں طرف کیمپ قائم کئے ہیں۔ جہاں صرف روسی فوجی تعینات ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حفاظتی چوکیوں کا پہلا حصار کابل سے دو کلومیٹر کے دائرے میں قائم تھا۔ جب کہ حفاظتی چوکیوں کا دوسرا دائرہ تیسرا مسد کابل سے بائیں تیب چار اور نو کلومیٹر کے فاصلے پر تعمیر کیا گیا ہے۔

صوبہ غزنی میں کابل قندھار شاہراہ پر چھاپہ مار کارروائیاں

تیرہ روسی فوجی ہلاک زخمی ایک تباہ ہو گیا افغان صوبہ غزنی میں مجاہدین نے کابل قندھار شاہراہ پر سب ڈویژنل قبضہ قرہ باغ کے نزدیک روسی دستوں کو دوبارہ نشانہ بنایا جو مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملہ کرنے والے تھے۔ بتایا گیا ہے کہ مجاہدین نے ۱۹، فروری کو منٹشکی کے مقام پر روسی دستے پر یلغار کی جو مزاحمت کیے بغیر بھاگ نکلا۔ اگلے روز اسی مقام پر مجاہدین نے ایک اور دستے کو مار کھینکا یا جسے ایک ٹینک سے محروم ہونا پڑا۔ ان کارروائیوں میں تیرہ روسی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

گلگام ایئر پورٹ پر اترتے ہوئے روسی ٹرینسپورٹ تباہ

۲، فروری (اڑان افغان) افغانستان میں روسی فضائیہ کے سب سے بڑے اڈے گلگام میں مجاہدین نے ایک روسی ٹرینسپورٹ طیارہ گرا لیا جو ہوائی اڈے پر اتر رہا تھا۔ ایکسپریس افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ تھلہ گٹی کے مرکز سے سامان رسد لانے والے روسی طیارے کو مجاہدین نے ۲۴، جنوری کی راست میزائلوں سے نشانہ بنایا۔ میزائل گئے ہی طیارے کو آگ لگ گئی جو گلگام ہوائی اڈے سے چار کلومیٹر دور شمال کی طرف گر کر تباہ ہو گیا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ طیارے میں کتنے افراد سوار تھے۔ ادھر کابل کے

علاقے میں ایک روسی ہیلی کاپٹر مارگرایا۔ ایک اور علاقہ کے مطابق مجاہدین نے مادی لوگر کے سب ڈویژنل قصبے محمد آغا کے نزدیک ایک روسی دسے کو گھیرے میں لے لیا ہے جو کابل سے گردیز جا رہا تھا۔ افغان پریس ایجنسی کے مطابق مجاہدین نے ۱۱ جہزوں کی جمع کیا ہے شش میزائل کے ذریعے روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کا مدبرزی قصبے کے نواح میں بیٹے کی صورت میں بچھڑ گیا جس کی زد میں آکر روسی پائلٹ اور دیگر عملہ ہلاک ہو گیا۔ ادھر وادی لوگر میں مجاہدین نے ۱۲ اکتوبر سے محمد آغا قصبے کے نزدیک روسی دسے کا محاصرہ کر رکھا ہے جو سامان رسد کے کابل سے گردیز آ رہا تھا۔ مجاہدین کے پاس عیارہ شکن میزائلوں کی موجودگی سے قابض روسی حکام ہیلی کاپٹر اور جنگی جہاز ہٹائیں نہیں کر رہے ہیں تاہم فریقین کے درمیان ۲۲ جہزوں کی اطلاعات کے مطابق گوہر بائی لاسلہ جاری تھا۔ جس کے نقصان کی تفصیل نہیں بتائی گئی

صوبہ بدخشان میں حفاظتی چوکی پر مجاہدین کا حملہ

صوبہ بدخشان سے شنے والی اطلاعات کے مطابق جمعیت اسلامی کے مجاہدین نے کمانڈر عبدالصیر کی قیادت میں صوبائی ہیڈ کوارٹر فیض آباد کے نزدیک حفاظتی چوکی پر کارکنوں سے حملہ کیا اس موقع پر دو گنتے کی خوریز چھپ کے بعد مجاہدین حفاظتی چوکی پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جہاں چار روسی فوجی ہلاک اور دس گرفتار کر لیے گئے۔ جب کہ دیگر بھاگ نکلے حفاظتی چوکی سے ایک مارٹر گن۔ سات ہکی اور بھاری مشین گنیں۔ ایک وارنٹس سیٹ اور تین لاشٹنڈر افغانوں کے علاوہ بھاری تعداد میں گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا۔

قندھار میں روسی کرمل اور سولیلین مشیر ہلاک کر دیئے گئے

قندھار سے متصل سب ڈویژن ارغنداب میں مجاہدین نے ایک روسی کرمل اور ایک سولیلین مشیر کو ہلاک کر دیا ہے اطلاعات کے مطابق یہ دونوں اعلیٰ روسی افسر ارغنداب کے سرکاری مرکز پر ۲۳ فروری کو مجاہدین کے حملے میں ہلاک ہونے والے سولہ افراد

کی جس کے نتیجے میں پچھ مجاہدین سمیت تیس شہری جان بحق اور جہزوں زخمی ہو گئے۔ انجینیئر افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ روسی طیاروں نے ۱۹ جہزوں کو صوبہ ناریاب کے ہیڈ کوارٹر سینڈ کے شمال میں دولت آباد کے نزدیک دبی آبادیوں کو نشانہ بنایا۔ بمباری سے شدید جانی نقصان کے علاوہ پچیس مکانات تباہ اور متعدد مویشی ہلاک ہو گئے۔ روسی طیاروں نے انتقامی بمباری ۱۵ جہزوں کو دولت آباد اور شیریں بھجاب کے قصبوں میں مجاہدین کے محلے کے بعد کی جس کے دوران پانچ فوجی ٹھکانے تباہ کر دیئے گئے تھے۔ دسلی افغانان کے صوبے غور سے شنے والی اطلاعات کے مطابق صوبائی ہیڈ کوارٹر گردیز میں کے نزدیک مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ بجٹھے سے دو ٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے۔

صوبہ کنڑ میں مجاہدین اور فوجی دسے کا تصادم

وادے پنجشیر میں دو حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا گیا،

افغانستان کے صوبہ کنڑ میں ۲۲ جہزوں کو سب ڈویژنل قصبے اور پور میں گشتی دسے اور مجاہدین کے درمیان جھڑپیں دو مجاہد شہید اور پانچ زخمی ہو گئے۔ رات کی تاریکی کے باعث فرار ہونے والے دسے کے نقصان کا علم نہیں ہو سکا۔ ادھر صوبہ وردک کے ہیڈ کوارٹر میدان شہر کے نزدیک مجاہدین نے ۱۸ جہزوں کو فوجی دسے پر حملہ کیا۔ آدھ گنتہ دھمک کی اس لڑائی میں چھ مجاہدین زخمی ہوئے جب کہ فوجی دستہ زخمیوں سمیت بھاگ نکلا۔ وادی پنجشیر کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ مجاہدین نے جہزوں کے تیسرے ہفتے نواح کے علاقے میں دو حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ جہاں پر متین کابل فوجی فراخت کئے بغیر فرار ہو گئے۔ اسی علاقے میں ایک اور کارروائی کے دوران مجاہدین نے سامان رسد کے قافلے پر لینا کی جے ایک ٹینک سے محروم ہونا پڑا۔ ٹینک کا عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔

صوبہ پکتیا میں روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا گیا

کابل سے گردیز آنے والا روسی دستہ مجاہدین کے حملے میں جے افغانان کے صوبہ پکتیا میں مجاہدین نے نری کے

کرم کبھی میں ظاہر شاہ کیخلاف ۲۵ ہزار مجاہدین کا مظاہرہ

کرم ایٹمی میں افغان مجاہدین نے سوہارا کے روز سابقہ شاہ ظاہر کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا ہے۔ یہ مظاہرہ صدہ فیصد قریب ششموہاجر کیمپ میں ہوا جس میں اطلاعات کے مطابق ۲۵ ہزار سے زائد مجاہدین نے حصہ لیا۔ ان مجاہدین سے افغان اتحاد کے مقامی

راہنماؤں نے خطاب بھی کیا۔ مقرر نے کہا کہ ظاہر شاہ کو عالمی سامراج اور ہندوستان کے آزاد کار کے طور پر افغان عوام پر مسلط کرنے کی سازش ہو رہی ہے جیسے افغانستان کے مجاہدین عوام کا کام ناپیں گے

خوست کی جنگ میں ساٹھ سو فوجی ہلاک ڈیڑھ ہزار زخمی ہلاک ہونے والوں میں دو جنرل شامل ہیں۔ پندرہ طبیبے

ایک سو سترہ ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ

۳۱ فروری ۱۶ فروری ۲۲ نومبر سے ۱۶ فروری کے درمیان جنگ کے دوران ساڑھے سات سو سے زائد فوجی ہلاک ہوئے جن میں اکثریت روسیوں پر مشتمل تھی۔ حزب اسلامی یوٹس خالص کے ترجمان مولوی محمد یعقوب شہید نے اس جنگ کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ دو ماہ کی طویل لڑائی میں ڈیڑھ ہزار روسی کھٹہ شیشی فوجی زخمی اور ایک سو گیارہ گرفتار کئے گئے۔ جن میں اڑسٹھ روسی شامل ہیں۔ اس لڑائی میں چار ٹرین سپورٹ لیاؤں سمیت پندرہ جنگی جہاز تباہ کئے گئے جیکے تین ٹینک، دس بکتر بند گاڑیاں اور ستر ٹرک آئل ٹینکر ڈال دئے گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں کابل فوج کے چیف آف آپریشنس شاف جنرل امام الدین اور بلگیہ ٹرین جنرل عارف قندھاری شامل ہیں۔

خوست کے محاصرے کا دنا سا کرتے ہوئے ایک سو چار مجاہد شہید اور دو سو اٹھاسی شدید زخمی ہو گئے۔ خوست کے محاذ پر چھڑپوں کا سلسلہ ۲۰ جنوری تک جاری رہا۔ جن کے نتیجے میں سات فوجی گاڑیاں تباہ اور ایک ٹرین سپورٹ لیاؤں گر گیا۔ ترجمان کے مطابق فوجی دستوں کی دایسی کے بعد مجاہدین نے دو ہمدی سے دیگان خیل تک علاقے پر قبضہ کر لیا جہاں درمان کے مقام پر باندوئی سرنگیں حصار کرتے ہوئے تین مجاہد شہید ہو گئے تھے۔ دوران کی رادی روسی فوج کی بربریت کا بدترین نشانہ بنی ہے۔

میں شامل تھے۔ مجاہدین نے ارغنداب کے مرکز پر راگٹوں سے حملہ کیا جس سے متعدد عمارات تباہ ہو گئیں۔ اس کے ساتھ مجاہدین کے اگلے دستوں نے دستی بموں اور چھوٹے خود کار ہتھیاروں سے مرکز کے گرد قائم حفاظتی مورچوں پر حملہ بول دیا اور سترہ فوجی مورچے تباہ کر دیے۔ چند مجاہد زخمی ہوئے اور تمام مجاہدین کسی جانی نقصان کے بغیر اپنی کارروائی مکمل کر کے اپنے محفوظ علاقوں میں پہنچ گئے۔

افغان اتحاد کی مجوزہ عبوری حکومت کے اعلان پر تین سو فوجی مجاہدین سے آئے۔

مجاہدین نے افغان فوجیوں کو اعلامیہ، عام معافی اور تعمیری نوکی اپیل سے آگاہ کیا تھا۔

۱۶ مارچ ۱۶ مارچ افغان دار الحکومت کابل سے متصل شمالی صوبے پروان میں تیسرے ہفتے کے دو دن بارہ حفاظتی چوکیوں کے تمام افغان فوجی انشور سمیت اپنی چوکیاں خالی کر کے مجاہدین سے آئے ہیں۔ یہ افغان فوجی جن کی تعداد تین سو سے زائد ہے اپنا پورا اسلحہ ساتھ لائے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق افغان اتحاد کی جانب سے مجوزہ عبوری حکومت کے اعلان کے بعد صوبہ پروان کے علاقے صوبیان میں مجاہدین نے افغان فوجیوں سے رابطہ قائم کیا انہیں افغان اتحاد کے اعلامیہ، عام معافی اور نوکاری ملازمین کے مجاہدین سے آئے اور تعمیری نوکی اپیل کی تفصیلات بتائی۔ جس کے بعد ۲۷ فروری کے تاریخی دن وہ بیک وقت اپنی چوکیاں خالی کر کے مجاہدین کے مراکز میں پہنچ گئے۔ یاد رہے کہ روسی فوجوں کے قبضے کے خلاف ۲۲ فروری ۸۰-۹۰ دو دار الحکومت کابل میں وسیع پیمانے پر مظاہرے ہوئے تھے جنہیں کچلنے کے لئے روسیوں نے بے رحمی طاقت استعمال کی تھی اور کابل شہر میں مسلح تحریک مزاحمت پھوٹ چڑی تھی اور تین روز تک سرکاری دفاتر اور فوجی علاقوں کے علاوہ پورا کابل شہر حیرت پسندوں کے قبضے میں تھا۔ صوبیان کے مجاہدین سے آئے والے فوجیوں نے ۳۱ فروری کو صوبیان میں صوبہ پروان میں کمیونٹ پارٹی کے جنرل بیکڑی آصف بزد کے گھر پر تمام حفاظتی چوکی پر حملہ کر کے مکان اور چوکی دونوں تباہ کر دیں۔ اطلاعات کے مطابق یہ صوبیان کا سارا علاقہ مجاہدین کے قبضے میں ہے۔

کمپ کی عمارت تدرّاتش کردی۔ اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے اس علاقے میں انگو روں کے باغات واگندار کر لیے جن پر روسی دستوں نے جبراً قبضہ کر رکھا تھا۔ اور باغات کے مالکان کو ادائیگی نہیں کی جاتی تھی۔ صوبہ پروان کے سب ڈویژنل قصبہ جرباب کے نزدیک مجاہدین نے ۲ فروزی کو حفاظتی چوکیوں پر حصے کئے جن میں سے دو حفاظتی چوکیاں تیار ہو گئیں۔ اس کا رروائی میں روسی کھٹہ بتلی فوجی مزاحمت کے بغیر جھاگ نکلے جن میں سولہ مجاہدین کے تباہ آگے لگواتا ہوئے والوں میں خا کے تین اہل کار سیف الدین، درمحمد خان اور دلالتا شان ہیں۔ حفاظتی چوکیوں سے پچیس کلاشن کوفٹ ان فلیس۔ ایک وائرس سیٹ، دستی بول کا ذخیرہ اور دیگر سامان رسد پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔

صوبہ وردک میں تندرہ راجانے والے فوجی قافلے پر حملہ

صوبہ وردک سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق حزب اسلامی کے مشعل حق اور قیام حق سے تعلق رکھنے والے مجاہدین نے ۱۴ جنوری کو صوبائی میڈیکل کوارٹر مہرمان شہر کے جنوب کی طرف فوجی قافلے پر حملہ کیا جو تندرہ خان کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا۔ فوجی قافلہ چانک حصے کے باعث پرجاسا کے عالم میں فرار ہو گیا جس کی جھوٹی ہوئی دغا کاریوں اور ایک ٹینک پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا (راؤ انس افغان)

بگرام ہوائی اڈے کی حفاظتی چوکیوں پر مجاہدین کے حملے

۹ فروزی رازانس افغان، افغان نشتان کے صوبہ پروان میں واقع روسی فضائیہ کے سب سے بڑے اڈے بگرام کی حفاظتی چوکیوں پر حملوں کے دوران آٹھ روسی فوجی ہلاک اور پانچ گرفتار کر لئے گئے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ مجاہدین کے ایک گروپ نے ۱۴ جنوری کو بگرام ایئر بیس کی حفاظتی چوکی پر حملہ کیا اس کا رروائی میں تین روسی فوجی ہلاک اور پانچ گرفتار کر لئے گئے۔ جبکہ بھاری مقدار میں اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ دو روز بعد انہی مجاہدین نے بگرام ایئر پورٹ کے جنوب کی سمت حفاظتی چوکی کو نشتان بنایا جہاں راکٹوں کے خاتمہ سے حفاظتی چوکی کی عمارت شدید متاثر ہوئی۔ تیز رفتار حملے میں پانچ روسی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق ان کارروائیوں کے بعد سرفروزی کو روسی طیاروں نے

روسی فوج مجاہدین کے دباؤ سے زدران چھوڑنے پر مجبور ہوئی

صوبہ پکتیا کے کمانڈر جلال الدین حقانی کی طرف سے ریڈیو کابل کی نشریات کی تردید

صوبہ پکتیا کے جنرل کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی نے ریڈیو کابل کی نشریات کو غلط قرار دیا ہے جن کے مطابق روسی فوج نے زدران کے قبا ئی زعماء کی درخواست پر یہ علاقہ خالی کیا تھا۔ مولانا جلال الدین حقانی نے ایک بیان میں واضح کیا ہے کہ روسی بکتر بند دستے معن تین دن خوست، گردیز، شہرادر، پراپنا، کٹرول و برخزاد رکھ سکے۔ جس کے بعد مجاہدین کے مسلسل دباؤ کے نتیجے میں روسی دستے گردیز واپس پر مجبور ہو گئے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ریڈیو کابل کے بقول کھٹہ بتلی انتظامیہ نے ”سوام سے ہمدردی“ کی بنا پر زدران کا علاقہ خالی کیا جہاں پینسٹھ دیہات گوہ باری اور میاری سے زمین بوس ہو گئے ہیں۔ صوبائی کمانڈر نے زدران کے ایک فوجی مجاہد طریف گل کے حوالے سے بتایا ہے کہ زدران کے دیہاتوں میں گھروں کو لوٹنے کے علاوہ ساجد شہید کی گیلی اور قرآن شریف نے نسخہ گولیوں سے چھپنے کی کڑے راستوں میں بکھر دیئے گئے۔ (راؤ انس افغان)

شہر اہر سالانگ پر مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیاں

۹ فروزی رازانس افغان، کابل سے روس جانے والی شہر اہر سالانگ پر چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران مجاہدین نے فوجی دستوں کو بھاری نقصان پہنچانے کے علاوہ اسلحہ اور گولہ بارود پر قبضہ کر لیا جبکہ خاد کے تین ایجنٹوں سمیت سولہ کھٹہ بتلی فوجی گرفتار کر لئے گئے۔ حزب اسلامی کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ اس کے مجاہدین نے سرفروزی کو کمانڈر راستہ درفتح محمد خان کی قیادت میں صوبہ پروان کے میڈیکل کوارٹر چارپلا کے نزدیک رسدے جانے والے قافلے پر حملہ کیا۔ خونریز معرکے میں شدید فائرنگ کے نتیجے میں چودہ روسی کھٹہ بتلی فوجی ہلاک اور تین مجاہد شہید ہو گئے۔ زخمی ہونے

والوں میں ایک عرب میمباؤ خالد شامل ہیں۔ اگلے روز انہی مجاہدین نے دولت شاہی کے مقام پر حفاظتی کمپ کو نشتان بنایا جہاں پینسٹھ فوجی دستہ مقتدر لاشیں اور زخمی بے قرار ہو گیا۔ مجاہدین نے ڈھنگ تباہ کرنے کے ساتھ اسے اور گولہ بارود کی بھاری مقدار پر قبضہ کر کے

حزب اسلامی کے مراکز پر بمباری کی جس کے نتیجے میں آٹھ مجاہد شہید اور
بیس زخمی ہو گئے۔

صوبہ وردک، غزنی اور پکتیا میں چھاپہ مار کارروائیاں
ایک بکتر بند گاڑی ایک چپ تباہ، متعدد فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے
افغان صوبہ وردک سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق جب

ڈوژن چاک کے علاقے میں مجاہدین کی تعجب کردہ بارودی سرنگ
پھٹنے سے ۴ فرد زخمی ہو گئے۔ دشتے کی ایک بکتر بند گاڑی اور ایک چپ
تباہ ہو گئی۔ ان گاڑیوں کا مدد موقع پر ہلاک کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے
کہ روسی ہلیاروں نے فردی کے امانی میں سید با قیصہ کے نزدیک
حزب اسلامی کے شکاروں پر بمباری کی۔ تاہم مجاہدین جافی نقصان سے
غفلت رہے۔ ادھر صوبہ غزنی کے علاقے مقرر متین ۲۸ جنوری کو
ایک افغان فوجی افسرانے تین ساتھیوں سمیت بکتر بند گاڑی لے کر مجاہدین
کے مرکز پہنچ گیا۔ افغانستان کے صوبہ پکتیا میں زامہ کے علاقے میں صحت
فرسٹ کے مجاہدین نے فوجی دستے کو گھیر کر حد کیا بختر بند گاڑی دیر زامہ کے
بعد فوجی دستہ دولا شیں اور متعدد زخمی لے کر بھاگ نکلا

کابل قند بار شاہراہ پر روسی فوج آٹھ
مقامات پر مرتکز ہو رہی ہے۔

شاہراہ پر بعض چوکیاں کابل دستوں کے حوالے

مجاہدین نے حرکت پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں

۲۸ مارچ۔ (اٹانس افغان) افغان پر روسی قابض حکام کابل، قندھاہ
شاہراہ پر بعض چوکیاں کابل کھینچنے فوج کے حوالے کرنے کا تجربہ
کر رہے ہیں۔ اس سے پیشتر ان چوکیوں میں بے جملے روسی کابل
دستے متعین تھے۔ ایجنسی افغان پریس کی اطلاعات کے مطابق سوا
تین سو ملین شاہراہ پر روسی فوج آٹھ چھ فوجیوں میں مرتکز ہو رہی
ہے۔ ان میں سید با قیصہ، سیدان شہر، غزنی، قرقہ باغ، مینوگیلان
قلات، غزنی اور شہر صفائی چھ فوجی شامل ہیں ان فوجی مراکز
کے درمیان اوسطاً تیس میل کا فاصلہ ہے۔ جہاں واقعہ اگا دگا
چوکیاں کابل فوج کے حوالے کر کے روسی کشتی دستوں کے ذریعے
ان کو کنٹرول کیا جاتا ہے اطلاعات کے مطابق ابھی تک سوا
تین سو ملین سے زائد ملین اس شاہراہ پر صرف چوبیس کے بگ بگ

چوکیاں کابل فوج کو دی گئی ہیں۔ ہر چوکی کا کمانڈر اور جوہر افسر
حکمران کیونسل پارٹی کا ممبر ہے جو ڈائریس کے درجے میں
قریبی چھاؤنی سے رابطہ رکھتے ہیں۔ مجاہدین کے ذریعے کابل
سے کہ وہ روسی فوج کی اس نئی نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھے ہوئے
ہیں۔ کیونکہ انہیں شبہ ہے کہ روسی فوج کا یہ ارتکاز کسی فوجی
مہم کا پیش خیمہ نہ ہو۔ ادھر اسی شاہراہ پر تلاوت غزنی کے
علاقے میں روسی بکتر بند دستے مجاہدین کے ٹھکانوں کی تلاش کی
مہم جاری رکھے ہوئے ہیں۔

بھری بھرتی کے لئے گرفتار شدہ سو

نوجوان مجاہدین نے آزاد کرانے

نوجوانوں کو دل آرام سے روسی فوج

اڈے شہر ڈنڈ متقل کیا جا رہا تھا

۲ مارچ۔ (اٹانس افغان) افغان مجاہدین نے قندھاہ۔ ہرات
شاہراہ پر واقع قصبے دل آرام اور نواہی علاقے سے جبری بھرتی کے
لئے گرفتار شدہ ایک سو سے زائد نوجوانوں کو روسی۔ کابل دستوں
سے رہا کر دیا ہے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق
۱۸ فروری کو صوبہ فرخ کے دیہاتی قصبے دل آرام میں دو روز کی مہم
میں جبری بھرتی کے لئے زبردستی پکڑے ہوئے نوجوانوں کو ۱۴۵
کلو میٹر دور مغربی افغانستان میں روس کے سب سے بڑے فوجی
اڈے میں ڈنڈ متقل کیا جا رہا تھا۔ مجاہدین نے دل آرام اور
فرخ اود کے درمیان گھاٹ لگا کر روسی کابل فوجی قافلے کے محافظ
ٹینکوں کو ناکارہ بنا دیا محقر لیکن ٹینکوں کی جنگ کے بعد مجاہدین
نے گرفتار شدہ نوجوانوں کے چار ٹریکوں کو فوجی قافلے سے الگ
کر لیا۔ اس موقع پر روسی۔ کابل دستوں نے ان لوگوں کو بھگائے
جانے کی کوشش کی جسے مجاہدین نے تعاقب کرتے ہوئے
طائروں پر گولیاں مار کر ناکام بنا دیا۔ دیں افغان بیسوں میں بکڑے
ہوئے نوجوانوں نے خود کو آزاد کر لیا اور نیتے فوجیوں نے
جی فط سپاہیوں سے دست بردست لڑائی شروع کر دی۔ مجاہدین
کے پیچھے پر روسی کابل فوجی مغلوب ہو کر ٹرک بھڑک بھاگ لگے
مجاہدین نوجوانوں سمیت اپنے محفوظ علاقوں میں پہنچ گئے اس امر کے
میں ایک مجاہد شہید اور چند مجاہدین اور نوجوان زخمی ہوئے جبکہ
روسی کابل دستے کے کمانڈر فوجی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے

افغان کوام روسی چالوں سے خبردار رہیں

ظاہر شاہ کو امریکہ اور روس اپنے مقاصد

کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ انجینئر شاہ محمود

اسلام آباد میں حزب اسلامی کے ترجمان انجینئر شاہ محمود نے کہا ہے کہ ایسے وقت جبکہ روسی سلراج افغانستان میں اذیت اٹھانے کے بعد راہ فرار اختیار کر رہا ہے روسیوں کے پروردہ عناصر افغان عوام کے درمیان شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ تحریک فزاحت کی کامیابی کے ساتھ افغان عوام کو پوری ہوشمندی سے کام لینا ہوگا تاکہ لاکھوں افغانوں کی قربانی رائیگاں نہ جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ظاہر شاہ کی پلٹی اسی جہم کا حصہ ہے جس کا مقصد افغانستان میں بے چینی پھیلانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ظاہر شاہ کے بارے امریکہ اور روس متفق ہیں اور اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

مجاہدین نے قندہار شہر میں جیل توڑ

کر متعدد شہری رہا کرالئے

فوجی حکمرانوں کے دورِ لادھ دوینک، ایک بلڈ ورتیاہ یکم مارچ (اکٹوبر) افغان، افغانستان کے دوسرے بڑے

شہر قندہار میں مجاہدین نے ایک ہی دن سٹرل جیل توڑنے کے علاوہ فوجی مرکز کو نشانہ بنایا۔ جس کے نتیجے میں دو بینک اور ایک بلڈ ورتیاہ ہو گیا۔ انجینیئر افغان پریس کے ذرائع کے مطابق شہری جہاں مار مجاہدین کے ایک گروپ نے ۱۸ جنوری کو سٹرل جیل پر بلڈ ورتیاہ دی جس کے لئے مجاہدین نے جیل میں مبینہ غلے سے پہلے ہی رابطہ قائم کر رکھا تھا۔ جیل کے غلے کی طرف سے اطلاع ملنے ہی مجاہدین نے بلڈ ورتیاہ دیا اور افغان فوجیوں کے تعاون سے جیل کا گیت توڑ ڈالا اس مرکز میں دس ساتھیوں کو رہا کر کے مجاہدین افغان فوجیوں سمیت تیزی سے واپس نکل گئے۔ اطلاعات کے مطابق یکسر بند روسی دسے گاڑی کا صفایا ہو گیا۔ اس جیل میں آٹھ ٹکٹہ فوجی ہلاک اور زخمی بنائے گئے ہیں۔

قندہار میں گیارہ فوجی پتھروں پر مجاہدین کا حملہ

قندہار شہر میں مجاہدین نے ۱۱ فوجی پتھروں پر بیک وقت حملہ کر کے ۵۰ پچاس روسی و کابل فوجیوں کو ہلاک جبکہ ۲۰ کو اسلیمیت گرفتار کر لیا۔ انجینیئر افغان پریس کی اطلاعات کے مطابق قندہار شہر میں مجاہدین کی کارروائیوں کو روکنے کے لئے جو فوجی پتھروں قائم کی ہیں ان میں ۱۸۰۱۱ فوجی کو مجاہدین نے بیک وقت حملہ کیا جس کے نتیجے میں پچاس کے قریب کابل فوجی ہلاک کر دیے جبکہ بڑی تعداد میں زخمی ہوئے ذرا ہونے والے کابل سوویت فوجیوں سے ۲۰ کو مجاہدین نے اسلیمیت گرفتار کر لیا۔ اس حملے کے دوران ۱۸ کلاشنکوف اور تین طاہر و ازمیس سیت مجاہدین کے ہاتھ آئے۔



انجینئر شاہ محمود نے ایک عظیم الشان میلہ سے خطاب کیا جو ظاہر شاہ کو دوبارہ اقتدار میں لانے کی تجویز کی غیبت میں منعقد ہوا۔

جیتی ہوئی جنگ شکست تبدیل نہ کیجئے

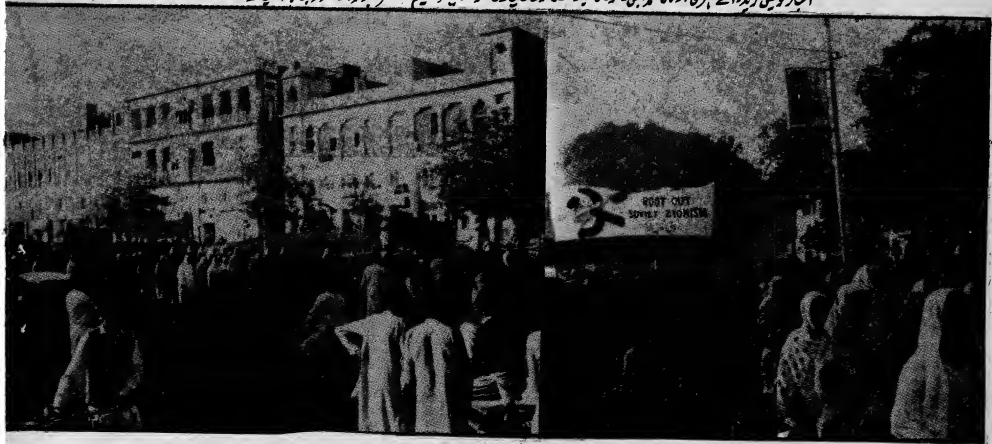
اقوام متحدہ کے زیر اہتمام جنیوا میں جاری مذاکرات میں یہ دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ پاکستان افغانستان کھٹے پتلے حکومت سے معاہدہ کر لے تاکہ روسی افواج افغانستان سے چلے جائیں۔

اگر افغانستان کھٹے پتلے حکومت سے براہ راست معاہدہ کیا گیا تو اس میں شک نہ ہو کہ روسی غزشتہ نو برسوں میں اپنے تمام تر فوجی طاقت کے استعمال کے باوجود جو مقصد حاصل نہ کر سکا، بالآخر سیاسی میز پر حاصل کرے گا۔ کیوں کہ روسی کے شروع ہونے سے کشتے ہوئے تھے کہ افغانستان کے کھٹے پتلے انتظامیہ کو دوسری حکومتوں سے تسلیم کر لے تاکہ وہ قانونی حکومت کے حیثیت اختیار کر جائے۔ جب کھٹے پتلے حکومت کے ساتھ معاہدہ کیا گیا تو اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ افغانستان حکومت ہی افغانستان کے قانونی حکومت ہے۔ اس سے بڑھ کر روسی اور اس کے کھٹے پتلے حکومت کو اور کیا خوشی ہوگی کہ اس کے وجود کو بالآخر تسلیم کر لیا گیا۔ مگر اسلامی ممالک بالخصوص پاکستان کو جابضہ نبینا چاہیے کہ کابل حکومت کے ساتھ اس قسم کا معاہدہ کرنا بڑی غلطی ہوگی اور تاریخ اس غلطی کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ اگر خداخواستہ کھٹے پتلے انتظامیہ کے ساتھ معاہدہ کیا گیا تو بڑی طاقتوں کو یہ جواز مستقل طور پر ملے گا کہ وہ اپنے سے کمزور ملک میں اپنے پسند کے حکومت قائم کر دیں۔ اسے منطق کے ذریعہ وہ جہاں جائیں گے اپنے فوجی قوت کے ذریعہ ایک بڑھ حکومت کھڑی کر کے بعد میں اسے دوسرے سے تسلیم کروا لیا کریں گے۔

یہ حقیقت ساری دنیا بالخصوص پاکستان کو اچھے طرح معلوم ہے کہ کھٹے پتلے افغانستان انتظامیہ روس کے تعاون سے برسرِ اقتدار آؤں ہے۔ جسے افغانستان کے حوام میں سے چند گنے بچے لوگوں کے سوا کسی کے حمایت حاصل نہیں ہے۔ جس کا واضح ثبوت گذشتہ دس برسوں سے جاری جہاد ہے۔ افغانی عوام نے اس مسلح جہاد میں اب تک ۱۳ لاکھ سے زائد جانیں شہادت سے سرفراز اور لاکھوں افراد معذور ہو چکے ہیں۔ ڈیڑھ کروڑ کے آبادی میں سے پچاس لاکھ افغانوں نے ہجرت کر کے پاکستان اور ایران میں پناہ لی



لاہور میں تحریک انصار المسلمین کے زیراہتمام افغان جہاد اور مجاہدین کی عبوری حکومت تسلیم کرنے کی حمایت میں ہزاروں لوگوں نے گول باغ سے عظیم الشان جلوس نکالا جس نے شاعر قائد اعظم (مال روڈ) پر مسجد شہداء تک مارچ کیا۔ جلوس میں مذہبی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے مزدوں اور عورتیں نے شرکت کی۔ مظاہرین نے ہاتھوں میں بڑے بڑے نمبر اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر افغان جہاد کی حمایت میں لعرے درج تھے جو اپنے فوجیوں نے ہندوستان میں لڑنے کی بات کا اظہار کیا۔ جلوس سے جن سرکردہ شخصوں نے خطاب کیا ان میں جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور احمد، قومی اسمبلی پاکستان کے ارکان جناب بیات بلوچ اور جناب حافظ سلمان بہت نامور اخبار نویس زبیر ایسٹری ہوٹا، محمد امجد علی، مولانا عبدالغنی، مولانا عبدالحکیم، ڈاکٹر عبداللہ اور جناب اسحاق شامی تھے۔



لاہور میں افغان جہاد کی حمایت میں نکلنے والے عظیم الشان جلوس میں تحریک خواتین نے اپنے ہزاروں اور کنبوں کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ افغان مجاہدین کی عبوری حکومت کے بغیر جیٹا فاکٹ پر دستخط نہ کرے۔ (فوٹو عدنان احمد)

ہمارا نعرہ

- ہمارا ہدف اللہ تعالیٰ کی رضا۔
- اسلامی تعلیمات ہماری زندگی کی رہنما۔
- خدا کی تائید اور نصرت پر کامل بھروسہ ہمارا ایمان۔
- جہاد فی سبیل اللہ ہماری راہ۔
- اور صرب اسلامی افغانستان کے مومن مجاہدین کی تنظیم ہمارے جہاد کا محاذ۔

ہمارا نصب العین

اگر ہم جہاد کر رہے ہیں یا رُوسی سراج کی لیغار
 اور ظُلم کے واسطے ہجرت پر مجبور ہو کر پریشانی اور
 غربت کی حالت ہیں اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا ہے اور
 ہر طرح کی مصیبتیں اٹھا رہے ہیں تو یہ سب عظیم نصب العین
 کیلئے ہے اور وہ ہے افغانستان میں خلافت
 اسلامی کا احیاء

جہاد روزِ قیامت تک جاری رہے گا (الحديث)



ہے۔ بیرون لاکھ کے ملکہ جگہ شہید اور زخمی ہوئے ہیں۔ لاکھوں جواڑے اب بھی میدانِ جہاد میں سرگرم کارزار میں ہیں۔ لاکھوں افراد شہر وں سے پورے ملک کے مجاہدین کے آزاد کردہ علاقوں یا پناہ گزینوں کے غاروں میں زندگی گزار رہے ہیں۔ شہر وں میں رہنے والوں کے دفنا دیے ہیں اور حمایت بھی اختیاج مجاہدین کے ساتھ ہیں۔ اب بھی وزارتِ افغانستان سے مہاجرین کے قافلے پاکستان اور ایران پہنچ جاتے ہیں۔ ۱۰ سالہ جازرہ کے روشن میں یہ بات اچھے طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ کچھ پہلے افغان حکومت پر زور و زبردستی مسلط کی گئی ہے اور افغان عوام کے دھمکے ابھی کے عافی نہیں۔ ابھی ایک ایسے حکومت سے معاہدہ کرنا جو روسی افغان کے لیے برے پر تمام ہوتی ہو معاہدہ اور مذاکرات کرنا عدل اور انصاف کے منافی ہے۔ افغان میں کچھ پہلے انتظامیہ زیرِ بحث نہیں بلکہ افغان مجاہد عوام اور روسی افغان زیرِ بحث ہیں۔ کیوں کہ کچھ پہلے حکومت تو روسی افغان کے گرد میں بیٹھ کر صرف برائے نام حکومت کر رہی ہے۔ اصل محرک تو روسی اور افغان مجاہدین کے درمیان ہے۔ ایک طرف جارج اور تاجران مینکے روسی افغان ہیں جو افغانستان پر قبضہ کرنے آئے ہیں۔ دوسری طرف افغان مجاہد عوام ہیں جو اپنے دیہات میں اسلام اور ملک کے دفاع کے لیے ان کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ اب چونکہ روسیوں کو احساس ہو گیا ہے کہ وہ افغان عوام کو زیر کرنا تو کجا خود ملتے دھارتے اور ہلاکت و تباہی سے دوچار ہیں اس لیے افغانستان سے نکلنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں۔ مگر جانتے جانتے وہ یہ کوشش بھی کر رہے ہیں کہ افغان میں ان کے جانے کے بعد اسلام کی حکومت قائم ہونے پائے۔ یا کم از کم ان کے چٹھوں کو تحفظ حاصل ہو جائے۔ اس سے میں سے بڑے شیطان جو روسیوں کا بھنوا رہا ہے اور ہم مشرقی ہے امریکہ نے بھی روس کا ساتھ دیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ الکفر ملت واحدہ۔ اب دونوں اس کوشش میں ہیں کہ افغان میں میں مسلمان مجاہدین کے ہاتھوں اسلامی حکومت قائم نہ ہونے پائے۔

پہلے درجہ کے کچھ ظاہر شاہ جیسے بے دیہات اور عیاشوں کو درمیان میں لاتے ہیں اور کچھ اسے بات پر زور دیتے ہیں کہ افغان میں موجود کچھ پہلے حکومت سے معاہدہ کیا جائے۔ اس سے بڑی دھونس اور دھاندلی اور انصاف کشی کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ ایک طرف تو امریکی پوری کا

دعویدار ہے اور کہتا ہے کہ ہر ملک میں اکثریت کو حکومت بنانے کا حق ہے گودوڑی طرف انفاضا میں عوام کو اٹھانے فیصد اکثریت اس کو نظر نہیں آ رہی ہے یہ عجیبہ انصاف ہے جو امریکہ نے اختیار کر رکھا ہے۔ عراق اور انصاف پرستی باقی تو یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے پانچ مستقل اراکین میں خالص طور پر اسلامی ملک انفاضا میں جابدین کے تشکیل کو وہ عبوری حکومت کے پیش قدمی میں کر لیں کیونکہ یہ اٹھانے فیصد انفاضا میں علم کے نام نہ ہے۔ ظاہر باقی ہے کہ جب تک علم کے مصلحت کے مطابق حکومت تشکیل نہیں دے پائے گئے مستقبل کے انفاضا میں اس میں اور سکون نہیں قائم ہو سکتا بلکہ جنگ اور تفریق و فساد کا سلسلہ جاری رہے گا۔ امریکہ اور روس کے اسے کوشش سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ انفاضا میں اس میں انصاف نہیں بلکہ ایک طرف کے بالکل پیروکارنا چاہتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کچھ تین انفاضا انتظامیہ کی حکومت موجود ہو مگر ہفتہ ہا ہر مصلحت سے چلے جائیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ روسیوں کے تعارض سے قائم کچھ تین عجیبہ حکومت برابر اقتدار ہو مگر جابدین اپنے جہاد سے دستبردار ہو جائیں۔ انفاضا میں جابدین تو اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک کہ اسلام کی دشمنی، ۱۳ لاکھ افغانوں کے قاتل ملک عراق اور ناموس کے بدخواہ اور اسے فروخت کرنے والے کمپنڈی انتظامیہ کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔

انفاضا میں جابدین نے یہ جہاد صرف اس لیے شروع نہیں کیا ہے کہ روسیوں اور جہاد کے انفاضا میں سے نکال دیے بلکہ اس لیے بھی شروع کیا ہے کہ اسلام کی دشمنی، محدود اور دہریہ کو بھی خفیہ و نابود کر دیے۔ موجودہ حالات انفاضا میں علم سے تقاضا کرتے ہیں کہ وہ کمیونزم اور کفر کے خلاف قیامت تک جہاد کرتے رہیں تاکہ روئے زمین سے فتنہ اور فساد ختم ہو جائے۔ اس وقت مسلمان مکوں پر سب سے بڑے فساد داری عالم ہوتی ہے کہ وہ انفاضا میں جابدین کے موقف کے تائید نہیں سے بھی زیادہ شد و مد کے ساتھ اپنا تعاون جاری رکھیں۔ ورنہ یقیناً انہیں اللہ کے حضور جوابدہ اور روزِ محشر شمار ہونا پڑے گا۔ انفاضا میں کے مسلمان تو پہلے ہی خوف کے دیار میں آئے ہوئے ہیں اور آئندہ صفِ حق کو اپنے گرم ہوسے رنگین بناتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ حق غالب ہو جائے اور باطل فنا ہو جائے۔

افغان مسلمانوں نے تیرہ لاکھ شہید دیے نہایت ہی بے پرواہی کے ان کے کارناموں کے خلاف حکومت نے بنائی ہے جاتے

روس کے توسیع پسند کمیونسٹوں کی نظریں گذشتہ چند برسوں سے افغانستان پر پڑی تھیں اور اس کوشش میں تھے کہ کسی نہ کسی طبع سے افغانستان کو بھی بنجا کر اس کے پندرہ خود مختار اسلامی ریاستوں کی طرح اپنے قدموں سے روند ڈالے۔ ان کی کوشش افغانستان کے سابق شاہ ظہر شاہ کے دور حکومت میں مکمل طور پر ناکام ہوئی اور افغانستان میں ظاہر شاہ کے حمایت میں کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد ڈالی گئی۔ افغانستان میں ظاہر شاہ نے کمیونسٹ پارٹی کو مکمل عام کیونترم کے پھلاؤ اور نشر و اشاعت کی اجازت دیدی۔ پشتوں اور فارسی زبان میں ترجمہ شدہ لینن کی کتابیں اور لٹریچر کی تقسیم وسیع پیمانہ پر ہوئی۔ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں کیونترم کا زیر پھیلا یا گیا۔ لیکن افغان مسلمان عوام یہ گمراہی اور اخلاقی کمیونسٹوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ہر میدان میں ان کا مقابلہ اسلام کے مقدس دین کی روشنی کے تحت کرنے لگے۔ حکومت نے مسلمان عناصر پر مختلف چھوٹے الزامات لگا کر کھڑکیا اور جیل کے تارک کو پھیلوں میں بند کر دیا۔

روسیوں نے افغانستان میں کیونترم کی مزید توسیع اور قانونی حیثیت دینے کی خاطر ظاہر شاہ کا تختہ مرنے والا دواؤد خان کے توسط سے الٹ دیا اور اس کی جگہ خود دواؤد خان جو سخت کمیونسٹ تھا۔ مستند اقتدار پر ناخوگوار ہو گیا۔ انہوں نے اپنی کابینہ میں کمیونسٹوں کو وزارتیں سونپ دی۔ اسلامی عناصر کو چن چن کر شہید کر دیا اور افغانستان کے آئین میں تبدیلی کے سوختل کو نافذ کرنے لگے۔ چار پانچ برس تک سردار دواؤد خان نے کیونترم کی زبردست خدمت کی مگر جب انہیں احساس ہوا کہ افغان عوام ان کی اس پالیسی کے خلاف مشتعل ہو گئے ہیں اور پوری قوم میں قہر و غضب کی لہر دوڑ گئی ہے تو انہوں نے کچھ نرمی کرنے کا تہیہ کر لیا۔ روسی حکومت سردار دواؤد پر شک کرنے لگی کہ گویا وہ سوختل سے انحراف کر رہا ہے یہی وجہ تھی۔ انہوں نے براہ راست افغان کمیونسٹوں کو یہ حکم صادر فرمایا کہ وہ دواؤد کے خلاف گڑ بڑھ کی فضا پیدا کر کے ان کے تخت کو الٹ دے۔ چنانچہ یہی ہوا کہ کمیونسٹوں نے سردار دواؤد کے خلاف بغاوت کر کے روس کو دعوت دی کہ وہ تاشقند کے ہوائی اڈے سے جہاز اڑا کر قصر صدارت کو قبضہ کر دیں روسی طیارے آ کر عملی صدارت پر کھڑے ہو کر ہر سار کے اُسے تھپس تھپس کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں سردار دواؤد اپنے اہل و عیال سمیت ہلاک ہو گیا۔

اس کے بعد کمیونسٹوں نے افغانستان پر پوری طرح تسلط قائم ہو گیا اور انہوں نے افغانستان میں کیونترم کو عملی نفاذ جاری کرنے کا نہ صرف یہ اعلان کر دیا بلکہ عملی نفاذ کا آغاز کیا۔ عملے کے نام دانشور، صحافی اور محب وطن عناصر کو پکڑ کر قتل کر ڈالا۔ غرض یہ کہ افغانستان کے کونے کونے میں قتلہ کا یہ عمل جاری رہا۔ روسیوں نے بس ہزار سے زیادہ فوجیں اور مشاؤد افغانستان بھیجیں تاکہ ان کا تعاون کر دیں۔ مگر چونکہ افغان عوام پکے مسلمان اور ہزاروں برسوں سے آزاد زندگی گزارنے کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔ کمیونزم کے پلید قانون اور روسی غلامی کے زنجیروں میں جھکرنے کی جگہ جہاد کا راستہ اختیار کیا جو افغان عوام کا اسلامی اور ذہنی رہنمائی ہے۔

افغانستان کے گوشے گوشے میں افغان بہادر عوام نے اس ملی حکومت کے خلاف اپنے حملے شروع کئے اور جگہ جگہ پر کمیونسٹ عناصر کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ غرض یہ کہ دونوں طرف زبردست جنگ چھڑ گئی ایک طرف اسلام ملک قوم اور ناموس کے شہداء کی صف تھی۔ دوسری طرف ملکہ، ملک، قوم، ناموس اور اسلام فرشتوں کا ٹولہ اور روسی اناج ایک طرف پرانے اور ننگ آلود اسلحے سے لیس گمراہ ایمان سے مالا مال مجاہد تھے تو دوسری طرف روسی جدید ترین ہتھیار توپ ٹینک، جنگ جہاز

پیام ہم اور دور مار میزبانوں سے مسلح گریبان سے خالی عناصر۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نصرت اور مدد کو دیکھ کر ایمان سے لالہ مال عناصر ان پر بھاری ہو گئے اور انہیں نیست و نابود کر دیا۔ جب روسیوں نے دیکھا کہ ان کے بغل پرچے افغان مجاہدین کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہو رہے ہیں تو انہوں نے دو لاکھ تیس ہزار مزید فوجیں افغانستان میں داخل کر دی تاکہ وہ ان کے ذریعہ افغان مجاہدین کے جہاد کو ختم کر دیں۔ مگر اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم سے روس کے یہ فوجیں بھی ایمان سے مسلح مجاہدین کے سامنے کارگر ثابت نہ ہو سکیں اور آٹے دن مجاہدین کے ہاتھوں شکست کھاتے چلے گئیں۔ اگرچہ روس سرخ افواج نے تاریخ کے بدترین مظالم افغان مسلمان عوام پر ڈھائے۔ پیام بھول توپوں اور ٹینکوں کے بے رحم گولوں کی بارش کی، گھروں گاؤں اور بستیاں کو ابھٹا ڈیا۔ باغوں فصلوں اور آبادیوں کو جلا ڈالا۔ مگر افغان عوام نے حوصلہ نہ ہارا اور ان کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ شہادت کی موت کو ترجیح دی پاؤں ہاتھوں اور لہجارت کی نعمت سے محروم ہونے اور اپنا گھر بار چھوڑنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ مگر روس کے سامنے مہر جھکا نا عظیم گناہ سمجھا یہ لوں برس ہے کہ مسلسل ان کے خلاف لڑتے آ رہے ہیں اور ایسا گھر نہ نہیں رہ گیا ہے ہے کہ اس نے کوئی فرد شہید نہ کیا ہو کسی کا باپ شہید ہو گیا ہے کسی کا بھائی، کسی کا شوہر شہید ہو گیا ہے، کسی کا بیٹا کسی کی ماں شہید ہو گئی اور کسی کی بہن بیٹی۔ عرض یہ کہ اب گھراہ افغانستان میں موجود ہیں رہے کہ اس نے بس جنگ میں شہادت نہیں دی ہو۔ یہ سب کچھ مشکلات مصائب کالیف اور شہادت اس سے دی ہیں کہ وہ افغانستان کو اجنبی فوجوں کے غلط قدموں اور کمیونسٹ عناصر کے طعنہ نظریوں سے پاک کر دیں افغانستان میں محمد کیونٹ اللہ اور دین سے باغی ملک، وطن اور ناموس فروغ عناصر کا قلعہ کر دیں۔

اب چونکہ افغان مجاہد عوام کے قربانی رنگ لا چکے ہیں اور افغانستان میں روس اور کچھ تکی کمیونسٹ انتظامیہ موت کے آخری سانس لے رہے تو اس کو بچانے کے لئے مغرب اور شرق افغان مجاہدین کی کامیابیوں کو باقی جیکٹ کرنے اور افغانستان میں افغان عوام کے ارادوں کے مطابق ایک اسلامی حکومت کے قیام کو مدد باپ کرنے کے لئے شیطانی حربوں اور سازشوں میں مصروف ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ کٹھ پتلی انتظامیہ کے ساتھ ایک مخلوط حکومت بنائی جائے اور کبھی کہتے ہیں کہ سابق شاہ ظاہر شاہ کو فوجدارہ اصل مجرم ہے افغانستان کی عبوری حکومت کا سربراہ بنایا جائے تاکہ روس افغانستان سے چلے جائیں۔ مگر دنیا کو یاد ہونا چاہئے کہ افغان مجاہد عوام ہندو لاکھ شہیدوں کے خون کو لایگانے جانے کو اجازت ہرگز نہیں دیں گے ہر شہید نے اپنے آپ کو جنگ توپ اور گولیوں کی بوجھاؤ کے سامنے اپنے سینے کو اس لئے چلنی چلنی کر دی ہے کہ افغانستان میں اجنبی افواج اور کٹھ پتلی حکومت ٹوٹے کو نیست و نابود کر دیں۔ اگر شہید کے ماں اور شہید کی بیوی اور بہن نے اپنے شوہر اور بھائی کی گولیوں سے سوراخ سوراخ بدن کے نزدیک کھڑے ہو کر انہیں شہادت کی موت پر مبارکباد پیش کی ہے اور اپنے آنسوؤں کے سیلاب کو دھوکہ کر ایک آنسو بھی نہیں بہایا ہے تمام غم اور مصائب کو اپنے دل میں چھپا کر ان سب کی ہمت سے مقابل کیا ہے۔ تو یہ صفت اور صفت اس لئے کہ افغانستان میں خالص اسلامی حکومت قائم ہو جائے قرآن کریم اور سنت نبوی کی بالادستی ہو۔ عدل و انصاف کا دور دورہ ہو۔ اگر خدا ناخواستہ ان کے ارادوں کے خلاف فیصلہ ہو جاتا ہے اور افغانستان میں کمیونسٹوں کے ساتھ مخلوط حکومت بنانے یا ظاہر شاہ کو لانے کے لئے اتفاق کیا جاتا ہے۔ تو انہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ افغان عوام کبھی بھی اس طرح کے فیصلے کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے ہر شہید کی ماں، بیوی، بھائی بہن بیٹا اور والدہ جو افغانستان کے ہر گھر میں موجود ہیں، انہیں کھڑے ہو کر صبح چرخ کرپی کہیں گے کہ ہم نے یہ شہید اس لئے نہیں دے ہیں کہ ان کے ارادوں کے خلاف حکومت بنائی جائے۔ شہید گھرانوں کے ایک نہ تھنے والے سیلاب انڈ آئے گا جو ہر حال رکاوٹ کو نوس و خاشاک کی طرح ہالے گا اور یہ نکر کرنے والے لوگ کہ گویا ظاہر شاہ کو لانے یا کمیونسٹوں کے ساتھ مخلوط حکومت بنانے سے مسند افغانان ختم ہو سکتا ہے اور افغان عوام ان کے خلاف خاموشی اختیار کر کے بیٹھ جائیں گے۔ ایک خام خیالی کے سوا کچھ اور ثابت نہیں ہوگا۔ اس کے سوا کہ افغانستان میں یہ صورت حال اور گھبر ہو جائے دوسرا کوئی فائدہ مرتب نہیں ہو سکتا۔

اس سلسلے میں اسلامی ملکوں سے خاص کر اور اس پسند ملکوں سے عام طور پر اپیل کی جاتی ہے کہ وہ افغانستان کے مسلمان عوام

عزت بآبِ غیر قوی اسبیل و سبیل

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ قوی اسبیل اور سبیل
موجودہ اجلاس کے موقع پر آپ کی خدمت
میں میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ
اس نازک موڑ پر فیصلہ کرتے ہوئے قوم کی خوشنیت
اور حقانی آپ کے سامنے ہوں۔

جناب عالی، مظلوم افغان عوام پر سہا رات
چھائے تقریباً گیارہ سال ہونے کو ہیں اور وہی
تو بیع پسندوں نے جس طرح افغانستان کے پختے
عوام پر مظالم ڈھائے تاریخ اس کی مثال دینے
سے بیا صبر ہے۔ تیرہ لاکھ تھلڑا کو اپنے دامن میں
لے کر سرزمین افغانستان نہایت دھچک تو ہے
لیکن اپنے بیٹوں کے لیے مثال لڑا جنت سے
بہت بونا نظر آتی ہے۔

”انقلاب ٹوڑ اور دوسری فوج کی افغانستان میں
آکر کا مقصد صرف افغانستان پر تسلط حاصل کرنا نہیں
تھا بلکہ وسط ایشیا کی مسلمان سلطنتوں کی طرح افغانستان
کو ضم کر کے بھارت کے ساتھ مل کر پاکستان پر قبضہ
کرنا تھا۔ لیکن افغان بہادروں نے نہ صرف دوسری
تو بیع پسندوں کے خلاف بند باندھا بلکہ دوسری
فوج کے ناتاہل شکست ہونے کے ذمہ کو پاش
پاش کر ڈالا۔ بھارت اور روس کے ۸۰۰ اور
پاکستان کے دو لاکھ فوجی کرنے کا منصوبہ بھی خاک
میں ملا دیا۔ سات دن میں افغانستان کو فتح کرنے
کا خواب دیکھنے والے روسی حکمران آج افغانستان
میں بارہ ہزار تباہ شدہ جنگجو اور لکڑی بکڑی
تقریباً پندرہ سو تباہ شدہ ہزاروں اور تین لاکھ
سے زیادہ روسی لاشوں کے ساتھ نشانِ شکست
بن گئے ہیں۔

(جلسہ کا فکرمیہ کو آج جدوجہد آزادی)

فتح کے تریب تر ہے مگر روس، بھارت اور
امریکہ کو کابل پر مجاہدین کی اسلامی حکومت منظور

نہیں اسی لئے روس امریکہ گٹھ جوڑ کے نتیجہ
میں روس نے فوجیں واپس لانے کا اعلان
تو کر دیا مگر فوجوں طاقتیں مجاہدین کی عبوری
حکومت کو تسلیم کرنے سے کتر ازی ہیں۔ امریکہ
کو اندیشہ ہے کہ افغانستان پر اسلامی انقلابی
حکومت آنے کے بعد فلسطین میں بھی تحریک
جہاد ایک اسلامی فلسطینی حکومت کی بنیاد رکھ
دے گی۔ روس کو خطرہ ہے کہ وسط ایشیا کے
مسلمان افغانستان میں اسلامی انقلاب کو دیکھ
کر جنگ آزادی شروع کر دیں گے، بھارت
کو غور ہے کہ کشمیر کے عوام بھی آزادی کے لئے
اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اس لئے یہ تینوں
ملک حکومت پاکستان پر دباؤ ڈال رہے
ہیں کہ وہ پاکستانی عوام اور افغان مجاہدین
کی مرضی کے برعکس کابل کی کٹھ پتلی سٹیٹس
حکومت کو تسلیم کر لیں یا پھر ظاہر شاہ کو غلط
حکومت کے ساتھ کے طور پر قبول کر لیں۔
ظاہر شاہ کے بارے میں سب جانتے ہیں
کہ وہ روس اور بھارت کا مہرہ ہے اور اسے
واحد مسلمان حکمران ہونے کا اعزاز حاصل ہے
جس نے اقوامِ متحہ میں پاکستان کی شمولیت
کی مخالفت کی اور پختونستان کا سٹریٹجک گھبراہٹ
سوجھنے کی بات ہے کہ تیرہ لاکھ افغان
مسلمان نے اپنے خون کی قربانی کسی روس، بھارت
اور امریکی ایجنٹ کے لئے نہیں دی اور
پاکستان نے ۹ سال تک افغان مجاہدین
کا بوجھ، بموں کے دھماکے اور سخت سیدی
کارروائیاں کابل کی کسی پاکستانی شہر کو کھانے
کے لئے برداشت نہیں کیں۔

جناب عالی! روس افغانستان میں

شکست کھا چکے اور پروپیگنڈہ کے محاذ پر
صرف اعصاب کی جنگ لڑ کر اپنی شکست کو فتح
میں ورتا چاہتا ہے۔ اس موقع پر مسلمان ہونے
کے ناطے میری گزارش ہے اور فوج کے منتخب

غائبہ کی حیثیت سے آپ کی ذمہ داری ہے
کہ آخری لمحات میں روسی پروپیگنڈہ کی بلیغ
سے منشا نہ رہے بغیر مجاہدین کا ساتھ دیں۔
حکومت کو مجبور کر دیں کہ وہ مجاہدین کی عبوری
حکومت کو تسلیم کرے۔ یہی پاکستانی قوم
اور یہی پوری ملت اسلامیہ کی خواہش ہے
خدا خواستہ حکومت پاکستان نے جنگ
افغانستان کے آخری نازک لمحات میں اوصالی
شکست کھا کر کابل پر ظاہر شاہ یا کسی دوسری
مختلط حکومت کو قبول کر لیا تو پھر یقیناً جہنم
پاکستان کی عوام کی نوے فی صد سے زیادہ اکثریت
مجاہدین کے ساتھ ہے اور وہ حکومت کے
خلاف ۱۹۷۷ء سے بڑی تحریک چلا سکتے ہیں
خود سوچئے اگر ۱۹۷۷ء کی طرح تحریک
جہلیت ہے تو کیا موجودہ حکومت چند ہفتوں
سے زیادہ چھڑکے گی نہیں تو پھر ایک اور مثال
آئے گا کہ اگر پاکستان خانہ جنگی کا شکار ہو جائے
گا۔ روس اور بھارت کو پاکستان اور افغانستان
پر قبضہ کرنے میں، برہمنیں لگے گی۔ اس لئے اگر
آپ پاکستان کی سالمیت چاہتے ہیں تو پھر مجاہدین
کی عبوری حکومت کو تسلیم کر لیں یہ پاکستانی
عوام کا ساتھ دیں اور پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس
میں آواز اٹھائیں۔

اگر مسٹر افغانستان کے آخری لمحات میں
آپ نے فحبت فیصلے کے لئے اپنا کردار ادا نہ
کیا تو افغانستان مجاہدین کی جدوجہد آزادی کے
مائلانگ جانے کی ذمہ داری آپ پر ہوگی اور
مستقبل میں ملت اسلامیہ کی تاریخ آپ کو بھی
معاف نہ کرے گی اور یہ بھی سوچ لیجئے کہ خدا
کے حضور بھی آپ کو جواب دہ ہونا ہے

آپ کاخلص

پروفیسر ڈاکٹر عبد الرؤف خان

صدر تحریک اہل المسلمین - پاکستان